SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Tuesday, May 06, 2008

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at thirty two minutes past ten in the morning with Mr. Chairman (Mr. Mohammedmian Soomro) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یسبح للہ مافی السمٰوٰت و مافی الارض لہ الملک و لہ الحمد و ھو
علیٰ کل شیٍٔ قدیرO ھوالذی خلقکم فمنکم کافر و منکم مومن
واللہ بما تعملون بصیرO خلق السمٰوٰت والارض بالحق وصورکم
فأحسن صورکم والیہ المصیرO یعلم مافی السمٰوٰت والارض و یعلم
ماتسرون و ماتعلنون واللہ علیم بذات الصدورO

ترجمہ: جو مخلوقات آسمانوں میں اور جو زمین میں ہیں اللہ کی تسبیح کرتی ہیں
اسی کی حکومت ہے اور اسی کی تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اسی
نے تو تمہیں پیدا کیا ہے پھر کوئی تم میں سے کافر ہے اور کوئی مومن اور

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Tuesday, May 06, 2008

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at thirty two minutes past ten in the morning with Mr. Chairman (Mr. Mohammedmian Soomro) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یسبح للہ مافی السمٰوٰت و مافی الارض لہ الملک و لہ الحمد و ھو
علیٰ کل شیً قدیرo ھوالذی خلقکم فمنکم کافر و منکم مومن
واللہ بما تعملون بصیرo خلق السمٰوٰت والارض بالحق وصورکم
فأحسن صورکم والیہ المصیرo یعلم مافی السمٰوٰت والارض و یعلم
ماتسرون و ماتعلنون واللہ علیم بذات الصدورo

ترجمہ: جو مخلوقات آسمانوں میں اور جو زمین میں ہیں اللہ کی تسبیح کرتی ہیں
اسی کی حکومت ہے اور اسی کی تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اسی
نے تو تمہیں پیدا کیا ہے پھر کوئی تم میں سے کافر ہے اور کوئی مومن اور

جو کچھ تم کر رہے ہو اللہ دیکھ رہا ہے ۔ اسی نے آسمانوں اور زمین کو ٹھیک طور پر بنایا ہے اورتمہاری صورت بنائی پھر تمہاری صورتیں اچھی بنائیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے ۔ وہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے ۔ اور وہ جانتا ہے جو تم چھپاتے ہو اورجو تم ظاہر کرتے ہو ۔ اور اللہ ہی سینوں کے بھید جانتا ہے۔ (وماعلینا الاالبلاغ)٥سورۃ التغابن آیات ١ تا ٤

QUESTIONS AND ANSWERS

جناب چیئرمین،جزاک اللہ ،بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اللھم صلے علی محمد و علی آل محمد۔

We will take up the questions. Question No. 20 Kausar Firdous Sahiba.

@20. ***Dr. Kauser Fırdaus:**

Will the Minister for Labour Manpower and Overseas Pakistanis be pleased to state the total number of unemployed persons in the years 2005, 2006 and 2007?

Syed Khursheed Ahmed Shah: The total number of unemployed persons according to the Labour Force Survey 2003-04, 2005-06 and 2006-07 are as under:—

Year	2003-04	2005-06	2006-07
(In million)	3.50	3.10	2.68
Percentage	7.69	6.20	5.32

Note: In 2004-05 Labour Force Survey was not conducted.

جناب چیئرمین، رضا صاحب! یہ خورشید شاہ صاحب کے سوالات کے جواب کائرہ صاحب دیں گے۔

سینیٹر میاں رضا ربانی (قائد ایوان)، جی قمرالزمان کائرہ صاحب جوابات دیں گے۔

جناب چیئرمین، ٹھیک ہے۔

Senator Mian Raza Rabbani: You would recall sir, that yesterday you read out that he is out of the country. So, therefore, Kaira Sahib is holding it..

Mr. Chairman: Yes, please.

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان، جناب چیئرمین! اس سوال کے جواب میں بتایا گیا ہے 2006-07 میں employed persons and unemployed persons چھبیس لاکھ اسی ہزار اور یہ 5.32% ہے۔ میں وزیر محترم سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ employment سے ان کی کیا مراد ہے یا in terms of earnings کے کس کس کو employ کیا تھا اور کون unemployed ہے؟

جناب چیئرمین، منسٹر صاحب۔

جناب قمرالزمان کائرہ (وفاقی وزیر برائے امورکشمیر و شمالی علاقہ جات)، جناب چیئرمین! اس کی ساری detail annex-1 پر لگی ہوئی ہے۔ لیکن جہاں تک فاضل ممبر کے ضمنی سوال کا تعلق ہے۔ پچھلے دور میں جو labour survey ہوا' میں provide کر دیتا ہوں وہ ایک لمبی تفصیل ہے۔ لیکن ان کا جو تحفظ ہے وہ یہ ہے کہ پچھلے دو سالوں کے دوران کوئی 4.5 million لوگ ایسے تھے جن کو unemployed family as helpler کے طور پر introduce کرایا گیا۔ جب labour force کا سروے ہوا۔ تو اس سروے میں جیسے باقی سیکٹرز میں figures کے حساب سے کھیل کر ایک اچھی picture paint پیش کرنے کی کوشش کی گئی اس کا ایک شاخسانہ یہ بھی ہے جناب کہ 4.5 million people in two years were shown in the survey as unpaid family helpers جو لیتے کچھ نہیں ہیں۔ فرض کریں کسی کا والد

صاحب دکان کرتا ہے تو ادھر جاکر وہ والد کی مدد کے لئے تھوڑی دیر بیٹھ جاتا ہے تو اس کو ہم نے unpaid family helpers کے طور پر اور پینتالیس لاکھ لوگوں کا کہا کہ یہ ہمارا کمال ہے۔ سابقہ حکمرانوں نے کہ جی یہ ہمارا کمال ہے کہ ہم نے اتنے لوگوں کو روزگار دے دیا۔ یہ ILO کے رولز کے تحت بھی اور دنیا کے کسی بھی مہذب سروے کے مطابق یہ criterion غلط تھا۔ جہاں تک تعلق employment کے معیار کا ہے۔ جناب! اس میں ILO کا طے شدہ طریقہ کار ہے۔ یہ ہر سال سروے ہوتا ہے۔ بتیس ہزار families کا random survey ہوتا ہے۔ جس میں urban, rural and thickly populated and less populated areas کے حساب سے انہوں نے divide کیا ہوتا ہے اور اس میں سے وہ ایک criterion نکالتے ہیں کہ unpaid لوگ کتنے ہیں۔ unemployment کا ratio کتنا ہے اور ان کا criterion کیا ہے۔ پچھلی دفعہ' اصولی طور پر یہ ہوتا تھا کہ one dollar a day لیکن بعد میں یہ choleric value دیا گیا ہے۔ اس کو بالکل تبدیل کر دیا گیا ہے which was absolutely a wrong style اور جس پر ہم تنقید کرتے رہے ہیں کہ اس کا کوئی طریقہ کار درست نہیں ہے ۔ اس کی تفصیل میں ' میں in writing form میں چونکہ تفصیل طویل ہے زیادہ وقت لے گی ۔ میں اس کی کاپی آپ کو پہنچا دیتا ہوں۔

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان، جناب چیئرمین! اس کے معنی یہ ہیں کہ سوال کا جواب مکمل نہیں آیا۔ اس سوال کو اگر ڈیفر کردیا جائے تاکہ مکمل جواب لیا جائے۔

جناب چیئرمین، نہیں' سوال کے جواب میں number of unemployed دیا ہوا ہے ---- جی پروفیسر خورشید احمد۔

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد، جناب چیئرمین! میرا خیال ہے سوال کا جواب تو آگیا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ وزیر محترم نے جو بات کہی ہے اور اس سے پہلے میں ایوان میں یہ بات بار بار اٹھا چکا ہوں کہ unemployment کے figures آپ کے totally unreliable ہیں غیرحقیقت پسندانہ ہیں اور اس میں صرف ایک نہیں اس میں بیشمار سقم ہیں۔ مثال کے طور پر unemployment کی تعریف۔ یعنی جوشخص دس سال سے زیادہ عمر کا ہو' اور ہفتے میں ایک گھنٹہ

اسے ملازمت مل جائے تو وہ employed ہے۔ دنیا میں کہیں ایسا نہیں ہے۔ اسی طریقے سے یہ جو unpaid family کی بات تھی۔ہم نے اس کو باربار اٹھایا ہے کہ یہ ایک ملین سے بڑھ کر کے اڑھائی ملین تک پہنچ گئی 4.5 latest تعداد ہے۔ اور ان سب کے نتیجے میں employment کب ہوگی تو دراصل یہ ایک fraud ہے میرا خیال کہ آپ اس کو جلدی ختم کریں' حقائق سامنے آنے چاہییں جب تک آپ حقائق سامنے نہیں لائیں گے' ہم اپنے آپ کو دھوکہ دیں گے اور قوم کو دھوکہ دیں گے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین، وسیم سجاد صاحب۔

سینیٹر وسیم سجاد، جناب والا! اس وقت ملک کا سب سے بڑا مسئلہ غربت اور unemployment ہے کیا وزیر صاحب اس سے اتفاق کریں گے اور اگر کرتے ہیں تو یہ بتائیں کہ unemployment کو ختم کرنے کے لیے ان کے پاس کیا پالیسی ہے؟

جناب قمر الزمان کائرہ ، شکریہ جناب والا! مجھے بڑی خوشی ہے کہ جناب وسیم سجاد صاحب نے اس بات سے agree کیا کہ آج ملک کے بڑے مسئلوں میں سے ایک بڑا مسئلہ بے روزگاری کا ہے' ہمیں اور بھی بہت سے مسائل ورثے میں ملے ہیں لیکن ان کو address کرنے کے لیے ماضی میں یہ کیا گیا ہے کہ ہم نے trickle down philosophy اختیار کی تھی کہ امیروں کے پاس جو دولت کے ڈھیر ہیں وہ بڑے ہو جائیں گے اور وہاں سے کچھ پیسہ trickle down کرے گا تو وہ غریبوں تک پہنچ جائے گا اور ہمارے معاشرے میں بہتری ہوگی تو یہ trickle down philosophy دنیا بھر میں ناکام ہوئی ہے ۔ ہم اس سروے پر بالکل یقین نہیں رکھتے ۔

میں پروفیسر صاحب کی بات سے agree کرتا ہوں کہ یہ سروے درست نہیں ہے اور اس سال کا جو سروے ہوگا ہم اس کو دوبارہ facts کے مطابق کروائیں گے اور یہ حقائق سامنے آنے چاہییں کہ اس وقت exactly ملک کی صورت حال کیا ہے' صرف figures بدلنے کے ساتھ ملک کی تقدیر نہیں بدلا کرتی ۔ ہمیں on ground صورت حال کو بدلنے کے لیے ایک طرف گورنمنٹ سیکٹر میں اور دوسری طرف پرائیویٹ سیکٹر کو encourage کرکے jobs دلانی یا create

کرنی ہوں گی لیکن اس کا مطلب یہ بھی نہیں ہے کہ ہم اس ملک میں cartelization allow کر دیں۔ ہم نے industrialist کو اگر promote کرنا ہے' اس کو allow کرنا ہے' اس کو جائز منافع دینے کا اس کا حق ہے ' FDI کو دینا ہے local industrialist کو دینا ہے لیکن اس کا مقصد یہ نہیں ہے جیسے ماضی میں ہوتا رہا کہ یہاں پر مختلف cartels بنائے گئے اور اس نام پر کہ وہ jobs دے رہے ہیں' FDI اگر آئی اور اس کے figure بھی آپ دیکھیں تو اس کے بارے میں بھی یہی صورتحال ہے تو میں ایوان کو یقین دلاتا ہوں کہ سروے کا جو معیار ہے اس کو بالکل حقائق پر لے کر آئیں گے تاکہ قوم کے سامنے حقیقت آ سکے اور پھر اس کے مطابق اپنی پالیسی بنائیں گے اور جو ہماری حکومت کی پالیسی ہے تاکہ ہم اس ملک کے نوجوان کو روزگار دے سکیں اور اگر روزگار نہ دے سکیں تو اس possibility کو explore کرنا ہوگا کہ اس وقت جو ہمارا unemployed worker یا نوجوان ہے جو graduate ہے' جو اس کا تعلیمی معیار ہے اس کے مطابق ہم اس کو حکومت کی طرف سے کوئی support دے سکیں اگرچہ ہم پر financial constraints بہت ہیں لیکن ان کے لیے ریاست کی ذمہ داری ہے اور ہم اس کے لیے ایک policy evolve کر رہے ہیں اور انشا اللہ next budget میں ہم اپنی پالیسی دے دیں گے۔

جناب چیئرمین: سینیٹر انور بیگ صاحب۔

Senator Muhammad Enver Baig: Sir, I would like to draw the attention of the honourable Minister

اگر وہ ایوان کو بتا دیں کہ پچھلے آٹھ سال میں labour or technical staff کے لیے' اگر ان کے پاس تفصیل ہے کہ کتنے technical institutes countrywise or provincewise بنے ہیں اور حکومت کا اس وقت کیا plan ہے کہ آئندہ چار سال میں کتنے technical and training institutes through out the country بنانے ہیں اور کہاں کہاں بنانے ہیں کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ اس وقت ایک technical institute ہے اور وہ بھی صرف اسلام آباد میں ہے۔

جناب قمر الزمان کائرہ، جناب والا! اس کے لیے مجھے fresh question چاہیے تاکہ میں انہیں proper data دے سکوں لیکن میں فاضل ممبر کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ یہ ہماری پالیسی ہے کہ اگرچہ higher education ہماری priority ہے لیکن اس وقت ملک کے اندر اور ملک سے باہر technical and skilled jobs کی ضرورت ہے اور ہمارے ہاں vocational training proper نہیں ہے ہماری concentration یہ ہوگی کہ ہماری جو unemployed youth ہے اس کو ہم technical skills دے سکیں تاکہ وہ ملک میں بھی proper روزگار حاصل کر سکے اور ملک سے باہر بھی جائے تو صحیح معنوں میں اس کو روزگار ملے اور پیسے کمائے۔ یہی ہمارا پاکستان کا سب سے بڑا اثاثہ ہے جو باہر سے remittances ہمیں آتی ہیں۔ اگر ہمارے skilled لوگ باہر جائیں گے تو بہت سی capacity موجود ہے لہذا میں assure کراتا ہوں کہ یہ ہمارا target ہے کہ ہم نے پاکستان کے نوجوان کو skilled کرنا ہے تاکہ ملک کے اندر اور باہر بھی وہ proper روزگار کما سکے۔

جناب چیئرمین، شکریہ، وزارت تعلیم کے متعلق سوالات کا جواب کون دے گا۔

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, Law Minister is here, he is briefed on that.

سینیٹر وسیم سجاد، جناب والا! پارلیمانی سسٹم کا ایک بنیادی مقصد یہ ہوتا ہے کہ جو وزیر انچارج ہوتا ہے وہ موجود ہو اور سوالات کے جوابات دے اور آپ کو یاد ہوگا رضا ربانی صاحب ہمیشہ اعتراض کرتے تھے اور ہم تسلیم کرتے تھے کہ بات صحیح کہہ رہے ہیں تو اس لیے جو وزیر انچارج ہے اس کو موجود ہونا چاہیے تاکہ سوالات کے جواب دے سکے۔

Senator Mian Raza Rabbani: Minister for Education is out of the country, Ministry of Parliamentary Affairs and Law is answering the questions.

یہاں پر تو یہ ہوتا تھا کہ کوئی وزیر ہی موجود نہیں ہوتا تھا اب وسیم سجاد صاحب مجھے وہ وقت یاد نہ کروائیں۔

جناب قمر الزمان کائرہ، جناب چیئرمین! میری request ہے کہ میں نے ECC کی meeting میں جانا ہے میرے دو سوال اور ہیں اگر وہ پہلے لے لیے جائیں تو میں شکرگزار ہوں گا۔

Mr. Chairman: We will take up those questions. Q.No. 79.

79. ***Ms. Sabina Rauf:**

Will the Minister for Labour, Manpower and Overseas Pakistanis be pleased to state the total number of persons sent abroad for employment during the last year with country-wise details?

Syed Khursheed Ahmed Shah : 287707 persons were sent abroad during the last year. Country-wise detail is at Annex-I

Annex-I

COUNTRY WISE DETAIL OF PERSONS SENT ABROAD FOR EMPLOYMENT DURING 2007

S. No.	Countries	No. of Persons
1.	U.A.E	139784
2.	Algeria	5
3.	Angola	70
4.	Bahrain	2615
5.	Brunei	56
6.	Gabon	1
7.	Gen-Island	0
8.	Greece	6
9.	Guinea	5
10.	Hong Kong	16
11.	Iran	3
12.	Iraq	0
13.	Jordan	67
14.	Kenya	0
15.	Kuwait	14548
16.	Libya	450
17.	Lebanon	8
18.	Malaysia	1198
19.	Nigeria	57
20.	Oman	32474

S. No.	Countries	No. of Persons
21.	Qatar	5102
22.	Saudi Arabia	84595
23.	Sierra Leone	182
24.	Sudan	128
25.	Singapore	11
26.	Somalia	4
27.	Spain	176
28.	Tanzania	41
29.	Tunisia	3
30.	Uganda	0
31.	U.K.	1111
32.	U.S.A	297
33.	Yemen	163
34.	West Africa	0
35.	South Africa	45
36.	Zambia	4
37.	Japan	33
38.	South Korea	434
39.	Croatia	0
40.	Turkmenistan	5
41.	Cyprus	206
42.	Turkey	7
43.	China	300
44.	Cameroon	1
45.	Marocco	4
46.	Italy	2765
47.	Sweden	3
48.	Switzerland	9
49.	Syria	1
50.	Germany	5
51.	Azerbaijan	3
52.	Others	706
	Total	**287707**

Senator Muhammad Enver Baig: Sir, I would like to draw the attention of the honourable Minister...

میرے ضمنی سوال کے دو حصے ہیں۔ وزیر صاحب ذرا میرا سوال غور سے سنیں۔

No . 1 . What plans the Government has to track down human smuggling because during the last four or five years a lot of Pakistanis have been arrested, drowned, killed while travelling to Europe

اور زیادہ تر یہ لوگ معزز وزیر صاحب کے علاقے سے گئے ہیں جیسے گجرات، گوجرانوالہ، لالہ موسیٰ، کھاریاں، پنڈدادن خان، یہ اگر بتا دیں کہ حکومت نے کیا plan کیا ہے to track down کہ کیا human smugglers in these areas. The second part of my question is ان کے پاس کوئی ایسا طریقہ ہے کہ evaluation کی جائے کہ کتنے پاکستانی یا technical skilled in different categories are required for the Gulf countries or any European country. انہوں نے کوئی ایسا market survey کیا ہے کہ what is the requirement over the next 5 years.

جناب قمر الزمان کائرہ، جناب چیئرمین! جہاں تک human smuggling کے بارے میں بیگ صاحب کے سوال کا تعلق ہے تو میری درخواست ہوگی کہ وہ یہ سوال دوبارہ put کریں تاکہ وزارت داخلہ جس سے متعلق یہ سوال ہے وہ اس کا جواب دے سکے لیکن ایک بات بڑی واضح ہے کہ ہم پاکستان سے ہر قسم کی سمگلنگ کو روکنا چاہتے ہیں۔ یہاں سے جانے والی ہر چیز کو -- جو ہمارے ملک کا قانون ہے اس کے مطابق کوئی بھی چیز اگر جائے گی تو ہم اس کو allow کریں گے اور آج ملک کا سب سے بڑا مسئلہ گندم کا ہے اس کی سمگلنگ ہمیں روکنی ہے لیکن جہاں تک انہوں نے کہا ہے کہ میرے علاقے کے لوگ--- ہاں جی! میں ایک ایسے علاقے سے تعلق رکھتا ہوں جو بارانی علاقہ ہے اور جہاں پر روزگار کے مواقع بڑے کم ہیں اور ہم لوگ رزق کی تلاش میں ساری دنیا میں جاتے ہیں اور مجھے فخر ہے اپنے علاقے پر کہ اس کے نوجوان اور بزرگ ساری دنیا میں جا کر روزگار کماتے ہیں ۔ آج پاکستان کا سب سے بڑا جو foreign

exchange earning کا ذریعہ ہے اس میں بڑے major contributer ہیں۔ تو میرے لیے یہ فخر کی بات ہے لیکن اس سوال کا تعلق بنیادی طور پر وزارت داخلہ سے ہےکیونکہ basically policy Interior Division کی ہوتی ہے کہ انہوں نے سمگلنگ کو کیسے روکنا ہے یا جو immigration laws ہیں ان کو کیسے تبدیل کرنا ہے۔

جناب چیئرمین، اس کے بارے میں وزیر صاحب نے کہہ دیا ہے کہ technical skill develop کریں گے۔

سینیٹر محمد انور بیگ، جناب والا! میں ذرا وزیر صاحب کی توجہ Immigration Ordinance 1979 کی طرف دلانا چاہتا ہوں کہ it is also the responsibility of the Ministry of Labour, Manpower and Overseas Pakistanis to check this illegal immigration. میں appreciate کرتا ہوں کہ لوگ جاتے ہیں، محنت کرتے ہیں اور جو یورپ جاتے ہیں foreign exchange کما کر بھیجتے ہیں but the point is that ان علاقوں سے--- پچھلے چار پانچ سال میں ہم سینیٹ میں یہ point اٹھاتے رہے ہیں کہ ہمارے پاکستانی جو بارہ بارہ لاکھ روپے دے کر یورپ جاتے ہیں یہ وہاں جا کر جب illegal طور پر Turkish border یا کسی یورپ کے بارڈر یا اٹلی، فرانس، سپین کو cross کرتے ہیں sir, they are caught under garb of terrorism یا القاعدہ۔ ہم نے یہ مسئلہ پچھلی حکومت میں بہت دفعہ اٹھایا and we have never got a satisfactory answer. ہوتا یہ ہے کہ لوگ بےچارے جیلوں میں پڑے ہوتے ہیں people are killed اور مائیں، بہنیں جو گاؤں میں ہیں وہ پریشان ہوتی ہیں۔ جناب والا! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ حکومت کیا plan کر رہی ہے to track down these human smugglers. This is very important, sir. یہ ایک racket ہے اس area میں and I think unless we don't crack down on these people. یہ ایک عجیب سی situation آ رہی ہے۔ میں اسی لیے وزیر صاحب کی توجہ دلانا چاہتا ہوں اس طرف۔

جناب چیئرمین، بات آپ کی صحیح ہے۔ اس میں میرے خیال میں جو Labour

اور Ministry کے through officially جا رہے ہیں اس میں تو protector دیکھ لیتا ہے اور verify کر لیتا ہے لیکن جو ویسے جا رہے ہیں تو اس میں Labour Ministry سے زیادہ Interior Ministry کا role ہے۔

جناب قمر الزمان کائرہ، میں یہی گزارش کرنا چاہتا تھا۔ شکریہ آپ کا کہ آپ نے میری رہنمائی فرمائی۔ بیگ صاحب بہت بہتر جانتے ہیں' ان کو اس field کا پتا ہے کہ اس میں کیا کیا ہوتا ہے لیکن میری گزارش یہ ہے جناب! ایک تو سوال یہ ہے کہ باہر کی دنیا میں وہاں کی demand کے مطابق ہوتا ہے۔ جہاں جہاں کسی کی demand نکلتی ہے وہ demand مختلف private sectors میں یا Government Sector میں ان کو مختلف ممالک میں بھیجتے ہیں اور اس کے بھی آگے دو طریقے ہیں۔ ایک جو سرکاری طریقہ ہے' جو سرکاری ایجنسی ہے وہ بھیجتی ہے اور دوسرا private sector میں بہت سارے promoters ہیں جو registered ہیں حکومت کے ساتھ اور جب jobs آتی ہیں تو وہ Ministry of Labours کے ساتھ register کراتے ہیں اور پھر اس کا ایک process ہے اور پھر immigration کے تحت اس کو باہر بھیجتے ہیں' ان کے rights protected ہوتے ہیں اور اگر کسی کے ساتھ کوئی زیادتی ہوتی ہے تو ہمارے جو welfare attachees ہیں in the different countries وہ اس کو handle کرتے ہیں' promoters اس کے ذمہ دار ہوتے ہیں' ہماری وزارت اس کو take up کرتی ہے لیکن جہاں تک immigration laws کا تعلق ہے یا باہر جانے والوں کا' جن لوگوں کے بارے میں انہوں نے کہا ہے کہ immigration law, Labour and Manpower کی مرضی سے بنے گا' اس میں assistance تو ہوسکتی ہے لیکن آپ بہتر جانتے ہیں اور بیگ صاحب بھی بہتر طور پر جانتے ہیں کہ یہ basically معاملہ Interior Ministry کا ہے کہ وہ ملک سے باہر جانے والے جو لوگ ہیں یا ان کے documents ہیں ان کو check کریں اور اگر کوئی forgery ہے تو وہ اس کو check کریں۔ یہ بات بالکل درست ہے کہ جن لوگوں کو یہ ساتھ لے جاتے ہیں اور رستے میں ان کو چھوڑ دیتے ہیں' یہ سارا معاملہ illegal کرتے ہیں' ان کے خلاف crack down ہونا چاہیے۔ ماضی میں وہ protected تھے اب انشاء اللہ تعالیٰ ہم اس کو tackle کریں

گے۔

جناب چیئرمین، جی بلیدی صاحب۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی، جناب والا! میں وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ جو detail انہوں نے دی ہے 2007 تک کی۔ تو یہ جناب چیئرمین! آپ کے knowledge میں ہوگا کہ بلوچستان کو اس معاملے میں ہمیشہ نظرانداز کیا جاتا ہے۔ جب وہ process complete کرنے لگتے ہیں اور جب اشتہار آتا ہے تو وہ اپنے documents بھیجتے ہیں اور پھر اتنا delay کر دیتے ہیں اور آخر میں ان کو یہ جواب دیا جاتا ہے کہ آپ کے documents نہیں پہنچے ہیں اورآپ آرام سے گھر بیٹھیں۔ میں وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ بتائیں کہ یہ جو figures آپ نے دی ہیں ان میں کتنے بلوچستان سےتعلق رکھتے ہیں اور بلوچستان کو جو کہ ایک صوبہ ہے پاکستان کا اگر نظرانداز کیا گیا ہے تو نئی حکومت اس بارے میں کیا اقدام کرے گی کیونکہ گزشتہ پانچ سالوں کے دوران overseas employment کے سلسلے میں بلوچستان کی نمائندگی نہ ہونے کے برابر ہے۔ وزیر صاحب کس طرح ہمیں مطمئن کریں گے اور اس معاملے کو کیسے حل کریں گے؟

جناب قمرالزمان کائرہ، جناب چیئرمین! بلیدی صاحب اگر مجھے اس سلسلے میں الگ سے ایک سوال دے دیتے تو میں اس کا جواب دے سکتا۔ ویسے جو انہوں نے پوچھا ہے کہ کس کس ملک میں گئے ہیں تو ممالک کی detail ہمارے پاس موجود ہے اور وہ دی ہوئی ہے۔ میں ان کو assure کراتا ہوں کہ ہمارے لیے ملک کے چاروں صوبے ایک جیسے ہیں' ہم نے سارے ملک کو ساتھ لے کر چلنا ہے اور جن صوبوں میں' جن علاقوں میں poverty زیادہ ہے یا جو underdeveloped declared ہیں ان کو ہمیں priority دینی ہے یہ ہماری حکومت کا بڑا اصول ہے اور ہم اس پر یقیناً ان کے تحفظ کے مطابق check کریں۔ جہاں تک Government sector میں باہر بھیجنے کا تصور ہے اس میں باقاعدہ ایک طے شدہ طریقہ کار ہے کہ جب بھی کوئی jobs آتی ہیں وہ national papers میں advertise ہوتی ہیں پھر اس پر applications آتی ہیں اور mostly یا تو یہاں پر ان کے اپنے agents ہیں یا جو employer

ہوتا ہے وہ خود اس کے بندے آ کر یہاں پر tests اور interviews لے لیتے ہیں اور اس کے مطابق باہر لوگ جاتے ہیں۔ اگر ماضی میں کہیں کوئی ایسی غلطی ہوئی ہے تو میں ان کو assure کراتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالی ہمارے دور میں ایسا نہیں ہوگا۔ ماضی میں بھی میرا خیال ہے کہ کسی صوبے کو ignore نہیں کیا گیا intentionally. بلوچستان ہمارے لیے بہت محترم ہے اور وہ ہمارے بھائی ہیں اور ہم ان کو already priority دیتے ہیں اور آئندہ بھی دینا چاہتے ہیں اور انشا اللہ دیں گے۔ لیکن اگر وہ detail چاہتے ہیں تو پھر وہ ایک fresh question دے دیں تاکہ میں وزارت سے اس کے بارے میں پوچھ کر ان کو بتا سکوں کہ بلوچستان کے کتنے لوگ باہر گئے۔

جناب چیئرمین: بابر اعوان صاحب۔

سینیٹر ڈاکٹر ظہیر الدین بابر اعوان، شکریہ جناب چیئرمین۔ پہلے تو میں بلیدی صاحب کے اس خیال کی حمایت کرنا چاہتا ہوں۔ مجھے recently چار دن بلوچستان میں رہ کر اور عوامی سطح پر لوگوں سے ملنے کا اور وہاں پر intellectuals سے ملنے کا موقع ملا۔ وہاں احساس محرومی پایا جاتا ہے اور لوگوں کے گلے ہیں اور ایک گلہ جس کا اظہار ابھی بلیدی صاحب نے کیا ہے اور وہ گلے ظاہر ہے آج کے نہیں ہیں یا کل شام کے نہیں ہیں بلکہ بہت لمبے اور طویل گلے ہیں اور ہمیشہ ہم ان کو سرخ فیتے کے حوالے کرکے یہ یقین دہانی کرکے بیٹھ جاتے ہیں کہ یہ گلے دور ہو جائیں گے لیکن بدقسمتی سے ایسا نہیں ہوا۔ Minister sahib has made a very fair statement before the House. میں صرف ان سے یہ چاہوں گا کہ اس بات کو مد نظر رکھ لیا جائے کہ جب less developed areas کے بارے میں educational quota بھی موجود ہے تو نوکریوں میں فاضل سینیٹر نے جو کہا' بلوچستان کو priority پر رکھا جائے اور پھر جس طرح کہتے ہیں انصاف کے بارے میں دنیا میں کہ انصاف ہوتا ہوا نظر آنا چاہیے۔ بلوچستان کے لیے جو کوٹہ ہو وہ لوگوں کو ملتا ہوا نظر آنا چاہیے' this is number one. Secondly جناب والا! میں آپ کی توجہ کے لیے یہ کہنا چاہوں گا کہ Minister was right in saying so that Ministry of Interior is involved in controlling the human trafficking. پچھلے سیشن میں ایک سوال آیا تھا' اس کے جواب میں ایوان کو یہ بتایا گیا اور list دی گئی اور پھر

اس list کو تھوڑا سا میں نے follow کیا تو پتا لگا کہ 350 most wanted human

traffickers or human smugglers جو manpower smuggle کرتے ہیں وہ موجود ہیں'

ان کی تصاویر FIA کے پاس موجود ہیں' ان کے particulars FIA کے پاس موجود ہیں اور

بدقسمتی سے ان میں سے جو اکثریت ہے وہ دو districts ہیں پنجاب کے وہاں سے آتی ہے۔

They have been protected unfortunately so far, none out of them have been arrested.

اس لیے وزیر صاحب اگر ہاؤس کی یہ بات پہنچا سکیں وزارت داخلہ تک کہ وہ جو ان کے most

wanted declared for the years human traffickers ہیں ان کی tracking کے لیے'

جس طرح بیگ صاحب نے ابھی point raise کیا' ان کے پاس particulars موجود ہیں'

why don't they set a task force which can arrest them within a month?

دوسری ایک چیز یہ دیکھنے والی بہت ضروری ہے کہ جب ہم یہ بات کہتے ہیں کہ پارلیمنٹ کو

empower کرنے کی ضرورت ہے' we need to empower the people, تو پھر

bureaucracy پر ہر بات چھوڑنا اور کہنا کہ وہی گھسا پٹا نظام جو 60 سال سے لوگوں کو

مطمئن نہیں کر سکا وہ مطمئن کرے گا' اس approach کو بدل کر جو futuristic,

nationalistic, pragmatic approach ہونی چاہیے اور ہم توقع کریں گے کہ وزیر صاحب خود

یہ initiative لیں اور human traffickers پنڈی کی ایک port میں سے incidentally, I

know the case and it was highlighted very gravely, ایک جو immigration post

ہے جناب چیئرمین! 2006 میں اس ایک post سے ایک جوڑا جو بدقسمتی کے ساتھ پاکستانی

بھی نہیں تھا' وہ افغانی تھا لیکن پاکستانی passport holder تھا انہوں نے 48 چکر لگائے ملک

سے باہر کے۔ ہر دفعہ وہ چار بچے لے کر جاتے رہے اور FIA کا عملہ ان کے ساتھ پکڑا گیا اور وہ

چالان ہوئے اور ان کا trial ہوا اور ان کو پکڑنے والے دبئی میں disembark کرکے

when they wanted to board those children for the purposes of illicit prosecution etc. to be sent to the Eastern Europe, they were intercepted by the British Airways intelligence

اور ہماری agencies کچھ نہیں کر سکیں بدقسمتی کے ساتھ۔ اس پورے نظام کو refurbish کرنے کی ضرورت ہے اور reorganize کرنے کی ضرورت ہے اور reorient کرنے کی ضرورت ہے۔ صرف بیان دینے سے یہ مسئلہ نہیں ہو سکے گا۔ اس کو تھوڑا سا serious لیں۔ چاہیں تو کسی کمیٹی کے سپرد کردیں، چاہیں تو Interior Committee کو دے دیں تاکہ اس کو ایک دفعہ thrash out کیا جا سکے کہ human smugglers پاکستان میں دندناتے پھرتے ہیں، لوگوں کو مرواتے ہیں، لوگوں کو لے کر جاتے ہیں، ان کو بے آسرا چھوڑدیتے ہیں اور ہم ساٹھ سال سے تماشائی بن کر ان کی بے بسی کا تماشا دیکھتے رہتے ہیں۔ اگر کچھ کرنا ہے تو پھر اس کو seriously کسی کمیٹی کے پاس بھیجنا ضروری ہے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین، میں خود ایک خط لکھوں گا کمیٹی کو تاکہ وہ take up کرلیں۔ جی پروفیسر خورشید صاحب۔ یہ آخری سوال ہے۔

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد، میں سینیٹر انور بیگ صاحب کی بات کو دوبارہ اٹھاؤں گا اور یہ متوجہ کرنا چاہوں گا وزیر محترم کو کہ جہاں ڈاکٹر بابر اعوان صاحب کی بات بالکل صحیح ہے کہ اس مسئلے کو لینا چاہیے اور یہ پاکستان کی بدنامی کا بہت بڑا ذریعہ بنا ہوا ہے لیکن باہر جو آپ manpower بھیجتے ہیں وہ ہمارے لیے بہت بڑا asset ہے اور اگر وہ ٹھیک ٹھیک اپنے فرائض کو انجام دیں تو پاکستان کے لیے وہ سفیروں کا کام کریں گے اور مالی اعتبار سے پاکستان کے لیے بہت بڑا support ہوگا لیکن اس میں جو مسئلہ پیش آرہا ہے وہ یہ ہے کہ جو سرکاری ذرائع سے جاتے ہیں ان کی جانے سے پہلے صحیح تربیت نہیں ہوتی۔ انڈیا نے اور کوریا نے اس معاملے میں بہت اہم کام کیا ہے کہ جو باہر بھیج رہے ہیں لوگ ان کو بھیجنے سے پہلے، جس جس شعبے کے لیے، جس جس ملک کے لیے وہ جارہے ہیں ان کے لیے ان کو orientate کیا ہے۔ ہمارے ہاں یہ چیز نہیں ہے۔ اصل خرابی پرائیویٹ سیکٹر میں ہے۔ جن کو آپ promoters کہتے ہیں ان میں کچھ genuine promoters ہونگے لیکن بیشتر وہ ہیں جو سمگلر ہیں، بیشتر وہ ہیں جو proactive ہیں جن کی بنا پر trafficking ہو رہی ہے۔ یہ مسئلہ بار بار ایوان میں اٹھائے جانے کے باوجود ایسے powerful عناصر ہیں جن کے اوپر کوئی گرفت نہیں کی جا سکتی۔ میرا خیال ہے

کہ یہ ایک اہم قومی مسئلہ ہے اور اس معاملے میں ہمیں کسی bold اقدام کی ضرورت ہے۔ دونوں کو الگ الگ treat کیجیئے۔ سرکاری ذرائع سے بھیجنے کے نظام کو بہتر بنائیے۔ promoters کے اوپر گرفت کیجیئے۔ ان کی accountability ہونی چاہیے۔ آپ کے labour attache جن ممالک کے اندر ہیں وہ ان تمام چیزوں کو monitor کریں تاکہ یہ نہ کہ private promoters یہاں سے کسی کو بھیج رہے ہیں اور وہ وہاں پر پہنچ نہیں رہے۔ وہ کہاں جا رہے ہیں۔ لہذا ان دونوں مسئلوں کو درست کرنے کی ضرورت ہے۔

جناب چیئرمین، جی کائرہ صاحب۔

جناب قمر الزمان کائرہ، جناب شکریہ۔ ڈاکٹر بابر اعوان صاحب کے تحفظات درست ہیں۔ ڈاکٹر بابر اعوان صاحب نے جو بات کی ہے، میں نے پہلے بھی گزارش کی تھی کہ Minsitry of Interior سے جیسے آپ نے خود فرمایا ہے کہ آپ بھی ان کو letter لکھیں گے یہی اس کا بہتر طریقہ ہے۔ اس پر proper action لینا چاہیے۔ یقیناً یہ ملک کی بدنامی کا بھی باعث ہے۔ جہاں تک ڈاکٹر صاحب اور پروفیسر صاحب کے سوال کا تعلق ہے کہ ہمارے جو لوگ باہر جاتے ہیں، promoters جو لوگوں کو بھیجتے ہیں، یقیناً ایسے لوگ موجود ہوں گے، میں آپ کی observation سے اختلاف نہیں کرتا لیکن جو سرکاری طور پر یا officially بندے آتے ہیں جو مختلف ممالک سے آتے ہیں، گلف سے، یورپ سے، وہاں سے جو advertise job آتی ہے اس کے لیے باقاعدہ وہ اخبارات میں add دیتے ہیں، ان کے ٹیسٹ ہوتے ہیں اور پھر Bureau of Immigration یا protector کے پاس باقاعدہ agreement register ہوتے ہیں۔ پھر وہ بھیجے جاتے ہیں اس کے باوجود کوئی around 1% ایسے cases ہوتے ہیں کہ کہیں employers نے ان کے حقوق کا تحفظ نہیں کیا اور لوگوں نے احتجاج بھی کیا۔ وہاں سے بھی لوگ اگر ان کو موقع مل جاتا ہے تو وہ اپنا ویزہ لگوا کے آگے نکل جاتے ہیں۔ ایسی صورت میں یقیناً اگر کوئی problem آتا ہے تو ہمارا جو welfare attache مختلف ممالک میں ہیں Now they are labour attaches, welfare attaches تو وہ ساری community کو دیکھتے ہیں تو ان کے ساتھ وہ بھی take up کرتے ہیں اور یہاں پر ہماری ministry بھی اس matter

کو take up کرتی ہے تا کہ جو بندے باہر جاتے ہیں ان کا right protect کیا جا سکے۔

جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ لوگوں کو ٹریننگ دینی چاہیے۔ میں نے پہلے گزارش کی کہ اگر ہمارے لوگ technically skilled ہونگے۔ جہاں پر جائیں گے ان کو بہتر jobs ملیں گی۔ ہمارے ملک کا بھی بڑا فائدہ ہے لوگوں کا بھی فائدہ ہے۔ ماضی میں اس کو ignore کیا گیا اور صرف کوریا نے ایک condition لگائی تھی کہ جب لوگ ہمارے پاس آئیں تو اس سے پہلے آپ ان کو ٹریننگ دیں۔ اس میں کوئی ستر' بہتر ہزار کے قریب ان کے پاس jobs تھیں' جو انہوں نے ٹارگٹ رکھا تھا لیکن دس ہزار sample کے طور پر تین ملکوں کو دیئے تھے۔ اس میں سے دوہزار کے قریب لوگ جو ٹیسٹ میں آئے اور جن کو ٹریننگ دی گئی ابھی پچھلے ہفتے تیس لوگ گئے ہیں۔ ان کو بنیادی زبان کی تعلیم دی جاتی ہے۔ ان کی skill کے حوالے سے بھی ان کو تعلیم دی جاتی ہے۔ اس میں وہ یہاں پر آکر ٹیسٹ اور انٹرویو کرتے ہیں' یہی procedure بہتر ہے اور یقیناً ہم اس پر کوشش کر رہے ہیں اور کریں گے' یہی بہتر طریقہ ہے۔ ڈاکٹر صاحب کی اور پروفیسر صاحب کی تجویز بڑی درست ہے کہ ہمیں لوگوں کو ٹرینڈ کرکے باہر بھیجنا چاہیے۔ اس کے لیے ہمیں ووکیشنل انسٹیٹیوٹ چاہییں جو ہمیں بنانے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ بنائیں گے۔

جناب سینیٹر وسیم سجاد ، ایک جی Just to draw attention of the Minister سیریل نمبر 43 پر ہے کہ چائنا میں تین سو اشخاص بھیجے گئے تھے۔ چین ہمارا دوست ملک ہے اور مجھے یقین ہے کہ جو بھی لوگ جائیں گے وہ ہمارے سفیر کے طور پر کام کریں گے۔ میں صرف یہ جاننا چاہوں گا کہ ان کو بھیجنے سے پہلے کیا چینی زبان کے کورس کروائے گئے تھے۔ اگر نہیں کروائے گئے تھے تو پھر یہ نقصان دہ ثابت ہوگا۔ یہ جو تین سو لوگ ہیں یہ کس شعبے میں بھیجے گئے تھے۔

جناب قمر الزمان کائرہ ۔ جناب میں off hand اس کا جواب دینے کی پوزیشن میں نہیں ہوں گا۔ میں آپ کو بھجوا دوں گا۔ لیکن یہ یقیناً درست بات ہے کہ چائنا کی زبان ایک ایسی زبان ہے' انگریزی تو ہم تھوڑا بہت پڑھتے رہتے ہیں اور ہمارے جو بچے سکولوں تک گئے ہیں

انہیں تھوڑی بہت شد بد ہے لیکن کیونکہ یہ alien زبان کی طرح ہے اس لیے ان کو ٹریننگ یقیناً دی گئی ہو گی میں انشاء اللہ اس کا جواب دے دوں گا۔

سینیٹر وسیم سجاد : میرا مقصد یہی تھا کہ ایسے ممالک میں بھیجا جائے تو فائدہ مند ہو گا کہ اگر ان کو چینی زبان میں' اگر جاپان ہے تو جاپانی زبان میں' چھ مہینے' سال زبان سکھائی جائے تو وہ بڑے کار آمد ثابت ہونگے۔

جناب قمر الزمان کائرہ : میں آپ کی تجویز سے agree کرتا ہوں۔ یہ بات درست ہے۔

Mr. Chairman: Question No 81. Mr. Talaha Mahmood.

81. ***Mr. Muhammad Talha Mahmood:-**

Will the Minister for Labour, Manpower and Overseas Pakistanis be pleased to state:

(a) *the number of persons sent abroad for employment by the Government during the last three years with category-wise break up;*

(b) *the procedure adopted for the selection of the said persons?*

Syed Khursheed Ahmed Shah : (a) 615403 persons were sent abroad during the last three years. Country-wise detail is Annexed.

(b) **Procedure for Selection**

Through Overseas Employment Promoters (OEPs).

An individual, firm or corporate body having a valid licence granted by the Labour and Manpower Division can operate as OEP. An OEP procures demand from the foreign employer. He presents that demand in the office of Protector of emigrants for grant of permission to advertise and process the demand. After grant of permission. The demand is advertised in the leading national Newspapers. Eligible candidates are subjected to trade test and medical test. Recuruitment is made either by the employer himself or by his authorized representative. All the selécted migrant workers are finally registered and their visas are protected by the Protector of Emigrants. They are given proper briefing about the respective country of employment and their working/living conditions.

Annexure

Statement showing the number of workers registered for overseas employment During the period from 2005 to 2007

S.No	Categories	2005	2006	2007	Total
1	Engineer	961	1365	2178	4504
2	Doctor	844	848	565	2257
3	Nurse	563	199	273	1035
4	Teacher	201	458	598	1257
5	Accountant	695	963	1240	2898
6	Manager	1394	2468	2804	6666
7	Welder	1456	3114	4429	8999
8	Secretary/Stenographer	102	151	88	341
9	Storekeeper	329	775	485	1589
10	Agriculturist	7728	10781	12809	31318
11	Clerk/Typist	1090	1676	1639	4405
12	Foreman/Sup	1533	1875	2897	6105
13	Mason	9685	9700	16213	35598
14	Carpenter	8028	8861	12787	29676
15	Electrician	4212	5698	8561	18471
16	Cook	2315	2788	2526	7629
17	Plumber	1581	2878	4510	8969
18	Water/Br.	361	588	717	1666
19	Steel Fixer	4935	6318	9860	21113
20	Painter	2518	3307	4981	10806

21	Labourer	54737	75167	130911	260815
22	Technician	8701	8341	11072	28114
23	Mechanic	3723	4307	6774	14804
24	Cable Jointer	80	133	77	290
25	Driver	11626	14135	26511	52272
26	Operator	3710	3871	5031	12612
27	Tailor	2293	2748	4067	9108
28	Surveyor	129	288	503	920
29	Fitter	1567	2926	3764	8257
30	Denter	441	613	906	1960
31	Comp./prog/Ana	443	672	934	2049
32	Designer	46	62	59	167
33	Goldsmith	135	321	147	603
34	Pharmacist	16	31	12	59
35	Rigger	118	718	1048	1884
36	Salesman	3969	4115	4893	12977
37	Draftsman	63	115	111	289
38	Blacksmith	98	176	267	541
39	Photographer	18	11	14	43
40	Artist	443	289	186	918
41	Others	442	424	353	1219
	Total	**143329**	**184274**	**287800**	**615403**

Mr. Chairman: Any supplementary.

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی: جناب چیئرمین! میرا سوال یہ ہے کہ کیا وزیر صاحب یہ فرمائیں گے کہ انہوں نے مذکورہ افراد کی سلیکشن کے لیے جو طریقہ کار اپنایا ہے وہ بالکل بجا ہے لیکن اکثر جیسے ہمارے بلیدی صاحب نے، ڈاکٹر اعوان صاحب نے ان کو second کیا۔ بلوچستان کا صوبہ اس حوالے سے بھی انتہائی پسماندہ رکھا گیا ہے۔ میں نے اس سے پہلے بھی اس فورم میں یہ تجویز پیش کی تھی کہ جب بھی بیرون ملک کسی ورکر کی ضرورت ہوتی ہے تو یہ پالیسی پہلے بھی رہی ہے۔ غالباً 1988 میں محترمہ بے نظیر صاحبہ وزیراعظم تھیں کہ انہوں نے یہ کوٹے اراکین پارلیمنٹ کے لیے مختص کئے تھے۔ بلوچستان کے اراکین پارلیمنٹ کو انہوں نے بیس تیس یا چالیس افراد کا کوٹہ مختص کیا تھا۔ ان سے نام لیے گئے تھے۔ بدقسمتی سے ہمارا صوبہ انتہائی remote area ہے وہاں پر لوگوں کو رسل و رسائل کی سہولتیں نہیں ہیں۔ اخبارات تو وہاں پر بہت کم جاتے ہیں۔ ٹی وی اور دوسرا الیکٹرانک میڈیا نہیں ہے۔ انہوں نے ایک بہترین پالیسی اپنائی تھی انہوں نے ایم این اے اور سینیٹروں کو even corporations میں بھی کوٹہ دیا تھا کہ آپ بلوچستان سے بندے لائیں ہم ان کو test کرکے جو ایک criterion ہے اگر وہ اس پر آئیں گے تو ہم ان کو select کرلیں گے۔ میری وزیرموصوف سے یہ گزارش بھی ہے اور تجویز بھی ہے کہ وہ اسی pattern کو follow کرتے ہوئے بلوچستان کے اراکین پارلیمنٹ کو لیتے ہوئے ان کو بتائیں کہ اتنی ہمارے پاس پوسٹیں ہیں۔ کوریا کے لیے، چائنا کے لیے، جرمنی کے لیے، انگلینڈ کے لیے، امریکہ کے لیے تو یہ ایک بہترین طریقہ ہو گا۔

جناب چیئرمین: I think advertisement ہوتی ہے۔ اراکین کو بتانا ممکن ہوگا جیسے بنگزئی صاحب کہہ رہے ہیں۔

جناب قمر الزمان کائرہ: جناب والا! جیسے میں نے پہلے گزارش کی کہ جن ممالک سے بھی jobs آتی ہیں وہ national dailies میں advertise ہوتی ہیں۔ اگر فاضل ممبر کا یہ تحفظ ہے تو ہم کوشش کریں گے اور میں وزارت کو کہوں گا کہ صوبہ بلوچستان میں ریجنل اخبارات ہیں ان میں بھی advertise ہو تاکہ وہاں کے لوگ بھی آسکیں۔ میں بالکل اس بات سے agree کرتا ہوں کہ بلوچستان ہمارا less developed بھائی ہے وہاں پر ہمیں زیادہ محنت

اور زیادہ کوٹہ دینا ہے۔ یقیناً نیشنل وسائل میں بھی اور اس طرح کے jobs میں بھی، یقیناً ان کے جو تحفظات ہیں اس کو دور کرنے کی کوشش کریں گے۔ مجھے اس بات کو کہنے میں بھی کوئی امر مانع نہیں ہے کہ بلوچستان کے بہت سارے بھائی گلف ممالک اور باقی ممالک میں جا کر اپنا کاروبار کر رہے ہیں۔ وہ قومی خدمت میں اپنا حصہ ڈال رہے ہیں۔ مزید اس کو بہتر کرنے کے لیے اگر کوئی تجویز ہے، سوال سے زیادہ تجویز ہے، میں ان کی تجویز کا خیرمقدم کرتا ہوں اور جہاں تک تعلق ہے کہ ان کو کوٹہ دیا جائے تو میرے خیال میں quota system پہلے بڑا controversial رہا ہے۔ ہمیں کوئی طریقہ کار وضع کرنا چاہیے اگر ہم کوٹہ پر جائیں گے تو وہ شاید ہمارے لیے احسن نہ ہو۔ جمہوری روایات کے مطابق ہمیں میرٹ کو introduce کروانا چاہیے۔ اسی پر ہماری کوشش ہے اگر کہیں وہاں پر غلطی ہو تو ہمیں intervene کرنا چاہیے۔ سسٹم کو upgrade کرنا چاہیے لیکن میں فاضل ممبر کی تجویز سے متفق ہوں اور میں وزارت کو کہوں گا کہ وہاں پر جو لوکل اخبارات ہیں ان میں بھی کسی طرح advertise کیا جا سکے تاکہ بلوچستان کے لوگوں تک خبر پہنچ سکے۔ بہرحال process adopt کرنا پڑے گا اور وہاں پر اگر employment کے حوالے سے کسی office کی ضرورت ہے، کسی assistance کی ضرورت ہے تو وہ بھی ہم فراہم کرنے کی کوشش کریں گے۔

سینیٹر لیاقت علی بنگلزئی: وہ اپنے criteria کو مکمل طور پر follow up کر لیں گے ہمیں criteria پر کوئی انکار نہیں ہے۔ جناب والا! وہ صرف مطلع کر دیا کریں کیونکہ وہاں پر ریجنل اخبارات بھی نہیں پڑھے جاتے۔ صرف وہ ہمیں اطلاع دے دیں تاکہ ہم وہاں ان کو بتا دیں۔ وہ اپنے criteria کو follow up کریں۔

جناب چیئرمین: وہ انہوں نے سن لیا ہے اور کہا ہے کہ آپ کی تجویز پر متوجہ ہوں گے۔ جی انور بیگ صاحب۔

جناب قمر الزمان کائرہ: جب بھی jobs آتی ہیں وہ ممبران کو مطلع کر دیں لیکن کوٹے کی طرف میری ممبران سے درخواست ہے کہ اس پر اصرار نہ کریں۔

جناب چیئرمین: جی بیگ صاحب مختصر رکھیے۔

Senator Muhammad Enver Baig: Mr. Chairman! I would like to draw the attention of the honourable Minister.

اگر یہ سوال دیکھیں تو

will the Minister for Labour and Manpower and Overseas Pakistanis be pleased to state (a) the number of persons sent abroad for employment by the Government during the last three years with category-wise break up, the precedure adopted for the selection of the said persons?

جناب میں یہ سمجھتا ہوں کہ منسٹری نے منسٹر صاحب کو misguide کیا ہے

These figures which have been quoted are for the private sector but not by the Government, Overseas Employment Corporation

تو The honourable Member جنہوں نے یہ سوال کیا ہے

He is saying, 'employment by the government not by the Overseas Employment Promoters'. Overseas Employment Promoters are private sector.

یہ جتنے figures ہیں سب غلط figures ہیں۔ غلط government figures نے نہیں بھیجے۔

This is sent by the private sector. What the question is that the figures should be given on the Overseas Employment Coporation.

جناب چیئرمین: بیگ صاحب جواب سن لیں۔Clarify کر لیجئے۔

جناب قمرالزمان کائرہ: جناب میں بہت مشکور ہوں آپ کا کہ سوال اگر کر لیں تو زیادہ بہتر رہے گا۔ مطلب تجویز اور طرح ہوتی ہے-----

(مداخلت)

جناب چیئرمین: یہ ان کا point valid ہے۔

Mr. Qamaruz Zaman Kaira: In the Question and Answer

session, sir questions and answers

ہونے چاہییں۔ تجاویز بالکل دینی چاہییں ممبران کو لیکن اس کا طریقہ کار یہ ہے----

جناب چیئرمین، وزیر صاحب فرمائیں---

جناب قمر الزمان کائرہ، جناب میں اسی پر آ رہا ہوں۔ بیگ صاحب تھوڑا سا دم لیں تو میں جواب دے سکوں۔

(مداخلت)

سینیٹر محمد انور بیگ، Sir ایسا کریں' Sir کائرہ صاحب کے ساتھ میری پوری sympathy ہے۔

جناب چیئرمین، جواب سن لیں ناں۔

جناب قمر الزمان کائرہ، مجھے Sir بیگ صاحب کی ہمدردی کا بہت احساس ہے لیکن الحمدللہ میں ان کے ہر طرح کے سوال کا جواب دینے کو تیار ہوں۔ میں نہیں چاہتا ہوں کہ میں ساری باتیں مزید وضاحت سے کروں۔ وقت آپ کا بھی ضائع ہوگا اور شاید ان کی بھی دل آزاری ہو۔ میں وہ باتیں کرنا نہیں چاہتا۔ سوال یہ ہے جو انہوں نے کہا ہے کہ وہی C جو ہے کہ انہوں نے کتنے بندوں کو باہر بھیجا تو پچھلے سال میں جو ہمارا total figure ہے وہ میں بیگ صاحب کو عرض کر دیتا ہوں۔ وہ دو لاکھ ستاسی ہزار سات سو سات ہے۔ یہ وہ افراد تھے جن کو ملک سے باہر بھیجا گیا تھا۔ جو لوگ direct گئے تھے وہ ایک لاکھ سڑسٹھ ہزار دوسو چوالیس ہیں۔ اور جو غیرسرکاری ذرائع سے گئے تھے وہ ایک لاکھ انیس ہزار سات سو اناسی ہیں اور جو OEC میں بھیجے تھے وہ چھ سو چوہتر ہیں۔

بیگ صاحب میں اگر ہاؤس میں آیا ہوں تو بے شک میرا تعلق اس وزارت سے نہیں ہے لیکن Collective responsibility کے طور پر I am prepared on it. لیکن یہ بات درست ہے کہ سرکاری sector میں اور محنت کی ضرورت ہے۔ پچھلے سال وہ کوریا کے لیے کام کرتے رہے۔ Mostly انہوں نے اس کے لیے interviews کیے اور اب وہ لوگ جانے شروع ہو گئے ہیں جن کو proper training دی گئی تھی۔ اس میں اگر کوئی غلطیاں تھیں تو ہم ان کو

rectify کریں گے اور Overseas Emloyment Corporation کو اور فعال بنانے کی ضرورت ہے۔ یہ ان کا تحفظ درست ہے میں اس سے agree کرتا ہوں۔ اور کوئی سوال ان کا ہو تو میں اس کے لیے حاضر ہوں۔

جناب چیئرمین: بابر اعوان صاحب۔ بیگ صاحب ابھی تین لوگ ہیں لیکن I will come to you because you......

(مداخلت)

جناب چیئرمین: نہیں، نہیں۔ ایک کو ہی میں time دے سکتا ہوں۔ جی بابر اعوان صاحب۔

Senator Dr. Zaheeruddin Babar Awan: Thank you, Mr. Chairman. Mr. Chairman, I will be very short and brief and I just wanted to, in the first instance, apart. The suggestion given by Mr. Bungalzai.

تجربہ آپ دیکھ لیجئے کہ جو private لوگوں کو quota دیا گیا تھا حج کے حوالے سے اس پر کیا ہوا۔ اسمبلی کا floor گواہ ہے اور آپ کے ہاں بھی بات ہوئی اور جو quota دیا گیا تھا عوامی منتخب نمائندگان کو اس کے حوالے سے کسی جگہ سے بھی الحمدللہ کسی نے اعتراض نہیں کیا کہ اس کو abuse یا misuse کیا گیا یا کوئی discrimination کی گئی۔ So, I support for the Balochistan's suggestion..

جناب چیئرمین: سوال کیجئے۔

سینیٹر ڈاکٹر ظہیر الدین بابر اعوان: میں جناب آپ سے مداخلت چاہوں گا کہ آپ مہربانی کر کے جس طرح آپ نے پہلے کہا اس quota کے بارے میں بھی please talk to the Ministry. Take it up on the basis of suggestions of Mr. Bungalzai. This is very important for Balochistan. Now coming to the question, can the honourable Minister give us the break up. If not today, of course he will not be capable of giving it today because it is not

available before him. Can he give it through you the break up that whether there was anybody registered for the employment in future from the province of Balochistan and FATA which are less developed areas?

جناب فاروق حامد نائیک(وفاقی وزیر برائے قانون اور پارلیمانی امور)، جناب! میں اس کا جواب دیتا ہوں۔

جناب چیئرمین، ٹھہر جائیں ایک اور سوال ہے۔ جی ڈاکٹر عبدالمالک صاحب۔

سینیٹر ڈاکٹر عبدالمالک، جناب ! میں عرض کروں کہ اس وقت جو problem ہے وہ اب پاکستان پیپلز پارٹی کے جو ہمارے سینیٹر صاحبان ہیں وہ power میں ہیں۔ وہ suggestion نہ دیں بلکہ implement کریں کیونکہ جتنے بلوچستان کے لوگ اب تک گئے ہیں وہ Overseas کی Ministry کے تحت نہیں گئے ہیں۔ وہ اپنے private sector سے گئے ہیں۔ ہم آپ سے اتنی request کرتے ہیں کہ آپ جو ہمارا quota ہے وہ ہمیں نہ دیں۔ جو Federal Government نے بلوچستان کے لیے مخصوص کیا اس quota کے مطابق آپ جتنے بھیجیں گے، سو بھیجیں گے، دو سو بھیجیں گے ان میں ہمارا حصہ رکھ لینا۔

یہاں پہ میں ایک عرض پھر کرتا ہوں کہ اب اس وقت implementation کا time ہے You go for implementations. ان کے اپنے forum میں انہوں نے، بیگ صاحب نے جو تمام یہاں باتیں کی ہیں ان کو وہاں جا کے implement کرلیں۔ مہربانی۔

جناب قمر الزمان کائرہ، ڈاکٹر مالک صاحب کی بات درست ہے۔ ابھی ویسے بھی ہمارے ساتھیوں کو اپنے آپ کو حکومت میں سمجھنے میں تھوڑا وقت لگے گا۔ یقیناً ہم implementation کریں گے۔

سوال یہ ہے کہ اس میں ہمیں modality دیکھنی ہوگی۔ میں نے پہلے گزارش کی ہے کہ اس کا procedure یہ ہے کہ جو بھی agency جو بھی ادارہ، جو بھی ملک ہمیں اپنے ہاں jobs کے لیے requirement دیتا ہے تو وہ private sector میں ہو یا سرکاری sector میں ہو۔ دونوں صورتوں میں یا تو انہوں نے اپنے local agents یہاں پر رکھے ہیں جن کے

ذریعے وہ test and interview کرتے ہیں یا وہ خود ان کے Principal آ جاتے ہیں اور وہ آ کے خود test and interview کرتے ہیں اور اس کے بعد وہ جن کو clear کرتے ہیں' اس میں local لوگوں کا کوئی role نہیں ہوتا۔ وہ clear کرنے کے بعد پھر protector کا issue آتا ہے اور پھر ان کو بھیجنے کا issue آجاتا ہے لیکن میں اس بات کو ensure کراتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ ہم information اس حد تک کہ بلوچستان کے لوگوں کو بھی اس کی proper اطلاع ملے اور ہم کوشش کریں گے کہ وہاں پر اگر training کا مسئلہ آئے گا تو ہم ان کو preference دے کے گویا بلوچستان سے زیادہ لوگوں کو trained کر کے باہر بھیج سکیں لیکن اس میں government کا اپنا کوئی control ہوتا نہیں ہے بنیادی طور پر۔ جس Principal نے اپنی job بیجنی ہوں وہ خود ہی training کا بندوبست کرتا اور interview کرتا ہے' ان کے technical skill کے بارے evaluate کرتا ہے اور پھر اس کو final کرتا ہے۔

جناب چیئرمین، بلوچستان کو جتنا encourage کیا جا سکے اس کو ضرور کیجئے۔

Question No.81, Mr. Talha Mehmood. Anyon one on his behalf.

(مداخلت)

جناب چیئرمین،رضا صاحب تین ہو گئے ہیں۔ پھر باقی ممبر اعتراض کرتے ہیں۔ ان کے سوال رہ جاتے ہیں۔ اگر ہاؤس اجازت دے دے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔جی پروفیسر ابراہیم۔ میں ممبران سے request کروں گا کہ suggestion نہیں سوال کریں اور اس سے آگے چلیں۔ جی ابراہیم صاحب۔ Sorry, Question No. 78, Sahibzada Khalid Jan.

78 . *Senator Sahibzada Khalid Jan: Will the Minister for Education be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to give status of a University to Jehanzeb College, Swat, if so, when?

Mr . Ahsan Iqbal: At present , there is no proposal under

consideration of the Federal Government for up-gradation of Jehanzeb College, Swat to the status of a University.

Mr. Chairman: Any supplementary.

سینیٹر صاحبزادہ خالد جان، شکریہ جناب چیئرمین صاحب۔ مجھے افسوس ہے کہ کوئی تجویز حکومت کے زیر غور نہیں ہے۔ میں وزیر موصوف صاحب کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ 1969ء میں یحییٰ خان مرحوم نے اور 1971ء میں بھٹو صاحب نے یہ اعلان کیا تھا کہ جہاں زیب کالج میں تمام سہولیات طلباء اور سب کے لیے ہیں۔ مجھے افسوس ہے کہ 38 سال بعد جب میں سوال کرتا ہوں تو جواب nothing میں آتا ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے؟

جناب چیئرمین، بڑے عرصہ سے they have been requesting for this to be upgraded. یہ آپ check کرلیں اور جو ہو سکے کریں۔

Senator Farooq H. Naek: Thank you, Mr. Chairman, as far as the upgradation of Jehanzeb College is concerned to the status of a university, they do not come within the purview of the Higher Education Commission. It comes in the ambit and purview of the Provincial Government and another consequence thereof the provincial government has to be approached for upgradation of Jehanzeb college and, at present, there is no proposal which is pending before the Federal Government.

جناب چیئرمین، صوبائی حکومت کو میں آپ کی طرف سے خط لکھ دوں گا اس کے لیے۔ خالد جان صاحب یہ صوبائی حکومت کا معاملہ ہے۔ آپ کی طرف سے میں Chief Minister Sahib کو خط لکھ دوں گا۔

سینیٹر صاحبزادہ خالد جان، اس وقت کے صدر نے بھی اعلان کیا تھا 1969ء میں۔

جناب چیئرمین، ہاں اس کو implement صوبائی حکومت نے کرنا ہے۔ اس لیے میں اس reference سے میں خط لکھ دوں گا۔

سینیٹر فاروق حامد نائیک، یہ انہی کے دائرے میں آتا ہے اور آپ نے صحیح فرمایا

چیئرمین صاحب! کہ آپ خط لکھیں گے تو They will take it up.

Mr. Chairman: Question No. 80, Mr. Muhammad Talha Mehmood. On his behalf?

سینیٹر رزینہ عالم خان، میں آپ کی وساطت سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ جہاتریب کالج کو یونیورسٹی کا درجہ دینے کی feasibility ہے؛ اگر تو وہ feasibility ہے تو کمیٹی بھی اس ضمن میں کام کر سکتی ہے اور میری کمیٹی-----

جناب چیئرمین، آپ وہ خط لے کر کمیٹی کو بھیج دیتیں تو آپ بھی اس کو follow کر سکتے تھے۔ Question No. 80, Mr. Talha Mehmood, anyone on his behalf.

80. ***Mr. Muhammad Talha Mahmood:**

Will the Minister for Parliamentary Affairs be pleased to state:

(a) *the number of complaints received in Election Commission of Pakistan against the candidates and various office bearers of local bodies relating to general elections 2008; and*

(b) *the action taken against the said candidates and office bearers?*

Mr. Farooq H. Naik: (a) A total number of 288 complaints were received in the ECP against the office bearers of Local Government Institutions and 339 complaints were lodged against the Contesting Candidates during General Elections, 2007-2008.

(b) All the complaints were sent to the District and Sessions Judges/ District Returning Officers concerned for necessary action, inquiry and reports immediately on receipt. After reports of inquiry, most of the complaints/applications were filed as the allegations leveled therein were of general nature and baseless.

Mr. Chairman: Babar Awan sahib.

Senator Dr. Zaheer-ud-Din Babar Awan: Mr. Chairman, (b), all the complaints were sent to the District and Sessions Judges/District Returning Officers concerned for necessary action, inquiry and reports immediately on receipt. After reports of inquiry, most of the complaints/applications were filed as the allegations levelled therein were of general nature and baseless. Now, I am sure that this answer is not given by the honourable Minister himself because he knows and I know and Mr. Latif Khosa knows what sort of complaints were sent there. So, I object to this portion (b) because a lot of complaints were there not only regarding the rigging at different stations but were relating to the violence against the people who were involved in the process of the election. And they were very serious allegations and we the PPP, as a coalition party in the Government created a cell for this and we have a very big report which says otherwise. So, the answer which has come from the Election Commission is not based upon true facts. I just wanted your observation on that, that they should give the answer straight. This is not a correct answer.

Mr. Chairman: Naek Sahib, if it is as he said then you come back if you think so.

Senator Farooq Hamid Naek : Because the answer which has come from the Election Commission is that the complaints that were baseless had been dismissed. That there are complaints which have

substance and they are pending and that we can get the details what is the position of those complaints which are pending before the Returning Officers who are the District and Sessions Judges in the respective areas. We can do that.

جناب چیئرمین: جی مالک صاحب۔

سینیٹر ڈاکٹر عبدالمالک: اس ایوان میں غلط جواب بھیجا جا رہا ہے تو کیوں ان افسروں کے خلاف کارروائی نہیں کی جاتی۔ بابر اعوان صاحب اس وقت Government Benches پر بیٹھے ہوئے ہیں تو ان کے خلاف کیوں inquiry initiate نہیں کرتے کہ جب اس ایوان کو غلط information بھیج رہے ہیں۔ Kindly اس کو check کر لیں اور منسٹر صاحب سے میری request یہ ہے کہ اگر ان لوگوں نے غلط جواب بھیجا ہے تو ان کے خلاف inquiry initiate کریں۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: اگر غلط بھی ہے تو جو بھی appropriate action ہے ضرور اس کو ----

سینیٹر فاروق حامد نائیک: میں سمجھتا ہوں جواب غلط نہیں ہے۔ ہو سکتا ہے کہ clear نہ ہو۔ Details نہیں ہیں، کیونکہ there should have been more details. لیکن جہاں تک غلط جواب ہے اس پر میں feel نہیں کرتا ہوں کہ یہ غلط ہے۔ They should clarify کہ اور کونسی complaints ہیں، کس nature کی complaints ہیں۔ جیسا کہ ڈاکٹر بابر اعوان صاحب نے توجہ دلائی کہ ان چیزوں کو highlight نہیں کیا گیا تو اگر یہ چاہتے ہیں تو ہم الیکشن کمیشن سے detail منگوا سکتے ہیں اور اس کو ہم answer کر دیں گے۔

جناب چیئرمین: جی وسیم سجاد صاحب۔

سینیٹر وسیم سجاد: میں ایک infomation کی وضاحت کرنا چاہوں گا کہ جناب! یہ سوال اٹھایا گیا تھا کہ یہ غلط ہے تو افسروں کے خلاف کارروائی کی جائے۔ I think, it needs to be clarified. جو بھی جواب ہوتا ہے یہ منسٹر کی approval کے بغیر ہاؤس میں نہیں آتا اور

ذمہ داری ultimately منسٹر کی ہوتی ہے because this is a system based on

Ministerial responsibility. تو جو بھی جواب آئے، منسٹر اس کو دیکھتا ہے، اس کی approval کے بغیر نہیں آتا۔ لہٰذا جو بھی جواب ہے اس کی ذمہ داری نائیک صاحب کی ہے کسی افسر کی نہیں ہے۔

جناب چیئرمین، اس پر آپ کا سوال ہے۔ جی، کوثر فردوس صاحبہ۔

سینیٹر ڈاکٹر کوثر فردوس، اس کا جو جواب دیا گیا ہے اس کے آخری sentence کی طرف میں توجہ دلانا چاہتی ہوں اور سپلیمنٹری اسی حوالے سے ہے میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ after report of inquiry some questions were found baseless, complaints were baseless. جناب! میں پوچھنا چاہتی ہوں کہ کتنی ایسی complaints تھیں which were baseless and were rejected.

سینیٹر فاروق حامد نائیک، شکریہ، جیسے میں نے پہلے عرض کیا کہ جو جواب ہے وہ detail میں نہیں آیا ہے۔ یہ details چاہتے ہیں کہ کتنی complaints جو baseless تھیں وہ dismiss کی گئیں۔ جتنی complaints اس وقت pending ہیں اور دوسری complaints پر کیا کوئی فیصلہ ہوا ہے کہ نہیں تو details منگوا کر میں ہاؤس میں پیش کر دوں گا۔

جناب چیئرمین، آپ مجھے دے دیں تاکہ میں ممبران کو فراہم کروں۔ Communications کے منسٹر صاحب نے لکھا تھا کہ وہ آج نہیں ہیں تو اس کو ہم آج defer* کریں گے۔ نمبر 83، ڈاکٹر محمد اسماعیل بلیدی۔

---

*All the Questions relating to the Ministry of Communications were deferred till the next rota day.

83. ***Dr. Muhammad Ismail Buledi:**

Will the Minister for Education be pleased to state:

(a) whether it is a fact that some posts of 'Lower Division Clerks' (BPS-07) were advertised in the press during September, 2007 in the Quaid-e-Azam University, if so, the names of news papers and date of advertisement;

(b) the date of typing test and the details of candidates who appeared in the test;

(c) merit wise names of the successful candidates; and

(d) the time by which the process of selection will be completed?

Mr. Ahsan Iqbal : (a) Yes, 21 posts of LDC (BPS-07) were advertised in the press on 13-09-2007. (Last date for receipt of applications was 30-09-2007). The advertisement was made in the following news papers :—

(i) The News (Rawalpindi)
(ii) The Jang (Rawalpindi)

(b) 153 candidates were called for appearing in the typing test. List containing their names, father names, address and domicile is given at Annex-I. The written test was conducted on Monday, 28th January, 2008.

(c) Information regarding candidates who qualified the typing test is given at Annex-II, which also shows their merit positions. The case for their appointment would be placed before the Selection Committee of the University for recommendations shortly.

(Annexures have been placed on the Table of the House as well as Library).

Mr. Chairman: Supplementary question?

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی، جناب ! ایجوکیشن منسٹر صاحب نہیں ہیں ---

جناب چیئرمین، نائیک صاحب ہیں۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی، یہ میرا خیال ہے کہ شیر افگن نیازی کا رول تو ادا نہیں کر رہے ہیں؟ ہر منسٹری کا جواب یہ دیا کریں۔ میرا خیال ہے بہتر ہوگا۔ وہ پھنس جائے گا۔ ہمارا دوست ہے۔ ہم اکٹھے بیٹھتے تھے۔

(قہقہے)

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی، جناب منسٹر صاحب سے میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ قائد اعظم یونیورسٹی میں لوئر ڈویژن کلرک کی جو posts ہیں ان کی advertisement کن اخباروں میں ہوئی اور میرٹ کی کیا پوزیشن ہے؟ جناب والا! گزشتہ ادوار میں جو بھی tests and interviews ہوئے تھے ہر ڈیپارٹمنٹ میں---- میری معلومات کے مطابق صرف چند اخباروں "دی نیوز" اور "جنگ" میں انہوں نے دی ہے تو یہ اخبار ڈسٹرکٹ لیول میں نہیں جاتے ہیں نہ کسی کو پتا چلتا ہے۔ ایک یہ ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ یہ پہلے سے طے کرتے ہیں کہ اپنے لوگوں کے نام منسٹر صاحبان پہلے سے دے دیتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ برائے نام سپریم کورٹ کی ایک requirement ہے اس کو پورا کریں اور لوگوں کو پتا بھی نہ چلے اور اگر پتا بھی چلے تو اس طریقے سے کرکے اپنے من پسند لوگوں کو اس طرح clear کرتے ہیں۔ میں منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس میں بلوچستان کا ایک بھی آدمی نہیں ہے، جو final میرٹ لسٹ ہے ان کو ابھی تک appointment letter نہیں دیا گیا۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہ دو اخباروں کے علاوہ دوسرے اخباروں کو کیوں نہیں دیا ہے۔ منسٹر صاحب اس کی انکوائری کریں۔ کیونکہ منسٹر صاحب کا قصور نہیں ہے۔ یہ تو ابھی آیا ہے۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ اس کی انکوائری کریں گے اور امید کرتا ہوں کہ وہ کسی طرح مطمئن کریں گے کہ واقعی میرٹ پر clear ہے۔ دوبارہ advertise کریں گے یا کیا کریں گے؟

جناب چیئرمین، جی نائیک صاحب۔

سینیٹر فاروق حامد نائیک، جناب! بلیدی صاحب نے بڑی اچھی چیز کی طرف توجہ دلائی ہے کہ بلوچستان کا کیوں نہیں؟ کوئی بھی candidate یا کوئی بھی شخص appear ہوا for the purpose of the test. اب انہوں نے یہ بھی فرمایا کہ خالی "نیوز" اور "جنگ" راولپنڈی کے اخبارات میں چھپا ہے اور باقی ملک کے اخبارات میں کیوں نہیں چھپا ہے؛ اس چیز کے لیے انکوائری ضروری ہے اور میں بلیدی صاحب کو assure کرتا ہوں کہ

we will make inquiry and inform this honourable House and the honourable Member as to why the advertisement has been published in only two newspapers and those two only in the Rawalpindi and not in the rest of the country.

اگر قائد اعظم یونیورسٹی کے لئے candidates چاہئیں

for the post of LDC from the entire country and not only from Islamabad then the advertisement should have been published in the Newspapers having circulation all over the country and not only in the Newspaper which is based in Rawalpindi and I think inquiry is needed and we will make inquiry as to why this has been done, why there is discrimination, why the people of other provinces are being left out for the purpose of moving application for the post of LDC. And appropriate reply will be given before this honourable House and to the honourable member, I assure to that.

جناب چیئرمین، بابر اعوان صاحب' اس کے بعد آتا ہوں۔

سینیٹر ڈاکٹر ظہیر الدین بابر اعوان، ایک بہت اچھی بات ڈاکٹر عبدالمالک صاحب نے کی تھی۔ میں اضافہ یہ کرنا چاہوں گا کہ

let this advertisement which was published in two papers of one group which was considered as blue eyed group, let it be scrapped and let there be a new advertisement.

چاروں صوبوں میں یہ جائیں۔

And I appreciate the Law Minister who has fairly conceded to that this is wrong practice and it should be stopped. Let there be an assurance before the House that no employment will be made unless the report comes and let there be advertisement in all the four provinces including FATA which is an integrated part of Pakistan so that the less developed areas are not left out.

Mr. Chairman: I do not know if the appointments have already been made. Now can you look into that? And if so, ask the department. Naek Sahib.

Senator Farooq Hamid Naek: As far as the appointment are concerned, it is to be placed before the Selection Committee of the University for recommendation. Final list of the candidates who have been selected for these posts have not been issued. So, consequently if there is discrimination, the honourable member is right that without giving fair terms to all the citizens of this country, so that the eligible candidates from all the four provinces should have right to apply, that has to be seen into and if it has not been done, I agree with the honourable Member that the reexamination should take place and retest should take place.

جناب چیئرمین، حاجی عدیل صاحب۔

سینیٹر حاجی محمد عدیل، جناب چیئرمین! شکریہ۔ کیا وفاقی وزیر اس بات کی یقین دہانی کروا سکتے ہیں کہ آئندہ جتنے بھی ادارے ہیں جو وفاق کے کنٹرول میں ہیں' ان میں ملازمتوں کے لیے اشتہار تمام صوبوں کے اخبارات میں شائع ہوں گے کیونکہ یہ تو ایک واقعہ ہے' ایک ادارے کی بات ہے لیکن عموماً ہر ادارے میں ایسا ہوتا ہے تو کیا وفاقی حکومت کی طرف سے یہ یقین دہانی کرائی جائے گی کہ وفاقی ملازمتوں کے لیے کم از کم Capitals of the Provinces کے اخبارات میں تو اشتہارات آنے چاہییں اور FATA میں بھی یہ انتظام ہونا چاہیے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین، نائیک صاحب۔

سینیٹر فاروق حامد نائیک، جناب والا! جیسے میں نے عرض کیا کہ اگر کوئی discrimination ہوئی ہے' اگر violation ہوئی ہے اور کسی صوبے کے حقوق کو by virtue of this advertisement پامال کیا گیا ہے' وہ دیکھا جائے گا اور definitely I will pass instructions that if the advertisement has not been done in accordance with the laid down policy of the Government then this whole thing should be scraped and a new advertisement should be done whereby the candidates from all the four provinces should be made elgible to apply for these posts and the rest depends upon this selection committee whoever is suitable should be taken up for this job.

جناب چیئرمین، حاجی صاحب' جب وہ کہہ رہے ہیں کہ they are looking into it, then I think باقی چیزیں تو redundent ہو جاتی ہیں کہ اگر procedure follow نہیں ہوا ہے---

سینیٹر حاجی محمد عدیل، جناب والا! یہ تو ایک واقعہ ہے جو سامنے آ گیا ہے لیکن میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ وفاق کے کنٹرول میں جتنے بھی ادارے ہیں' ان سب میں ایسا ہونا چاہیے۔

جناب چیئرمین ، یہ تو Question Hour ہے۔ اب naturally یہ اسے دیکھ رہے ہیں تو دوسروں محکموں کے لیے بھی ایک مثال ہوگی۔ اس لیے Question Hour کو questions تک ہی رکھیں۔ جس محکمے کی بات ہو رہی ہے' اگر اسے دیکھا جائے تو یہ باقی محکموں کے لیے بھی ایک مثال ہو گا۔

سینیٹر حاجی محمد عدیل، جناب والا! کوٹے کے مطابق سب کو حصہ دیں۔

جناب چیئرمین، انہوں نے اس کے بارے میں جواب دے دیا ہے۔

سینیٹر حاجی محمد عدیل، میں نے گزارش کی ہے کہ آئندہ ایسے اشتہارات تمام صوبوں کے صوبائی دارالحکومتوں سے چھپنے والے اخبارات میں آئیں گے۔

سینیٹر فاروق ایچ نائیک، میں نے عرض کر دیا ہے۔

سینیٹر حاجی محمد عدیل، صرف اس ادارے کے ہی نہیں بلکہ سب اداروں کے اشتہارات آنے چاہییں۔

سینیٹر آغا پری گل، عدیل صاحب کیسے جواب دے رہے ہیں۔

سینیٹر حاجی محمد عدیل، میں جواب نہیں دے رہا ہوں بلکہ میں ان سے جواب مانگ رہا ہوں۔

سینیٹر آغا پری گل ، پھر آپ اپنی seat پر جائیں۔

سینیٹر حاجی محمد عدیل ، میں اپنی seat پر ہی ہوں۔

جناب چیئرمین ، محترمہ' یہ seat سینیٹ نے ان کو parliamentary parties کے حساب سے allocate ہوئی ہے۔یہ ان کی allocated seat ہے۔

Senator Muhammad Azam Khan Swati: Sir, it was very pertinent, very important question that seeks your indulgence....

Mr. Chairman: Swati Sahib, he has given the answer.

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی ، جناب والا! میں صرف معزز وزیر صاحب کو ایک

recommendation دینا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین، وہ کہہ رہے ہیں کہ میں اس کو مکمل طور پر دیکھ لوں گا۔

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی، جناب والا! دیکھنے کی بات نہیں ہے ۔ میں عرض کرتا ہوں کہ ...there is another angle

جناب چیئرمین ، ذرا مختصر رکھیئے گا کیونکہ question hour میں لمبی بحث نہیں ہوتی ہے۔

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی ، جناب والا ! بڑی important recommendation ہے، میں نے یہ پہلے بھی دی ہے لیکن کسی کو سمجھ میں نہیں آئی۔

In every country in the whole world, there is a saying of affirmative action that how can we develop the less-developed areas, unless you give them some kind of priority. Sir, I am not asking the quota but I am asking affirmative action, so the less-developed areas whether over they are in Punjab, Pukhtoonkhaw, Balochistan or Sindh, anywhere in those particular areas, a priority should be given, a standard should be chalked out, earmarked as to how more employments, more priorities should be given to those candidates so that they should be brought at par with the other developed areas of this country. This is the recommendation that I am making.

جناب چیئرمین: جناب دلاور صاحب۔

سینیٹر سید دلاور عباس ، میں وزیر صاحب کی observation and kind attention کے لیےعرض کرتا ہوں - یہ بڑی clear cut policies and directions ہیں کہ تمام regional language papers میں advertisement for the employment issue کی جائیں گی - یہ recommendations اس وقت بنائی گئی تھیں جب بلوچستان کا quota

from 3.50% سے 6% کیا گیا تھا اور specially کہا گیا تھا کہ جتنے بھی regional languages کے news papers ہیں' ان میں advertise کیا جائے گا تاکہ وہاں کے لوگ محروم نہ رہیں۔ اس لیے میرا خیال ہے کہ یہ instructions پہلے ہی موجود ہیں۔

جناب چیئرمین: وہ اسے دیکھیں گے کہ جو پالیسی ہے ' اس کو follow کرنے کے لیے کیا کیا جا سکتا ہے۔

سینیٹر فاروق ایچ نائیک: جیسے میں نے کہا ہے کہ ہم اس کو دیکھیں گے

and we will scrape that test if the advertisement has not been done in accordance with the laid down policy.

میرا خیال ہے کہ میں اس سے زیادہ ہاؤس کو assurance نہیں دے سکتا۔

جناب چیئرمین: میرا خیال ہے کہ یہ کافی ہے۔ رضا صاحب! انہوں نے announce کر دیا ہے کہ اس پالیسی پر عمل ہو گا۔

(مداخلت)

سینیٹر فاروق ایچ نائیک: دلاور صاحب laid down policy وہی ہے۔

جناب چیئرمین: رضا صاحب' آپ کا سوال بھی وہی ہے یا کوئی اور ہے۔

سینیٹر رضا محمد رضا: جناب والا! بات ایک یونیورسٹی یا ادارے کی ملازمتوں کے بارے میں بات نہیں ہے۔ ملک کے تمام اداروں میں جہاں ہزاروں قسم کے مواقع ہوتے ہیں' اس میں quota system پر عمل نہیں کیا جاتا ہے۔ یہ صرف بلوچستان کی بات ہی نہیں ہے کہ اس کے ساتھ ہی حق تلفی کی جاتی ہے۔ جناب والا! صوبہ پختون خواہ ' سندھ' سرائیکستان کے کسی بھی علاقے کے بارے میں انصاف کا تقاضا پورا نہیں کیا جاتا ہے۔ جناب والا! میں ابھی جو بات labourers کی کر رہا تھا۔ دیکھیں! چھ لاکھ لوگ آپ نے---

جناب چیئرمین: دیکھیں ' یہ question hour ہے ' آپ اپنا سوال to the point رکھیں۔

آپ ویسے جو مسئلہ زیر بحث لانا چاہتے ہیں' اسے move کر لیں۔

سینیٹر رضا محمد رضا: جناب والا! میں ویسے مثال دیتا ہوں کہ یہاں صرف 122 posts کی بات نہیں، آپ نے چھ لاکھ لوگ باہر بھیجے تھے، اس میں ہمارا quota جس کا ذکر مالک صاحب کر رہے تھے، اس پر آپ نے عمل نہیں کیا۔ ایسے مواقع جہاں پر ہزاروں اور سینکڑوں قسم کی ملازمتیں ہوتی ہیں، وہاں آپ کوئی تسلی نہیں دیتے۔ مجھے خوشی ہے کہ اب فاروق صاحب تسلی دے رہے ہیں لیکن ماضی میں یہ practice رہی ہے کہ تمام ملازمتوں میں اور تمام اداروں میں حتیٰ کہ بجٹ میں بھی ان تینوں صوبوں کے ساتھ بہت بڑی زیادتی کی جاتی ہے۔ اگر quota مقرر ہے تو اس کا یہ اصول رکھا جائے اور صرف یہ نہ کیا جائے کہ advertisement کی جائے بلکہ یہ کیا جائے کہ اگر پہلی advertisement پر فرض کیا کوئی درخواست گزار نہیں آتا ہے تو اسے readvertise کیا جائے اور کسی صوبے، کسی region کے quota پر اس وقت تک کسی کو نہ لگایا جائے جب تک متعلقہ شعبے کے candidates نہیں مل جاتے ہیں۔ تب یہ انصاف ہوگا۔ فاروق صاحب ہمیں اس قسم کی گارنٹی دیں کہ آئندہ یہ جو ناانصافی اس وقت ہو رہی ہے، وہ نہیں ہوگی۔ ہمارا مشاہدہ یہ ہے کہ 100 posts میں سے 80 پر پنجاب کے لوگ ہوتے ہیں اور باقی کراچی کے لوگ ہوتے ہیں۔ یہ جو پشتون خواہ صوبہ ہے، بلوچستان صوبہ ہے اور پنجاب کے سرائیکی علاقے ہیں، ان کے بارے میں آپ پورا ریکارڈ نکالیں تو آپ کو حقیقت معلوم ہو جائے گی۔ اس چیز کا ازالہ ہونا چاہیے۔ صرف چند posts کا مسئلہ نہیں، جیسے قائد اعظم یونیورسٹی ہے۔ تمام صوبوں کے بارے میں نئی حکومت یہ گارنٹی دے کہ اگر وہ اور مہربانی نہیں کرتے ہیں تو جو آئینی طور پر تسلیم شدہ ہے کہ صوبوں کا یہ quota ہوگا، اس پر عمل کروائیں۔ جناب والا! آپ یہ مہربانی فرمائیں۔ جو میں labour کے بارے میں بار بار مطالبہ کر رہا تھا---

جناب چیئرمین: آپ تشریف رکھیں۔ کائرہ صاحب بھی کہہ گئے ہیں اور نائیک صاحب بھی کہہ رہے ہیں کہ بالکل اس کی طرف متوجہ ہوں گے۔ انہوں نے یہاں یہ commit کیا ہے۔

سینیٹر رضا محمد رضا: دیگر صوبوں سے labourers کو باہر بھیجا ہے۔ ہمارے صوبے میں labourers کی training کے لیے کون سے ادارے بنائے ہیں؟ وہاں کوئی ایسا ادارہ

نہیں ہے جہاں ہم ہنرمند labourers تیار کریں۔ آپ نے باہر کے ملکوں میں تین لاکھ سے زائد labourers بھیجے ہیں لیکن ہمارے صوبے سے نہیں بھیجے ہیں۔

جناب چیئرمین: آپ تشریف رکھیں ۔ نائیک صاحب اور کائرہ صاحب نے کہا ہے اور Leader of the House بھی سن رہے ہیں کہ جو بھی laid down policy ہوگی ' اسے follow کریں گے۔

So, the Question Hour is over. Remaining questions and their printed reply placed on the table, shall be taken as read.

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: جناب والا! میں ایک بہت اہم سوال پوچھنا چاہتا ہوں۔

84. ***Dr. Muhammad Ismail Buledi:**

Will the Minister for Education be pleased to state the details of Universities in the country with province-wise break-up?

Mr. Ahsan Iqbal : At present, there are 93 universities in the country. In addition, there are 29 degree awarding institutions. Province-wise break up of these universities and degree awarding institutions is as under :

Province	Number of Universities	Number of Degree Awarding Institutions	Total
Federal Area	13	04	17
Punjab	29	07	36
Sindh	23	15	38
NWFP	18	03	21
Balochistan	06	—	06
AJ&K	03	—	03
Northern Area	01	—	01
Total	93	29	122

86. ***Ch. Muhammad Anwar Bhinder:**

Will the Minister for Education be pleased to state whether it is a fact that in Islamabad Model Colleges tuition fee is not charged from the student in the morning shifts, while the same is being charged from the students of evening shifts, if so, the reasons for this discrimination?

Mr. Ahsan Iqbal : It is a fact that the students of Class-I to X (Morning Shift) of Islamabad Model Colleges are exempted from tuition fee but the students studying in the Evening Shift are charged tuition fee as Evening Shift is based on "Self finance" and the salaries to the teaching staff engaged for the purpose are paid from "Students Fund". To remove, this discrimination, the Ministry has obtained Government approval for 590 new posts of Teachers for the Evening Shift. Once these Teachers are in place, the students of Evening Shift will also be exempted from tuition fee, hopefully from the next academic session.

88. ***Ch. Muhammad Anwar Bhinder:**

Will the Minister for Education be pleased to state:

(a) *whether it is a fact that an amount of Rs. 36 million was allocated in the PSDP 2006-07 for development of Fatima Jinnah Women University (Phase-II) Rawalpindi, if so, the amount received and spent on this project so far; and*

(b) *the time by which this project will be completed?*

Mr. Ahsan Iqbal : (a) Yes- Rs. 36.315 million were released to Fatima Jinnah women University during the FY 2006-07 for the project "Development of Fatima Jinnah Women University, Rawalpindi, (Phase-II)"

- The University has reported expenditure of Rs. 35.354 million up to 31.03.2008.
- Balance funds of Rs. 0.961 million are committed for establishment of Radio Station.

(b) The project will be completed by June, 2008.

90. ***Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi:**

Will the Minister for Women Development be pleased to state:

(a) *the funds spent on the programmes for the development of women in the country during the year, 2005-06 with province-wise break up; and*

(b) *the number of women benefited from the said programmes during the said period with province-wise breakup?*

Mr. Nazar Muhammad Gondal: (a) an amount of **Rs. 422.587 Million** was allocated to Ministry of Women Development (MoWD) during year 2005-06, as development budget.

Rs. 348.842 Million were spent on funding of on-going/new development projects, as under:—

(i) Rs. 98.846 Million were spent by all on-going/new projects except GRAP as per following province-wise breakup.

Punjab	=	Rs. 39.794 Million
Sindh	=	Rs. 9.498 Million
NWFP	=	Rs. 28.52 Million
Balochistan	=	Rs. 21.034 Million
Total	=	**Rs. 98.846 Million**

(ii) Rs. 249.996 Million were spent by National Gender Reform Action Plan (NGRAP) in all the four provinces, as under:

Punjab	=	Rs. 78.829 Million
Sindh	=	Rs. 51.802 Million
NWFP	=	Rs. 54.05 Million
Balochistan	=	Rs. 65.315 Million
Total	=	**Rs. 249.996 Million**

(iii) Federal/AJK/Flagship

Rs. 73.745 Million

Grand Total = Rs. 422.587 Million

(b) 11703 women benefited directly from these funds during the year 2005-06. The province-wise break-up is as under:

Punjab	=	4507
Sindh	=	843
NWFP	=	5699
Balochistan	=	654
Total	=	**11703**

Following flagship development projects had impact on entire population especially on female segment:—

a. Community Compaign to Prevent Violence against women Including Media.

b. Monitoring and Evaluation Cell.

c. funding for the advocacy programme.

d. Celebration of year 2003 as Fatima Jinnah Year.

e. National Plan of Action.

f. Convention on elimination of Discrimination Against Women (CEDAW).

"UNSTARRED QUESTIONS AND THEIR REPLIES"

7. **Dr. Muhammad Ismail Buledi:**

Will the Minister for Communications be pleased to state the number of officers in grade 18 to 22 with province-wise breakup working in NHA?

Chaudhry Nisar Ali Khan : A total of 122 officers are currently working in NHA in BS-18 & above. Province-wise break-up is given below :—

	20/21	19	18	Total
Punjab	5	15	23	**43**
Sindh (R)	1	4	22	**27**
Sindh (U)	—	2	4	**6**
NWFP	2	7	18	**27**
Balochistan	1	3	5	**9**
FATA/NA	—	4	3	**7**
AJK	—	—	—	**0**
Merit	—	—	3	**3**
Total	**9**	**35**	**78**	**122**

Leave of Absence

جناب چیئرمین: اب ہم leave applications لیتے ہیں۔

ڈاکٹر خالد محمود سومرو ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 2 مئی کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے' اس لیے انہوں نے اس تاریخ کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: جناب شاہد حسن بگٹی نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 5 تا 9 مئی کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا درخواست منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

Item No. 3. Senator Mushahid Hussain.

Senator Mushahid Hussain Sayed: Sir, I beg to present the report of the Standing Committee on Foreign Affairs and Kashmir Affairs on its recent visit to Sri Lanka. And I would like to inform the House that this is one committee which has been regular in presenting reports of its activities and this is the twentieth report of the Foreign Relations Committee that we have presented and seventeen reports have been printed.

Sir, Sri Lanka is a very important country for Pakistan.

میرے خیال میں دنیا میں تین ممالک ایسے ہیں جن میں سری لنکا' ترکی اور چائنا شامل ہیں which are very warm, welcoming and positive towards Pakistan and its people, not just at the level of the governments but also at the level of their own people. We have had a strategic relationship with Sri Lanka. They have helped us in time of need.

ہماری وہاں ملاقاتیں ہوئیں

with the President and the Prime Minister and we were hosted by the Speaker of the Parliament and Foreign Minister. We also addressed their Think Tank, at Regional Center for Strategic Studies. I am very glad that the Foreign Minister is here. We need to reorient our foreign policy and make it broad based on regional basis.

جس میں سری لنکا کے علاوہ نیپال' بنگلہ دیش ' مالدیپ اور بھوٹان شامل ہیں۔ بھوٹان کے لوگ بھی ہمیں ملے۔ یہ تعلقات صرف India تک محدود نہیں ہونے چاہیئں۔ یہ بڑی اچھی بات ہے کہ pipelines develope ہو رہی ہیں۔ اس visit سے ہم سمجھتے ہیں کہ پاکستان کا جو ان South Asian countries میں image ہے اور پاکستان کا جو role ہے'

which is a very pivotal role and this is the role which is expanding and that has developed. I would also like to say finally sir,

کہ ہمارے دوست بھی supremacy of the parliament کی بات کرتے ہیں - جناب والا! پارلیمنٹ کی supremacy اس وقت قائم ہوگی جب strengthen ہوں گی پارلیمنٹ کی committees ان کی capacity to work hard and this is the task which we are performing. Thank you again, sir, for your full cooperation in the matter.

بیس رپورٹس ہم نے ایشو کر دی ہیں پچھلے چار سالوں میں' انشاء اللہ دو اور ہماری رپورٹیں are in the pipeline in the two months.Thank you sir.

Call Attention Notice: The Detention of Nine Persons by the Government of Spain

Mr. Chairman: The report stands presented. We have a call attention notice.

جی بھنڈر صاحب۔

Senator Ch. Muhammad Anwar Bhinder: I beg to draw the attention of the Minister for Foreign Affairs to a matter of sufficient public importance on the detention of nine Pakistanis by the Government of Spain on 12th January, 2008, on a false charge of terrorism without any evidence.

جناب والا ! میں نے یہ توجہ دلاؤ نوٹس اس لیے دیا ہے کہ دوسرے ممالک میں یہ ایک روایت چل پڑی ہے اور ہم نے دیکھا کہ اور دوسرے ممالک کے نہیں، لیکن خاص طور پر ہمارے ملک کے لوگ خواہ مخواہ، بلا وجہ نشانہ بن رہے ہیں کہ ان کو گرفتار کر لیا جاتا ہے، ان کو detain کر لیا جاتا ہے اور پھر اس کے بعد اس پرستم ظریفی جناب والا یہ ہے کہ international law ہو یا ہمارا law ہو یا سپین کا law ہو، یہ کہیں بھی law نہیں ہے کہ کسی آدمی کو پکڑو، اس کو نظر بند کر دو۔ اس کو undefined period کے لیے اندر رکھو۔ نہ اس کے خلاف کوئی مقدمہ چلاؤ، نہ اس کو کہیں پیش کرو اور وہ continued detention میں رہ رہے ہیں۔ یہ جنوری کے مہینے سے لے کر اب تک جناب والا! یہ detention میں ہیں اور ان لوگوں کا کچھ اتا پتا نہیں ہے اور اس کے متعلق کوئی سرکاری وضاحت یا سرکاری بیان، ہو سکتا ہے جاری ہوا ہو، لیکن کم از کم میری نگاہ میں نہیں آیا کہ اس کے متعلق کیا کوشش ہوئی ہے۔ ان کو release کرانے کے لیے کیا efforts کی گئی ہیں اور ان کے متعلق فارن آفس نے کیا اقدامات کیے ہیں۔ میں نے یہ توجہ دلاؤ نوٹس جناب اس لیے دیا ہے تاکہ یہ ایوان مطلع ہو کہ حکومت اس سلسلے میں کیا کر رہی ہے، ان families کا جناب والا آپ خود اندازہ کر سکتے ہیں کہ جن کو اتا پتا ہی نہ ہو اپنے عزیزوں کا کہ کتنی دیر سے وہ گرفتار ہیں اور ان کا کیا ہو گا، کیسے ہو گا، کب ہو گا؟ جناب والا! اگر ان خاندانوں کو دیکھا جائے تو ان کے لیے بہت پریشانی کا باعث ہے اور ویسے بھی بحیثیت قوم ہمارے لیے جناب! یہ پریشانی کا باعث ہے کہ ہمارے لوگ undefined period کے لیے without any reason جو ہیں وہ detained ہوں اور اس کے متعلق جلد سے جلد کارروائی نہ کی جائے۔

Mr. Chairman: Minister for Foreign Affairs.

جناب شاہ محمود قریشی (وزیر خارجہ): جناب چیئرمین ! سینیٹر بھنڈر صاحب کے توجہ دلاؤ نوٹس میں آپ نے جس تشویش کا اظہار کیا ہے، اس پر میں پوری پوری ہمدردی رکھتا ہوں اور حکومت پاکستان پر ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ جتنے بھی پاکستانی ہیں، چاہے پاکستان کے باہر ہیں، ان کے interest کو protect کرنا ہمارے فرائض میں شامل ہے اور ہماری embassies اپنا کردار ادا کرتی ہیں ۔ جناب والا! انہوں نے جو معاملہ اٹھایا ہے، اس کی حقیقت یہ ہے کہ بارہ۔۔، نو کی بجائے بارہ پاکستانی سپین میں تھے جو کہ authorities کو مطلوب تھے اور ان پر ایسی activities کے کچھ شبہات تھے، جس سے خدشہ تھا کہ وہ terrorist activities سپین یا یورپ کے دوسرے ممالک میں اس کے خدشات ابھر رہے تھے۔ چنانچہ ان کو اٹھایا گیا، investigation کی گئی اور investigation میں، جو اطلاعات ہمیں ملی ہیں، ان سے کچھ ایسا material دستیاب ہوا جو قابل اعتراض تھا ۔ جو کچھ timing devices اور بم بنانے کی جو چیزیں ہیں، وہ وہاں سے ملیں ۔ لیکن اس investigation میں ہمارے تین پاکستانی ایسے نکلے جو کسی طرح involve نہیں تھے ۔ چنانچہ ان کو چھوڑ دیا گیا اور ہمارے نو پاکستانی ابھی بھی Spanish authorities کی custody میں ہیں ۔ اب جہاں تک ہماری embassy کا تعلق ہے، جیسے ہی یہ بات ہمارے علم میں لائی گئی، ہماری embassy نے رابطہ کیا، ہم نے Counsellor excess کا مطالبہ کیا جو کہ ہمیں ملا۔ ہماری embassy کا سٹاف وہاں گیا، ہم نے ان سے مفصل interviews کیے اور ان کا نقطہ نظر جاننے کی کوشش کی ۔ ہم نے ان کا ان کے عزیزوں اور families جو یقیناً جیسے سینیٹر صاحب فرما رہے ہیں، پریشان تھیں، ان کا رابطہ بھی کروایا ۔ ان کا contact establish کیا اور آج اس کے نتیجے میں پوزیشن یہ ہے کہ انہوں نے اپنے lawyers engage کر لیے ہیں اور ان کو court میں produce کیا گیا ہے اور ان کا trial عنقریب commence ہونے والا ہے ۔ جو تین صاحبان، جن پر کوئی شبہ ظاہر نہیں ہوا اور ان کے خلاف کوئی evidence produce نہیں کر سکے، ان کو رہا کر دیا گیا اور جو نو حضرات ہیں، وہ ابھی ان کی custody میں ہیں اور وہ کورٹ میں جائیں گے۔ اب سینیٹر صاحب نے درست فرمایا کہ ان کو کافی عرصہ custody میں رکھا گیا۔

جناب والا! یہ آپ کے علم میں بھی ہے کہ نو گیارہ کے بعد بہت سے ممالک نے terrorism کو سامنے رکھتے ہوئے اپنے قوانین میں تبدیلیاں کی ہیں اور اب وہ خاصی دیر تک لوگوں کو detain کر سکتے ہیں اور لوگ کرتے رہتے ہیں ۔ کئی دفعہ اس میں بیگناہ لوگ بھی متاثر ہوتے ہیں۔ لیکن میں سینیٹر صاحب کو یہ assure کروانا چاہتا ہوں کہ حکومت پاکستان اور ہماری سپین میں ایمبیسی پوری طرح باخبر ہے۔ ان کے ساتھ رابطے میں ہے ۔ ان کی families کے ساتھ رابطے میں ہے ۔ ان کو legal aid provide کرنے کے لیے جو اہتمام کیا جا سکتا ہے' وہ کیا جا رہا ہے اور ان کا جو court میں trial ہے' وہ commence ہونے والا ہے اور ہم توقع کرتے ہیں ' خدا کرے وہ trial میں بیگناہ ثابت ہو جائیں۔

Mr. Chairman: We will now. Raza sahib, Agha sahib

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر، جناب مجھے یہ بتا دیں کہ ان کو کب detain کیا گیا اور وہ تاریخ دے دیں کہ کورٹ میں trial کی آیندہ تاریخ کیا ہے۔ صرف یہ information مجھے بتا دیں۔

Mr. Chairman: Qureshi sahib you have that information.

Mr. Shah Mehmood Qureshi: I do not have the exact date when they are being produced in the court but I have authentic information that they were produced in court and from court they were sent to the prison. They are now in prison under protective custody.

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر، میں یہ نہیں کہہ رہا کہ اسی وقت آپ مجھے بتا دیں ۔

جناب چیئرمین، پتا کر کے آپ بتا دیجیے ۔

جناب شاہ محمود قریشی، بالکل ' بالکل ۔ I will get in touch. I will find out.

جہاں تک ان کے commence کرنے کا تعلق ہے ہمیں بتایا گیا ہے کہ hopefully within a few months the trial will commence but date exact نہیں ہے ۔ میں کوشش کر کے آپ کی خدمت میں پیش کرنے کی کوشش کروں گا۔

(مداخلت)

Mr. Chairman: We will start the discussion on law and order

سینیٹر کامران مرتضیٰ، جناب ہمارے Call Attention کہاں چلے جاتے ہیں۔ اگر وہ admissible نہیں تو ہمیں inform کیا جائے۔

جناب چیئرمین، ballotting ہوتی ہے۔ میں اس کو دیکھ لیتا ہوں۔ ہفتہ میں دو لگاتے ہیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین، کوئی Points of Order ابھی نہیں لے رہے۔ وہ بعد میں ہوں گے Let's go on with the Orders of Day آغا صاحب آپ opening کریں گے۔

Discussion on Motion Under Rule 194:

The prevailing Law and Order Situation in the Country

Senator Kamil Ali Agha (Leader of the Opposition): I beg to move that under Rule 236 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988 the requirements of Rule 22, 23, 26, 27 and 120 of the said rule be dispensed with in order to discuss the Motion under Rule 194.

Mr. Chairman: Now I put the motion to the House.

(The motion was carried.)

Senator Kamil Ali Agha: I beg to move that the House may discuss the prevailing law and order situation in the country.

Mr. Chairman: We have club all the related motions under this and who will be the opening speaker.

I think the Advisor for Interior is travelling tomorrow. He has prior اس میں

commitment that has been sorted out that we discuss...

Senator Mian Raza Rabbani: I have discussed the matter with the honourable Leader of the Opposition and as you know that we had decided as two days today and tomorrow but all of a sudden the Advisor has to travel, the honourable Leader of the Opposition has very kindly accommodated it. We will have the debate today on law and order and then like the price hike, we will carry over into the next week when the Advisor will be here and he will hear the speaker and then he will wind up in the next week.

Mr. Chairman: Malik Sahib, is that alright with you? Then tomorrow we will have the other discussion.

Senator Mian Raza Rabbani: So, tomorrow we will probably try and have it on energy and let me also say that a point of order was raised with regard to the movement of wheat. I was able to talk to the Minister. He is, at the present moment, in an ECC meeting and that is also related with the wheat movement...

Mr. Chairman: Availability of food items.

Senator Mian Raza Rabbani: But he will be in the House tomorrow. So, he will make a statement on that and then we will settle on an issue which we can take up because then day after, we have the debate on foreign policy.

Mr. Chairman: Who will open the debate.

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, I believe Mr. Wasim Sajjad

was supposed to open. I don't know where he is.

جناب چیئرمین، آغا صاحب، مندوخیل صاحب بولنا چاہ رہے ہیں۔

سینیٹر کامل علی آغا. جی۔

جناب چیئرمین ، جی عبدالرحیم مندوخیل صاحب - I will request the members

آپ opening کر رہے ہیں لیکن others to please abide by rules so, more and

more members can participate. وقت کی پابندی ذرا observe کریں۔

سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل ، بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب چیئرمین ! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے ہمارے ملک کو درپیش امن و امان کے اہم مسئلے پر مجھے بحث کا آغاز کرنے کا موقع دیا۔ جناب چیئرمین ! اس وقت ہمارے ملک کو جو بھی مسائل درپیش ہیں، ان میں ایک اہم مسئلہ امن و امان کا ہے۔ جناب والا! میں اس کے بارے میں آئین کے آرٹیکل 4 کا حوالہ دوں گا۔ باقی تو مختلف اہم باتیں ہیں لیکن rule of law کے حوالے سے

Article 4, Sub Article 1. To enjoy the protection of law and to be treated in accordance with law is the inalienable right of every citizen wherever he may be and of every other person for the time being within Pakistan.

2. In particular: a) no action detrimental to the life, liberty, body, reputation or property of any person shall be taken except in accordance with law.

b) No person shall be prevented from or be hindered in doing that which is not prohibited by law; and

c) No person shall be compelled to do that which the law does not require him to do.

جناب والا! اس کے ساتھ preamble میں ہے کہ ہم نے جو state بنائی ہے، اس کے بارے میں ہے

and where is, it is the will of the people of Pakistan to establish an order wherein the state shall exercise its power and authority through the chosen representatives of the people

یعنی جناب والا! مجموعی طور پر ہم نے ایک state order قائم کیا ہے اور اس کے لیے ہم نے وہ اصول وضع کیے ہیں کہ ان اصولوں کے تحت ہم نے affairs چلانے ہیں اور اس میں جو fundamental rights یا دوسرے articles ہیں' rule of law قانون کی حکمرانی یعنی ہر اقدام قانون کے تحت ہو۔ ادارے موجود ہیں' representatives of the people عوام کے نمائندے اور ان کے ادارے ملک کو چلائیں گے۔ جناب والا! rule of law ہو' اس وقت ہمارے ملک میں جو امن و امان کا مسئلہ ہے' مجموعی طور پر state administration عملاً collapse ہو گئی ہے یعنی اس وقت اس پارلیمنٹ کے دروازے پر اگر کوئی کسی کو اغوا کرنا چاہے تو ہمارے ملک کا کوئی ایسا ادارہ نہیں' نہ ملٹری' نہ ادارے' نہ پولیس اور نہ کوئی اور ادارہ ہے کہ جو اس شخص کو اس موقع پر protect کر سکے۔ زیادہ سے زیادہ یہ ہو گا کہ اس کو اغوا کر کے کہیں پر رکھا ہو گا اور پھر پولیس' کور کمانڈر یا کسی اور کا جو سب سے بڑا ہے' اس کی بڑی حیثیت یہ ہے کہ وہ مذاکرات کر رہا ہے۔ جو اغوا ہوا ہے' اس کے سلسلے میں کیا شرائط ہیں اور کتنے کروڑ روپے ہم اس کے دیں گے۔ یہ کور کمانڈر کی پوزیشن ہے' یہ IG کی پوزیشن ہے اور یہ پولیس آفیسر کی پوزیشن ہے۔ مجموعی طور پر ملک میں administration collapse ہو چکی ہے' ہمیں ماننا چاہیے۔ اگر ہم یہ نہیں مانیں گے کہ نہیں ہے' کچھ نہیں ہے تو جناب والا! پھر تو کچھ بھی ہو سکتا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ اس میں بڑی تفصیلی چیزیں ہیں لیکن اس کے اسباب کیا ہیں جو rule of law کو نہیں مانتے۔ جناب والا! اس میں اہم چیز انتہا پسندی ہے اور میں اپنے طور پر انتہا پسندی کی کیا definition کروں' یہ میری نہیں دنیا کی ہے کہ انتہا پسندی کے معنیٰ یہ ہیں' میں اس بات کا حوالہ دیتا ہوں کہ rule of law, representatives of the people حکومت چلائیں اور کسی اور پر اپنی طاقت یا اسلحہ کے زور پر اپنی رائے مسلط کرنا چاہے تو وہ انتہا پسندی ہے' extremism ہے اور اس ارادے کے ساتھ جو بھی تشدد کرے' وہ دہشت گردی ہے۔ یہاں ہمارے honourable Senators, Members of the Parliament اور دانشور کہتے ہیں کہ

دہشت گردی کیا ہے' define کرو۔ انتہا پسندی کیا ہے' define کرو۔ انتہا پسندی یہ ہے کہ کوئی شخص قانون کے خلاف اپنا ارادہ دوسرے پر اسلحے کے زور سے مسلط کرے تو وہ انتہا پسندی ہے اور وہ عمل دہشت گردی ہے۔ آپ اندازہ لگائیں کہ اس وقت ہمارے ملک میں انتہا پسندی اور دہشت گردی کس stage پر پہنچ چکی ہیں۔ میں اس کی تفصیلات میں نہیں جاوں گا۔ پورے ملک میں آپ خود اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ہمارے پشتون علاقوں بالخصوص جہاں سے یہ کہا جاتا ہے کہ یہاں انتہا پسند اور دہشت گرد ہیں' اس حوالے سے جناب والا! آپ دیکھیں کہ شمالی' جنوبی وزیرستان' ٹانک' کرم' باجوڑ اور سوات میں کیا پوزیشن ہے۔ صاف بات ہے کہ وہاں کے لوگ کہتے ہیں کہ اسلام کی وہ defination صحیح ہے جو وہ کرتے ہیں۔ وہ اسلام ہے جو وہ کہتے ہیں۔ وہ قانون ہے جو وہ کہتے ہیں۔ ہمارے ایک سفیر اغوا ہوئے ہیں' بے ادبی معاف' کیا یہ شرم کی بات نہیں ہے کہ سفیر کو اغوا کیا گیا ہے اور آج تک intelligence agencies اور دوسرے ادارے یہ بھی نہیں بتا سکے کہ وہ کہاں ہیں اور یہ میں آپ کو بتا دوں کہ ہمارے علاقے کے پشتون' بلوچ لوگ جو ہیں ان کے ایک عام آدمی کی یہ ڈیوٹی لگائیں' وہ آپ کو پانچ دن میں بتا دے گا۔ آپ نے وہ تصاویر دیکھی ہیں کہ لوگوں کی آنکھوں کو باندھ کر اور اپنی حکمرانی میں اس کو سر میں بندوق کی گولی سے مارا جا رہا ہے۔ آپ نے وہ بچہ دیکھا ہے جس نے خیبر' قمبر خیل میں explosion کیا' کس عمر کا بچہ تھا؟ آپ اس کی تصویر دیکھیں اور جناب والا! یہ جو بڑے مسائل پیدا ہوئے ہیں' سوات میں جو کچھ ہوا ہے۔ ابھی چارسدہ میں explosion, مردان میں explosion, پشاور میں explosion, ہوا ہے اور order ہے۔ ہم یہاں پر کہتے ہیں کہ خواتین کے حقوق فلاں کے حقوق اور فلاں کے ہیں۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہمارے پشتون بچوں کو school بھیجنا مشکل ہے اور باقاعدہ احکام ہیں' وہاں سے آ رہے ہیں' خط ہے' اس کو دھمکی دی جا رہی ہے' اگر ایسا نہیں ہے تو پھر اس کو گولی سے مارا جا رہا ہے۔ اب ایک عام head master, head teacher کو گولی کی دھمکی دی جائے اور واقعی اس کو مارا بھی جائے تو دوسرا head master بچوں کو کیسے تعلیم دے گا اور کون سے استاد ہوں گے جو وہاں پر بچوں کو تعلیم دیں گے' یہ position ہے۔ تمام ملک کے survey دیکھیں' آپ کے سامنے آج کے واقعات ہوئے ہیں۔ جناب والا! کراچی میں 12 مئی کا واقعہ ہوا یعنی آپ نے دیکھا کہ containers لا کر roads

پر کھڑے کیے گئے' ایک عام جلوس آرہا ہے' ایک Chief Justice آرہا ہے' ایک جلوس ہے اور پھر roads containers پر کھڑے کیے گئے اور لوگوں کو باقاعدہ قتل کیا گیا اور ملک کے President نے یہاں کہا کہ آپ نے عوام کی طاقت دیکھ لی۔ ٹھیک ہے' آپ کا کوئی opinion ہے' اپنا opinion دیں' لوگ آپ کی حمایت کریں گے' آپ election لڑیں' election کے ذریعے یہاں Parliament میں آئیں۔ آپ کی جو بھی ideology ہے' آپ اس کے مطابق Parliament میں قانون بنائیں' قانون سازی کریں' ٹھیک ہے' آپ کا حق ہے لیکن آپ کو کوئی کیسے یہ حق دے گا کہ آپ کے مخالف کا جلسہ ہے اور آپ اس جلسے کو ناکام کرتے ہیں' آپ اس جلسے میں لوگوں کو گولی سے مارتے ہیں جب آپ گولی سے ماریں گے تو ملک پر اس کے کیا اثرات پڑیں گے۔

جناب والا! محترمہ بےنظیر بھٹو کو 27 دسمبر کو شہید کیا گیا۔ قاتل کون ہے' اس کے کیا interests ہیں' اگر political interest ہے تو یہ ہے' وہ فرماتی تھیں کہ elections ہوں گے' elections لڑیں گے۔ ہم اس کے خلاف تھے کہ جنرل پرویز کے under یہ elections ٹھیک نہیں ہیں یعنی اس کے معنی یہ نہیں ہے کہ ہم جائیں اور اس کو گولی سے مار دیں۔ Parliament میں یا Parliament کے باہر' جہاں بھی ہو' اگر Parliament میں آپ کے نمائندے ہیں تو آپ اپنے نقطۂ نظر کو پیش کریں لیکن انہیں شہید کیا گیا۔ جناب والا! آج تک اس کا سراغ نہیں مل سکا۔ آپ یہ تمام لاہور تک لے جائیں اور ہر روز اب بھی explosions ہو رہے ہیں۔ جناب والا! ہم یہ عرض کرتے ہیں کہ اس میں ایک واضح چیز ہے کہ انتہا پسند اور دہشت گرد ہیں اور ان کی تربیت گاہیں ہیں' ان کو sponsor کیا جاتا ہے۔

دوسری طرف ایجنسیوں کے عناصر ہیں' جناب والا! ایجنسیوں کی دو باتیں ہیں یا وہ ناکام ہیں' نااہل ہیں اور دوسری بات یہ ہے کہ اگر وہ نااہل نہیں ہیں تو وہ یہ تمام کچھ sponsor کر رہے ہیں۔ درہ آدم خیل میں عام آدمی کو بس یا کوچ سے اتار کر road پر ذبح کرنا۔ جناب والا! ان کو کیسے control نہیں کیا جا سکتا اور پھر جب اس کے defence میں بات کرتے ہیں اور defence کا طریقہ یہ نکالا ہے کہ آپ پشاور سے توپ چلاؤ اور درہ آدم خیل کو hit کرو' کوہاٹ سے توپ چلاؤ۔ اب یہ ہے کہ ناروا قتل ہو رہے ہیں اور دوسرا یہ ہے کہ آپ defence میں کیا

کرتے ہیں۔ Defence میں یہ ہے کہ آپ عام لوگوں کو مارو۔ آپ وزیرستان میں ان لوگوں پر حملہ کر رہے ہیں لیکن آپ لدے کے عوام پر کیوں بمباری کر رہے ہیں۔ آپ اس کو target نہیں کر سکتے، جہاں سے یہ کام ہو رہا ہے، یہ کتنا فاصلہ ہے، یہ کتنے میل کا علاقہ ہے جس کو intelligence کے ادارے control نہیں کر سکتے۔ جناب والا! اس وقت ہمارے ملک کا اصل مسئلہ امن و امان کا ہے، rule of law کا مسئلہ ہے اور جناب والا! امن و امان کے مسئلے میں جو حقائق سامنے ہیں، جو انتہا پسندی ہے، ایجنسیاں اس کو sponsor کر رہی ہیں۔ اس کے نتیجے میں آپ خود جانتے ہیں کہ خیبر میں لڑائی ہے تو اس کے معنی کیا ہیں، اس کے معنی یہ ہیں کہ پشاور شہر میں لڑائی ہے اور ادارے کچھ نہیں کر سکتے، وہ کرنا نہیں چاہتے اور نتیجہ آپ کے سامنے ہے۔ اس وقت کوئی آدمی یہ نہیں کہہ سکتا کہ اس کا بچہ یا کوئی اور کاروبار کے لیے پشاور شہر میں نکلا ہے تو کیا وہ واقعی گھر safe پہنچے گا یا نہیں۔ Roads پر traffic بند ہے، ہماری وہ military کہاں ہے، ہمارے ادارے کہاں ہیں۔ جناب والا! Indus Highway پر بڑے بڑے trailers, containers لے جاتے ہیں، ان میں لاکھوں، کروڑوں روپے کا مال لے جاتے ہیں، کوئی کسی سے پوچھتا نہیں ہے اور چلے جاتے ہیں۔ I.G صاحب بھی اپنی جگہ پر ہیں اور دوسرے officers بھی ہیں اور agencies بھی ہیں، bureaucrats بھی ہیں، حکومت بھی ہے، یہ صورت حال ہے۔ جناب والا! اغوا برائے تاوان ہوتے ہیں، ساری دنیا کو معلوم ہے، ہر اغوا کار کا عام لوگوں کو معلوم ہے۔ ہم پشتو میں کہتے ہیں کہ قرآن شریف سامنے رکھو اور آدمی سے کہتے ہیں کہ اس پر ہاتھ رکھو، اگر میں Parliament کے ممبروں سے یہ کہوں کہ قرآن شریف پر ہاتھ رکھیں اور بولیں کہ کیا اغوا کاروں کا ان کو معلوم نہیں ہے، آپ ان کے نام نہیں جانتے، ان کے اڈے نہیں جانتے، ان کے supporters کو نہیں جانتے ہیں، بالکل جانتے ہیں، سب جانتے ہیں۔ بات کچھ نہیں ہے، اگر القاعدہ کی بات کریں تو کہتے ہیں کہ القاعدہ کوئی نہیں ہے، القاعدہ نہیں ہے، اگر القاعدہ نہیں ہے تو یہ عرب وہاں پھرتے ہیں اور ازبک وہاں پھرتے ہیں، وہ کون ہیں؟ تمام دنیا ان کو دیکھتی ہے اور جانتی ہے لیکن ہم لوگ Parliament میں کہتے ہیں اور دوسری جگہوں پر کہتے ہیں، ازبک نہیں ہیں، کچھ نہیں ہے۔ جناب والا! یہ position ہے، اب ان حالات میں ملک میں مجموعی طور پر administration کو تسلیم کرنا پڑے گا کہ وہ ناکام ہے اور انہیں چھوڑنا پڑے گا اور اگر

نہیں تو پھر اس کا انتظام کرنا ہو گا' rule of law کا انتظام کرنا ہو گا یعنی writ of the State کو مسلط کرنا ہو گا' ایسے نہیں ہے۔ جناب! اس بارے میں مختلف چیزیں ہیں' ہم امن کے لیے مذاکرات کرتے ہیں' ہم مذاکرات کے حامی ہیں لیکن جناب والا! مذاکرات کے معنی یہ ہیں کہ اس بات پر مذاکرات کہ مجھے اجازت دو کہ میں تربیت گاہ بناؤں' مجھے اجازت دو کہ میں لوگوں پر اسلحے سے اپنی سیاست اور اپنا فقہ مسلط کروں' اس بات پر مذاکرات ہیں یا یہ ہے کہ انتہا پسندی کی کوئی تربیت نہیں ہوئی' دہشت گردی کی کوئی sponsorship نہیں ہوئی۔ ان کو تحفظ نہیں دیا جائے' ان کو regroup ہونے کا موقع نہیں دیا جائے۔ جناب والا! ان چیزوں کے بارے میں بہرصورت میں آپ کا time نہیں لوں گا' مجموعی طور پر اس کی اتنی تفصیلات ہیں' اگر اس کو اچھی طرح سے دیکھا جائے تو ہم بالکل اپنے مستقبل کو دیکھ سکتے ہیں' اگر ہم نے یہ نہیں کیا تو ہمارا مستقبل کیا ہو گا اور اس کے حل سے ہمارا مستقبل کیا ہو گا۔ اس وقت ایک اہم مسئلہ ہے' موجودہ جو مخلوط حکومت ہے' اس کے علاوہ ہم لوگ جو Opposition میں ہیں' ہم سب کی duty ہے کہ جناب والا! اس کو واقعی جڑ سے نکال کر پھینکنا چاہیے انتہاپسندی' دہشتگردی' میں یہ الفاظ استعمال کررہا ہوں۔ جڑ سے پھینکنے کا مطلب یہ ہے کہ جہاں بھی ان کا اڈا ہے اسے ختم کیا جائے۔ اس مسئلے کو امن سے حل کرو' یہ ٹھیک ہے اس بات سے withdraw ہوجاؤ۔ اپنی پارٹی بناؤ اور آپ کا حق ہے کہ اپنے جلسے کرو اور اپنی بات کرو۔ تبلیغی جماعتیں ہیں' یہ ہمارے ملک میں ہیں' لاکھوں لوگ تبلیغ پر جاتے ہیں' ان کے اپنے مراکز ہیں' اس میں وہ اپنی فکر کے مطابق بات کرتے ہیں' ٹھیک کرتے ہیں۔ اگر وہ الیکشن لڑنا چاہتے ہیں تو وہ الیکشن لڑلیں' یہاں پارلیمنٹ میں آ کر بات کریں' پارلیمنٹ میں اس قانون کو تبدیل کریں۔ اسی طرح دوسری پارٹیاں ہیں۔ اس وقت ہمارے ملک کے آئین میں لوگوں کو مکمل حق حاصل ہے۔ اپنے نقطہ نظر کو بیان کرنا' تحریر و تقریر کرنا' اپوزیشن پارٹی بنانا اور الیکشن لڑنا یہ حق ہمارے آئین میں دے دیا گیا ہے۔ میں عرض کروں گا کہ اس پر ہمارے بزرگوں نے سالہا سال قربانیاں دی ہیں اور یہ جو کچھ achieve ہوا ہے یہ ہمارا حق ہے' پھر اس حق کے باوجود آپ جو peacefully کر سکتے ہیں کریں' لوگوں کو ذبح کر کے' ان کے سر کاٹ کر اور روڈ پر گزرتے ہوئے لوگوں کو یہ کہہ کر کہ آؤ یہاں تم نے فلاں کام کیا ہے۔ میرے اسلام آباد کے لوگ ناراض ہوں گے کہ مولانا عبدالعزیز کی کیا بات

تھی اور باتیں اپنی جگہ پر، اپنا مدرسہ ہے، بالکل آپ کھولیں، اس میں تعلیم دیں، بالکل ٹھیک ہے لیکن کیا یہ حق آپ کو دیا جا سکتا ہے کہ آپ لوگوں کو بلائیں اور ان کو اپنا حکم دیں کہ تم نے ایسے کرنا ہے، یعنی انہیں حکومتی کام کا حق نہیں۔

ہماری عرض یہ ہے کہ مجموعی طور پر اس کا خاتمہ ہونا چاہیے۔ ویسے اور بھی اس کے شاخسانے ہیں۔ جناب والا! اب تو یہ پوزیشن ہے کہ ہمارے کوئٹہ میں 6,7 سو سے زیادہ containers باقاعدہ roads سے لے جاتے ہیں اور کوئی پوچھنے والا نہیں ہے۔ زیادہ سے زیادہ I.G. صاحب کہتے ہیں کہ مذاکرات کریں۔ اسی طرح لوگوں کو مارنا، پیٹنا یہ چیزیں اب عام ہیں۔ اس لیے میں یہ عرض کروں گا کہ ہمارے ملک کی تمام پارٹیاں مل کر اس چیز کا خاتمہ کریں، مذاکرات کریں تو بس ٹھیک ہے آپ وہاں اپنا کام کریں، تربیت دیں اور لوگوں کو export کریں، لوگوں کو مروائیں، یہ مذاکرات ہیں، امن ہو گیا اور بھائی چارہ ہو گیا۔ ایسا بھائی چارہ ہم نہیں چاہتے۔ باقی اس کے پہلو ہیں، اس میں خارجی پہلو بھی ہے، وہ جب foreign affairs پر بحث ہو گی تو پھر ہم اس پر بات کریں گے۔ یہ اس وقت اندرون ملک امن و امان کا مسئلہ ہے۔ بڑی مہربانی جناب۔

جناب چیئرمین، شکریہ۔ جسٹس عبدالرزاق تھیم۔

سینیٹر جسٹس (ریٹائرڈ) عبدالرزاق تھیم، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! آپ کی بڑی مہربانی کے مجھے ٹائم دیا۔ آج کا جو موضوع ہے وہ ہے Law and Order ۔ Law and Order کی پوزیشن آج کی نہیں ہے، کسی کو blame دینا کہ 20/25 دن میں law and order کی پوزیشن خراب ہوئی ہے۔ Law and Order کے دو پہلو ہیں، ایک تو دہشتگرد ہیں جو کہ باہر سے آئے ہیں اور ان کو اس وقت لایا گیا تھا جب افغانستان اور روس کی جنگ تھی۔ پہلی گورنمنٹ بھی مشکل سے ان پر قابو پا سکی اور ابھی بھی روزانہ قتل ہوتے ہیں۔ پہلے تو سوات میں امن تھا اور اب سوات میں بھی امن نہیں رہا۔ ایک تو پہلو یہ ہے، یہ گورنمنٹ کا ہے، agencies کا ہے، وہ اس کو دیکھ لیں۔

جناب! دوسرا پہلو ہے country میں law and order کی situation ۔ پہلے تو ڈاکہ

ہوتا تھا' چوری ہوتی تھی اور لوگ پکڑے بھی جاتے تھے۔ اب ایک نیا سسٹم شروع ہو گیا ہے' وہ ہے اغواء برائے تاوان۔ آپ اخباروں میں پڑھیں' بھائی صاحب نے تو اپنے frontier کی بات کی' سندھ کی تو بات ہی نہیں کی۔ جیکب آباد سے لے کر کراچی تک اغواء کے اتنے واقعات ہوئے ہیں اور زیادہ تر لوگ پیسے دے کر واپس ہوتے ہیں اور پھر کہا جاتا ہے کہ encounter ہے۔ میں رحمان صاحب سے عرض کروں گا کہ آپ مہربانی کر کے facts and figures یہاں ہاؤس میں رکھیں۔ میں اس کا ان کو نہیں کہتا ہے جو ابھی آج ہوا ہے' میں کہتا ہوں کہ last year میں کتنے اغواء سندھ میں ہوئے' کتنے ملزمان پکڑے گئے' کتنے چالان ہوئے اور کتنوں کو سزا ہوئی؟ کچھ بھی نہیں ہے' کوئی سزا نہیں ہے' کوئی نہیں پکڑا جاتا' ہر کوئی پیسے دے کر واپس آ جاتا ہے۔ میرا اور آپ کا تعلق جیکب آباد district سے ہے۔ میں یہ ساری باتیں پہلے عرض کر چکا ہوں کہ specially سندھ میں یہ ایک ضلع کا مسئلہ نہیں ہے' یہ ایک country کا مسئلہ ہے۔ انہی دو چار روز میں جبکہ میں ادھر تھا تو میں نے خود دیکھا کہ پانچ آدمی بیچارے کوئٹہ سے آ رہے تھے' ان کو اغوا کیا گیا' ملزم پکڑے گئے مگر ابھی پتا نہیں کہ وہ کون ہیں' ان کے چالان بھی ہوں گے یا نہیں ہوں گے۔

جناب والا! میں حزب اقتدار کو عرض کروں گا کہ مہربانی کر کے victimize کرنا چھوڑ دیں' یہ باتیں جو کہ country کی ہیں' ان کو سنبھالیں ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ کل میں نے کہا کہ ASP صاحب کو کوئی بات کہوں کیونکہ میرے علاقے کے ناظم سید عزیز اللہ شاہ کو لوٹا گیا' اس کے پیچھے بڑے آدمیوں نے contact کیا کہ حملہ ہو گا اور لڑائی ہو گی۔ اس کی رائفل تھی' اور سامان تھا' وہ واپس کیا گیا' ملزمان کے نام بھی ظاہر ہوئے' مہربانی کر کے اسے note کریں شاید کہ کوئی note لے رہا ہے یا نہیں لے رہا۔

جناب چیئرمین، ملک رحمان صاحب خود بیٹھے ہیں۔

سینیٹر جسٹس (ریٹائرڈ) عبدالرزاق تھہیم ، جناب ! criticize کرنے سے فائدہ نہیں ہوتا۔ نشستند گفتند برخاستند اسی پر عمل ہونا چاہیے' وہ آپ کے بھی مفاد میں ہے اور ہمارے بھی مفاد میں ہے۔ وہ کون آدمی تھے جو کہ ایک ناظم کو' اور ناظم کو بھی کیوں پکڑا گیا؟

کیونکہ وہاں ناظمہ کے خلاف no confidence motion ہو رہی ہے۔ وہ ایک ناظم ہے' ایک ووٹر ہے' اسی کو target بنایا گیا۔ میں یہ نہیں کہتا کہ انہوں نے کیا ہے مگر اسی کو target بنایا گیا اور ملزمان بھی پکڑے گئے۔ ابھی جو رحمان صاحب کے ورثے میں law and order کی situation آ گئی ہے وہ اغوا کی ہے۔ چوری' ڈاکہ وغیرہ چلا گیا' قتل تو دشمنی کی وجہ سے ہوتے ہیں۔ میری عرض یہ ہے کہ خدارا! جو ملزم پکڑا جائے وہ نہ کسی کا عزیز ہوتا ہے اور نہ بھائی ہوتا ہے' وہ criminal ہوتا ہے۔ ہماری بھی زندگی گزری ہے۔پہلے بھی جرگے ہوتے تھے' ملزم بھی پکڑے جاتے تھے۔ ابھی جو الیکشن لڑتے ہیں' میں سب کی بات نہیں کر رہا' وہ فقط officers کے تبادلے کے لیے لڑتے ہیں۔ میں کس چیز کو quote کروں کیوں کہ آپ کو پتا ہے' آپ جیکب آباد کے رہنے والے ہیں' آپ جیکب آباد کو بچائیں۔ ہندوؤں کے کتنے بچے اغوا ہوئے ہیں اس کے facts and figures لائیں۔ وہ کہاں سے ملے ان کا بتائیں۔ کتنے پیسے دیے گئے ان کے متعلق ہاؤس میں بتائیں۔ میں criticise نہیں کرتا کیوں کہ criticism کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ہمارے district سے کم از کم کتنے اغوا ہوئے ہیں۔ چاہے وہ بچے minority سے تعلق رکھتے ہیں یا majority سے وہ گھر سے نکل نہیں سکتے۔

میں open house میں کہتا ہوں' یہ press والے نہیں لکھتے کیوں کہ میں پیچھے بیٹھا ہوں' کہ جب ہم SP کا کہتے ہیں تو بتایا جاتا ہے کہ SP فلاں کا آدمی ہے۔ آج کل یہ ہو گیا ہے کہ ہر ایک اپنی مرضی کے administrative officers رکھواتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ officer میری مرضی کا ہو اور میرا کہنا مانے اور innocents کو پکڑو' ملزموں کو مت پکڑو۔ آپ نے مجھے بتایا کہ DPO شکار پور نے بتایا ہے کہ وہاں کوئی امن و امان کا مسئلہ نہیں ہے تو اس طرح کی غلط بیانی سے کام لیا جاتا ہے۔ وہ Senators پر believe نہیں کرتے اور بات کرنے کے لیے تیار نہیں ہیں۔ جناب! تین دن کے بعد DIG contact کرتا ہے لیکن آپ سے contact نہیں کرتا۔ میں رحمان صاحب سے عرض کروں گا کہ خدارا! ان کو کہیں کہ وہ available ہوں۔ ہم اگر کسی کی غلط سفارش کریں' وہ نہ مانیں' ہمیں پکڑیں' یہاں ہاؤس میں آکر بتائیں کہ آپ نے یہ غلط کام کیا ہے مگر اپنے ہوں' چاہے پرائے ہوں' public representatives ہوں' اگر وہ غلط کام کرتے ہیں تو ان کو پکڑیں۔ میں آپ کو اس کے بارے کئی مثالیں دے سکتا ہوں' جن کا

آپ تصور بھی نہیں کر سکتے۔ آپ کے پاس اپنی agencies ہیں' آپ پوچھیں کیا ہو رہا ہے۔ مجھ پر آپ believe نہ کریں اور ناظم جیکب آباد کی statement record کریں اور معلوم کر کے real culprits کو سزا دی جائے اور بے چارے innocents کو relief دیا جائے۔ آج کل سب سے بڑی پریشانی بچوں کے اغوا کی ہے۔ چھوٹے اغوا شدہ بچوں کے والدین رو رہے ہیں۔ اگر آپ چاہیں تو میں ان کی list بھی آپ کو provide کر دوں گا۔ جناب! law and order کی position پہلے سے ہی خراب ہے تو اس لیے میں نہیں کہہ سکتا کہ ان بیس دن کے اندر حالات خراب ہوئے ہیں۔ میں ان پر کوئی الزام نہیں لگاتا۔ اب آپ کو حکومت ملی ہے آپ اس کے لیے کوئی complaint centre کھولیں جیسے کہ Rescue-15 ہے اس قسم کے centres کھولیں جس کے ذریعے ہم رحمان صاحب سے بھی contact کر سکیں۔

جناب! جیسے میں نے پہلے عرض کیا کہ DPO شکار پور بدنام زمانہ' آپ نے بھی کہا' خالد صاحب نے بھی کہا کہ کل دوسرا سینیٹر victim ہو گیا۔ مجھے خالد صاحب کہہ رہے تھے کہ وہ ٹیلیفون بھی attend نہیں کر رہا۔ ان حالات میں ہم کہاں جائیں۔ ہم امید رکھ کر بیٹھے ہیں کہ law ہمیں proper security of life and property دے گا۔ لوگوں نے ووٹ اس لیے نہیں دیے کہ آپ وہاں جا کر غنڈے پالیں۔ ووٹ اس لیے دیے گئے ہیں کہ یہاں آ کر آپ ان کی پریشانیاں بتائیں۔

جناب والا! باتیں تو بہت ہیں' دل پر بوجھ ہے۔ جب ایک پولیس والا بھی بات کرنے کو تیار نہیں ہے تو پھر آپ کیا expect کرتے ہیں' رحمان صاحب آپ تو FIA میں بھی رہے ہیں' آپ مہربانی کر کے ہمیں کوئی راستہ بتائیں۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی رحمان صاحب۔

Mr. Rehman Malik (Adiviser on Interior): Sir, thank you for granting me a few minutes.

جو میرے فاضل دوست نے ابھی فرمایا ہے' بڑی grave situation ہے۔ جیسے آپ نے خود ہی فرمایا کہ مجھے یہ جہیز میں ملا ہے' میں نے پہلے بھی آپ کو یقین دلایا تھا اور آج بھی یقین دلا رہا

ہوں کہ گورنمنٹ اس situation سے پوری طرح آگاہ ہے۔ یہاں میں دو چیزیں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ سندھ میں کچے کے علاقے میں بہت جرائم تھے and I am happy to report you کہ پرسوں ہم نے raid کیا ہے اور 40 to 50 abductees پکڑے گئے ہیں' 25 گاڑیاں recover ہوئی ہیں۔ ہم اس پورے علاقے کو scan کر رہے ہیں۔ مجھے پتا ہے کہ یہ مسئلہ بہت گھمبیر ہے۔ Abductions صرف سندھ میں نہیں پورے ملک میں ہو رہی ہیں اور وہ ransom کی وجہ سے ہو رہی ہیں کیوں کہ یہ ایک بڑا lucrative business بن چکا ہے۔ وہ criminal جو کوئی اور کام کرتے تھے' اب وہ لوگوں کو target کرتے ہیں' وہ امیر لوگ جن کے یہ حالات ٹھیک دیکھتے ہیں' ان کا بچہ اچھے سکول میں پڑھتے دیکھتے ہیں تو اسے اغوا کر کے لے جاتے ہیں' یہ ساری چیزیں ہمارے notice میں ہیں اور اس پر پورا action لیا جا رہا ہے۔ آپ نے ایک بہت بڑی اہم چیز کی طرف توجہ دلائی ہے کہ پولیس جو public representatives ہیں ان کو توجہ نہیں دیتی' ان کی calls back نہیں کرتی۔

I assure you, I will issue a directive to all the provincial governments and I will ensure it that if a call comes from a representative of the House; MNAs, MPAs, Senators that shall be attended. Second thing that you have complained that there is no system within the police service whereby you can complain against the police officers. I am happy to report you sir, that two weeks back, I held a meeting and this all has been taken care of. One Inspector General of Police has been deputed in Islamabad who will be overseeing the work of all the IGs and any complaint against any police officer shall be registered and then for that sake I have deputed NADRA and we have already activated a free toll number where any citizen of Pakistan can dial and complain against any police officer. We are calling it "E" crime information. Meaning thereby

کہ کوئی بھی پاکستانی citizen یا کوئی representative phone کر سکتے ہیں اور اپنی اطلاع

دے سکتے ہیں۔ یہاں تک کہ اگر کوئی SMS کے ذریعے بھی اطلاع بھیجنا چاہتے ہیں تو وہ بھیج سکتے ہیں۔ وہ video message دے سکتے ہیں۔ عام telephone also becomes the source of information اس کے لیے بھی ہم نے website create کی ہے with a huge capacity جس میں پوری کی پوری information آ سکے گی اور میرے خیال میں آپ کو next two or three weeks میں یہ چیز activate ہوتی نظر آئے گی اور آپ کی یہ complaints کہ شکایات سنی نہیں جاتیں اس کا ازالہ ہو جائے گا۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین، جی کامران مرتضیٰ۔

سینیٹر کامران مرتضیٰ، جناب! ایک مہینے سے زیادہ عرصہ ہو گیا ہے، تین بچے اغوا ہوئے ہیں، ان میں سے شاید ایک ہندو بچہ ہے اور دو مسلمان بچے ہیں۔ ان کا ابھی تک کوئی اتا پتا نہیں۔ رحمان ملک صاحب! باقی معاملات کے علاوہ ان پر بھی آپ توجہ دیں۔

جناب ملک رحمان، جناب! یہ بچے پوری قوم کے ہیں، بچے ہمارے ہیں اور انشاء اللہ I assure you کہ قانون حرکت میں آئے گا اور میں بہت جلد اس پر جواب دوں گا اور کوئی specific information اگر میرے عزیز دوستوں کے پاس آتی ہے kindly convey me in writing so that I can take an action on it and I assure you and the House that action shall be taken as long as it comes to my notice. Thank you very much.

جناب چیئرمین، مولانا عبدالغفور حیدری صاحب۔

سینیٹر مولانا عبدالغفور حیدری، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ جناب چیئرمین! امن و امان کسی بھی ریاست کے لیے انتہائی اہمیت کا حامل ہوتا ہے، اگر ریاست میں امن نہ ہو تو وہ ریاست کبھی بھی ترقی کی شاہراہ پر گامزن نہیں ہوسکتی۔ جناب چیئرمین! آٹھ دس سال سے ہمارے ملک کی جو صورت حال بنی ہوئی ہے کوئی بھی شریف شہری محفوظ نہیں ہے۔ شریف شہری کی میں اس لیے بات کر رہا ہوں کہ جو طاقتور لوگ ہیں، جو criminal لوگ ہیں ان کے پاس وافر مقدار میں اسلحہ موجود ہے۔ ان کو کوئی خطرہ نہیں ہے، ان کے لیے کوئی مشکلات نہیں

ہیں۔ اگر مشکلات ہیں تو پرامن لوگوں کے لیے ہیں۔ لیکن ہمیں سوچنا پڑے گا کہ یہ حالات کیوں کر بنے ہیں، کیا یہ کسی عمل کا ردعمل تو نہیں ہے۔ کیا ان حالات میں' ان واقعات میں ہماری غلط پالیسیاں تو شامل نہیں ہیں۔ ہمیں اس بات کا گہرائی سے جائزہ لینا ہوگا عام طور پر ہوتا یہ ہے کہ جب بھی کوئی ایسا واقعہ ہوتا ہے ' کوئی خودکش حملہ ہوتا ہے ' کسی جرگے یا جلسے پر فائرنگ ہوتی ہے تو ہم یہ کہہ کر اصل حقائق سے صرف نظر کرتے ہیں کہ یہ انتہا پسند ہیں' یہ terrorist ہیں' یہ القاعدہ کے لوگ ہیں' یہ مذہبی لوگ ہیں۔ بس اس طرح اپنے آپ کو بے وقوف بناتے ہیں اور پوری قوم کو بھی بے وقوف بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ کبھی ہم نے اس بات کا تجزیہ نہیں کیا' سوچا نہیں کہ کیا یہ ہمارا اپنا کیا دھرا تو نہیں ہے؟ ہمارے غلط فیصلوں کا' ہماری غلط پالیسیوں کا نتیجہ تو نہیں ہے۔

جناب چیئرمین! میرے بھائی اور انتہائی محترم دوست جناب عبدالرحیم مندوخیل صاحب فرما رہے تھے اور وہ قبائلی علاقوں کا بھی تذکرہ کر رہے تھے سوات کا بھی تذکرہ فرما رہے تھے ان کی بات اپنی جگہ پر بجا ہے لیکن میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ یہی قبائلی لوگ تھے ' یہی فاٹا اور وزیرستان اور وانا کے لوگ تھے انہوں نے کبھی بھی اسلحہ نہیں اٹھایا' پاکستان فوج کے سامنے کبھی نہیں آئے بلکہ پاکستان کو ہمیشہ ان قبائلی بہادروں کی جرات پر فخر رہا ہے اور پاکستان ہمیشہ یہ کہتا رہا ہے کہ یہ قبائلی ہمارے بارڈر پر سدسکندری بنے ہوئے ہیں اور بارڈر کے محافظ ہیں۔ جناب! آپ کے علم میں بھی یہ بات ہے کہ ایک بڑی سپر طاقت سوویت یونین نے جب افغانستان پر چڑھائی کی اور افغانستان کے لوگوں کا قتل عام کیا یہی قبائلی تھے جنہوں نے بارڈر پر ان کا راستہ روکا۔ سوویت یونین گرم ساحل پر جانا چاہتا تھا اور اس پر قبضہ کرنا چاہتا تھا یہی قبائلی لوگ تھے جنہوں نے سوویت یونین کا راستہ روکا اور یہی قبائلی لوگ تھے جنہوں نے پاکستان کو محفوظ بنایا۔ آج کیا وجہ ہے کہ جن پر ہم فخر کرتے تھے ' جن کو ہم پاکستان کا محافظ سمجھتے تھے ' جن کو ہم بہادر کہتے تھے آج انہیں کیا مشکل پیش آئی کہ وہ ہمارے فوجیوں کے سامنے آ کھڑے ہوئے۔ ہم نے کبھی اس کا تجزیہ نہیں کیا' ہم نے کبھی بیٹھ کر ان حالات پر غور نہیں کیا کہ کیا غیر کے مفادات ایک بیرونی آقا کے مفادات کی خاطر ہم اپنی قوم کو قربان نہیں کر رہے ہیں؟ اپنی قوم کا خون نہیں بہا رہے۔

جناب چیئرمین! بلوچستان کا بھی تذکرہ ہوا۔ بلوچستان کا مسئلہ وانا اور وزیرستان سے مختلف ہے۔ وزیرستان میں قبائلی علاقوں میں جو کچھ ہو رہا ہے وہ بیرونی دباؤ کی وجہ سے ہو رہا ہے اور ہم استعمال ہو رہے ہیں۔ ہم اپنی قوم کو تہہ تیغ کر رہے ہیں لیکن جہاں تک بلوچستان کا مسئلہ ہے ہم نے ہمیشہ کہا ہے کہ بلوچستان کا مسئلہ سیاسی ہے، بلوچستان کا مسئلہ آئینی ہے لیکن وفاق اور حکمران ہمیشہ حقائق سے نظرچراتے رہے، پہلو تہی کرتے رہے نوبت "باایں جا رسید" کہ بلوچستان کی ایک مقتدر شخصیت نواب اکبر خان بگٹی بھی ظلم و جبر کا نشانہ بنے، قتل کر دیے گئے۔ جناب چیئرمین! اب آپ مجھے بتائیں کہ جب ایک قوم کے اتنے بڑے لیڈر کو قتل کیا جائے، وہ بھی بے دردی کے ساتھ، اس کی لاش اور قبر کا مذاق اڑایا جائے وہاں کے لوگوں پر کیا گزرتی ہو گی۔ ان کا کیا ردعمل ہوسکتا ہے۔

جناب چیئرمین! سندھ کی صورت حال ہم سب کے سامنے ہے۔ پورے پاکستان کی صورت حال ہم سب کے سامنے ہے اس لیے ضرورت اس بات کی ہے۔

جناب چیئرمین، وقت کا خیال رکھیے۔ دو منٹ آپ کے اور ہیں۔ چونکہ پھر باقی ساتھی رہ جائیں گے۔ Agree ہوا تھا طے شدہ وقت ہے سب کے لیے ہے۔

سینیٹر مولانا عبدالغفور حیدری، جیسے آپ کا حکم ہو گا۔ میں قومی اسمبلی میں بھی رہا ہوں جب بھی حکم ہوا ہے، میں نے تعمیل کی ہے۔

جناب چیئرمین، نہیں جی میری تو عرض ہے۔

سینیٹر مولانا عبدالغفور حیدری، آپ مہربان ہیں میں آپ کو بالکل distrub نہیں کرنا چاہوں گا۔ جناب چیئرمین! میں عرض کر رہا تھا یہ جو آٹھ سالہ آمریت کا دور گزرا ہے اس کا ہم جائزہ لیں، ان پالیسیوں کا ہم جائزہ لیں یہ حکومت ابھی ڈیڑھ ماہ پہلے تشکیل پائی ہے یہ مخلوط حکومت ہے۔ اب ظاہر ہے ڈیڑھ یا ایک مہینے میں یہ آٹھ سالہ جو گند ہے، جو غلط پالیسیوں کے نتائج ہیں جو پوری قوم بھگت رہی ہے۔ Economy کی آپ حالت دیکھیں، بلوچستان کی صورت حال آپ دیکھیں، بائیس ارب روپے overdraft لے چکا ہے یہ سارے مسائل ہیں، یہ مسائل پیدا کیے گئے ہیں۔ ان مسائل سے ہمیں صرف نظر نہیں کرنا چاہیے۔ آج جو میرے بھائی اس وقت

اپوزیشن میں بیٹھے ہیں، کل وہ حکومت میں تھے۔ یہ ساری چیزیں تھیں، بجز کے مسائل، یہ سب ہمارے سامنے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں جب تک ریاست میں امن قائم نہیں ہوگا، اس وقت تک ہماری معیشت بہتر نہیں ہوگی اور جب کسی ملک کی معیشت مسلسل زوال پذیر ہوگی تو وہ مملکت دیوالیہ ہو جاتی ہے۔ پھر یہ اپنا توازن برقرار نہیں رکھ سکتی۔

ہماری coalition government کی ترجیحات میں یہ بات شامل ہے کہ سابقہ پالیسیوں کا بغور جائزہ لیا جائے۔ جن پالیسیوں سے ملک کو نقصان پہنچا ہے یا پہنچ رہا ہے، ان پالیسیوں کو ختم کیا جائے۔ میں تو اس coalition government میں شریک ہوتے ہوئے حکومت کو تجویز دوں گا کہ یہ جو نام نہاد دہشت گردی کی عالمی جنگ لڑی جارہی ہے، یہ جنگ دہشت گردوں کے خلاف نہیں ہے، یہ مسلمانوں کے خلاف ہے۔ مسلمان ہی کو دہشت گرد کہا جارہا ہے، جناب چیئرمین۔

میں تجویز دوں گا کہ ہماری حکومت اس دہشت گردی کی جنگ سے الگ ہوجائے اور اپنی صفوں کو درست کرے اور امن و امان پر توجہ دے۔ ہماری ترجیحات میں یہ شامل ہے، کمیٹیاں بن گئی ہیں، بلوچستان کے مسائل کا جائزہ لینے کے لیے اور Frontier میں یا قبائلی علاقوں میں بھی جو امن و امان کا مسئلہ ہے اس حوالے سے بھی۔ صوبہ سرحد کی حکومت، وفاق اور ہم سب مل کر یہ کوشش کریں گے کہ ملک کے اندر امن قائم ہو اور امن ہم سب کی ترجیح ہے اور یہ ضروری ہے کہ امن ہو۔ چاہے کوئی بھی ہو، حکومت کے لوگ ہوں یا اپوزیشن کے لوگ ہوں۔ ان کا یہ استحقاق ہے کہ ان کو تحفظ فراہم کیا جائے، ملک کے اندر امن قائم کیا جائے اور اپنی گزشتہ پالیسیوں پر نظر ثانی ہونی چاہیے۔ ہم سب مل کر اپنے ملک کو بچائیں، اپنے ملک کو امن کا گہوارہ بنائیں۔ جناب چیئرمین! میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ بہت مہربانی۔

Mr. Chairman: Almost time for the *Zohar Azaan*. Would you want to continue or break for the prayers and then reconvene.

(The voices of 'adjourn it' heard from the House)

اچھا تو پھر adjourn کرتے ہیں۔

We adjourn now and reconvene *Insha-Allah* after 25 minutes, at ten past one.

سبحان ربک رب العزت عما یصفون۔ وسلم علی المرسلین۔ والحمد للہ رب العلمین۔

(The House was then adjourned for Zohar prayers to reconvene at ten past one)

(ایوان کی کارروائی ایک بج کر پچیس منٹ پر جناب لیاقت علی بنگزئی صاحب کی صدارت میں دوبارہ شروع ہوئی)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، ڈاکٹر عبدالمالک صاحب۔

سینیٹر ڈاکٹر عبدالمالک، جناب چیئرمین! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے فلور دیا۔ Law and order کے حوالے سے میں اتنا عرض کروں گا کہ یہاں پر قانون' یہاں پر orders, اور ان کی implementation صرف غریب اور غربا کے لیے ہے اور یہاں کی جو elite class ہے جیسا کہ پاکستان کے بارے میں کہتے ہیں کہ show me the man and I will show you the law. لہذا یہاں پر law غریب کے لیے ہے۔ بدقسمتی سے بلوچستان میں جو law and order کی situation ہے میں یہ سمجھتا ہوں کہ بلوچستان lease out کیا گیا ہے۔ جو pro-establishment سردار ہیں' نواب ہیں' drug mafia ہے اور وہاں پر جو land mafia ہے ان کی مرضی ہے کہ وہ لوگوں کو ماریں' پیٹیں' اغوا کریں کوئی ان سے پوچھتا نہیں ہے۔ اگر غریب آدمی سے معمولی سی غلطی ہو جائے تو وہاں پر law حرکت میں آجاتا ہے اور یہ ہماری بدقسمتی ہے کہ اس وقت بلوچستان کی اتنی بڑی کابینہ بنی ہوئی ہے کہ وہاں سیکرٹریٹ میں رحمٰن ملک صاحب کے ساتھ اتنے کلاشنکوف بردار اور اتنے راکٹ بردار نظر آئیں گے کہ آپ وزیرستان بھول جائیں گے۔ وہاں elite کی اور VIP کی جو نشانی ہے وہ یہ ہے کہ جس کے پاس راکٹ بردار ہوں تو وہ تب elite بن سکتا ہے۔ اب مجھ جیسے عام آدمی کی بلوچستان میں کوئی آواز نہیں سنتا۔

اگر میں کہوں کہ وہاں پر جو DPO ہے، وہاں ججز ہیں اور وہاں executives ہیں ان تمام کے تمام کی postings سرکار کے کہنے پر ہوتی ہیں۔ ان کی مرضی ہے۔ کچھ علاقے ایسے ہیں جہاں پر writ of the government ہے۔ میں نہیں سمجھتا کہ نصیرآباد میں، بولان میں، جھل مگسی میں writ of the government ہے۔ وہاں جو مقامی نواب اور سردار ہیں ان کی مرضی ہے۔ ہر سردار کے خلاف دو دو سو، تین تین سو FIRs درج ہیں۔ ہے کوئی بندہ جو اس کو کہے کہ آپ کے خلاف دو سو FIRs murder case کی درج ہیں؛ establishment کا جو پرانا ایک تصور ہے جو سنڈے من صاحب نے دیا ہوا تھا اس کی کاپیاں ابھی تک ہماری establishment کے پاس پڑی ہوئی ہیں کہ سرکار کو خوش کرو باقی سردار جانے سردار کا کام جانے۔ وہ عوام کو جس طریقے سے پٹوانا چاہتا ہے یا جس طریقے سے نقصان دینا چاہتا ہے وہ دے دے۔

میں رحمٰن ملک صاحب سے گزارش کرتا ہوں کہ خدارا! بلوچستان میں drug mafia کو جو اختیارات دیے گئے ہیں، ہم نے بڑی مشکلوں سے کچھ علاقوں میں سرداری اور نوابی کو ختم کیا اور وہاں ایک middle class emerge ہو رہی تھی اور اس middle class میں drug mafia کو لا کر بٹھا دیا۔ اس middle class میں land mafia کو لا کر بٹھا دیا اور وہاں پر غریب لوگوں کو اتنا پٹوا رہے ہیں کیونکہ وہ سرکار کے ساتھ ہیں، establishment کے ساتھ ہیں، ان کی مرضی ہے۔ لہٰذا میری گزارش یہ ہے کہ ٹائن بی نے کہا تھا کہ "power is the test of the man." This is a third test of Peoples Party. اگر پاکستان پیپلز پارٹی اس ٹیسٹ میں ناکام ہوئی تو یہ نہ صرف اس کی بدقسمتی ہوگی بلکہ یہاں کی جمہوری قوتوں کی بدقسمتی ہوگی۔ میں گزارش کرتا ہوں کہ خدارا! آپ law and order کو اس وقت maintain رکھ سکتے ہیں جب آپ rule of law کو introduce کریں گے۔ Rule of law کے لیے ضروری ہے کہ آپ اپنے آپ کا ازسرنو جائزہ لیں کہ یہاں کی judiciary کی کیا position ہے، یہاں کے تھانوں کی کیا پوزیشن ہے، تب آپ جا کر اس ملک کے غریب عوام کو سہارا دے سکتے ہیں otherwise آپ پھر وہی elite class کے نمائندے بن کر آپ اپنے آپ کو----- میں تھوڑا سا رحمٰن ملک صاحب کی خدمت میں عرض کروں کہ 2006 میں بلوچستان میں سات ہزار کیسز رپورٹ ہوئے 2007 میں نو ہزار کیسز رپورٹ ہوئے ہیں۔ اس وقت جو مجھے ڈیٹا ملا ہے جنوری سے مارچ تک وہاں پر سب

kidnapping کے کیس ہیں۔ کوئٹہ شہر کے اندر لوگوں کو اٹھا کر لے جایا جاتا ہے۔ وہ کون لوگ ہیں؟ یہ وہی لوگ ہیں جو بااختیار ہیں۔ جو اسٹیبلشمنٹ کے نمائندے ہیں۔ وہ لوگوں کو اغوا کر لیتے ہیں، لے جاتے ہیں اور ان سے پیسے لے کر ان کو واپس لے آتے ہیں۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ kindly آپ ان کا نوٹس لیں۔ آپ ان اداروں کے نوٹس بھی لے لیں جو law enforcement agencies کے حوالے سے جانے جاتے ہیں۔ پنجگور میں گزشتہ دنوں ایک ہمارا ٹھیکیدار منظور بلوچ تھا اور ایک مسقط کا میجر، میجر کبیر وہ جا رہے تھے اس کو اینٹی نارکوٹکس فورس نے سڑک پر، بازار کے اندر مار دیا۔ وہ بدمعاش نہیں تھے بلکہ انتہائی شریف انسان تھے۔ میں گزارش کروں گا کہ کم از کم آپ اس چیز کو تو investigate کریں کہ جو ذمہ دار ہیں ان ذمہ داروں سے پوچھیں کہ آپ نے کیوں ان دونوں کو مفت میں مار دیا۔

جناب والا! اسی طرح کل لوٹی میں، ڈیرہ بگٹی کے علاقے میں جو فورسز ہیں ان لوگوں نے raid کیا ہے اور پورے علاقے کو جلا دیا ہے۔ ان لوگوں نے جو گندم کی کٹائی کی تھی اس کو بھی جلا دیا ہے۔ میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ لوٹی میں، مروشنبہ زئی میں جو کچھ ہوا تھا اس کو kindly investigate کریں۔ جناب والا! بہت سی ایسی چیزیں ہیں جو کہنے کی نہیں ہوتی ہیں لیکن کچھ چیزیں جب بار بار آجاتی ہیں تو میں کہوں گا کہ مولانا حیدری صاحب انتہائی قابل احترام ہیں۔ میں ان کے ساتھ حکومت میں رہا ہوں لیکن وہ کہہ رہا ہے کہ آٹھ سال آمریت کا دور تھا۔ نواب بگٹی کو قتل کیا گیا تھا۔ اس آمریت میں آپ کہاں پر تھے۔ آپ اس کابینہ کے ممبر تھے جس نے فوج کو دعوت دی کہ آپ بلوچستان میں آجائیں۔ حافظہ اتنا کم نہیں ہونا چاہیے میں اتنا عرض کروں کہ آج قاسمی صاحب نے ایک بڑا اچھا آرٹیکل لکھا تھا کہ "تھانہ صدر کے رہائشی" جو تھانہ صدر کے رہائشی ہیں خدارا! وہ اس سے انکار نہ کریں۔ اگر اس دوران کسی سے کوئی غلطی سرزد ہوئی ہے، اگر میں کہوں کہ جے یو آئی کی بلوچستان میں مسلم لیگ (ق) سے بھی زیادہ اتھارٹی چلتی تھی۔ اگر آج وہ کہیں کہ جی نواب بگٹی کو قتل کیا گیا یہ ظلم ہے۔ میں گزارش کرتا ہوں کہ اس وقت آپ نے اس ظلم کے خلاف کیوں آواز بلند نہیں کی۔ آپ نے کیوں ان وزارتوں کو نہیں چھوڑا۔ جو آپ سمجھ رہے تھے کہ نواب بگٹی جیسے بزرگ، بلوچ بارلیش کو پہاڑوں کے اندر ڈھونڈ ڈھونڈ کر قتل کر دیا گیا۔ ہم یہاں پر چیخ رہے تھے کہ خدارا! ہم پر رحم کرو۔ وہ ایک بزرگ ہے جو

پہاڑوں میں چھپا ہوا ہے۔ آپ نے ادھر جا کر اس کو ڈھونڈ لیا۔ یہاں سارے ڈاکو ' بدمعاش سڑکوں پر پھر رہے ہیں اسے کوئی نہیں پوچھتا۔ اس وقت ہم یہی آپ سے توقع کر رہے تھے کہ آپ ہماری مدد کریں گے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہ تمام حقائق ہیں۔ حقائق کو مان کر آپ آگے بڑھیں گے۔ اگر آپ نے حقائق سے روپوشی کی' کم ازکم آپ اپنے آپ کو تو مطمئن کر سکتے ہیں لیکن تاریخ کے سامنے آپ جواب دہ ہوں گے۔

رحمٰن ملک صاحب بیٹھے ہوئے ہیں میں ایک اور گزارش کرتا ہوں کہ خدارا! بلوچستان کے مسئلے کو لاء اینڈ آرڈر کے context میں نہ دیکھیں کیونکہ وہاں پر لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ نہیں ہے۔ وہی نواب اکبر بگٹی شہید جب تک زندہ تھا وہ اسی سوئی گیس کا رکھوالا تھا۔ کسی کو یہ جرأت نہیں ہوئی تھی کہ وہ سوئی گیس پر حملہ کرے لیکن جب حقوق کی بات آئی' جب وجود کی بات آئی تو یہ تب چیزیں بکھرنی شروع ہوئی ہیں۔ میری گزارش ہے کہ اس مسئلے کو آپ کے توسط سے' کیونکہ آپ اس حکومت میں بڑی اہم جگہ پر ہیں' میری گزارش ہے کہ اس کو لاء اینڈ آرڈر کے context میں نہ دیکھیں۔ میری یہ بھی گزارش ہے کہ یہ مسئلہ اتنا آسان بھی نہیں ہے کہ ایک دو میٹنگوں سے حل ہو جائے یہ ایک syndrome ہے۔ اس syndrome کو بڑے----' اگر آپ کہتے ہیں کہ میں آل پارٹیز بلا رہا ہوں' بے شک لیکن میں کہتا ہوں کہ آل پارٹیز بلانے سے پہلے خدارا overall ایک چیز کا جائزہ لے لیں۔ اگر آپ کی آل پارٹیز خدانخواستہ ' خدانخواستہ ناکام ہوئیں تو اس کی سزا ہم کو سب سے زیادہ بھگتنی ہوگی کیونکہ اس وقت فوجی اپریشن کو face کر رہے ہیں۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ بلوچستان کے ہر کارڈ کو رکھنے سے پہلے آپ سوچیں' آپ ان لوگوں کے پاس جائیں جو بلوچستان کے بارے میں علم رکھتے ہیں۔ میری گزارش آپ سے یہی ہے کہ آپ کو یہ موقع ملا ہے' آپ پاکستان کے ان بے شمار مسائل کو جو لاء اینڈ آرڈر کے ساتھ ملے جلے ہیں' لاء اینڈ آرڈر ٹھیک ہوگا' معیشت ٹھیک ہوگی۔ لاء اینڈ آرڈر اس وقت ٹھیک ہوگا جب کرپشن نہیں ہوگی۔ اب کرپشن میں اس وقت آپ دنیا کے پانچویں نمبر پر ہیں۔ جب تک آپ اس کرپشن کو کم نہیں کریں گے آپ کا لاء اینڈ آرڈر بھی ٹھیک نہیں ہوسکتا۔ جب تک آپ چیزوں کو صحیح سمت میں نہیں لے جاتے لاء اینڈ آرڈر ٹھیک نہیں ہو سکتا۔ میں اپنی گزارش کو سمیٹتے ہوئے اتنا عرض کروں کہ

فراز صحن چمن میں بہار کا موسم
نہ فیض نے دیکھا تھا، نہ ہم ہی دیکھیں گے

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : مسز سعدیہ عباسی۔

Senator Saidia Abbasi: I do not want to speak.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : اچھا، مولانا گل نصیب خان صاحب، جناب وسیم سجاد صاحب، جناب اعظم خان سواتی صاحب۔

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی : (عربی) جناب چیئرمین! آج میرے ملک پاکستان میں امن و عامہ کی حالت دیکھ کر میرا دل خون کے آنسو رو رہا ہے۔ میری حالت اس لحاظ سے بالکل باقی پاکستانی شہریوں سے مختلف ہے کہ میں نے اپنی زندگی کے تیس قیمتی سال امریکہ میں گزارنے کے بعد واحد مسلمان کی حیثیت سے، واحد پاکستانی کی حیثیت سے امریکن شہریت کو چھوڑ کر اپنے آبائی ملک کے اندر آیا کہ میں ایک شہری کی حیثیت سے اپنا کردار اس ملک میں امن قائم کرنے کے لیے، اس ملک کے ادارے قائم کرنے کے لیے، ان میں اپنا منفرد کردار ادا کروں۔ بدقسمتی سے 2001 میں آیا۔ جناب مشرف صاحب کے بلند و بالا نعرے اور جھوٹے خاکے اور افسانے سن کر آیا آج حالت یہ ہے کہ میں اور بیگم صاحبہ یہاں پر رہ رہے ہیں باقی میرے بچے امریکہ میں رہ رہے ہیں۔ اولاد کی محبت وہ جانتا ہے جو باپ اور ماں ہو۔ تیس سال پہلے میں نے امریکہ میں ایک جھاڑو دینے والے کلرک کی حیثیت سے کام شروع کیا تھا پھر business کی empire کو چھوڑ کر میں اپنے اس ملک کے لیے آیا تھا کہ کچھ کردار ادا کرسکوں۔ آج حالت یہ ہے کہ میرے اس ملک کی دھرتی پر جگہ جگہ suicide bombing ہو رہی ہے۔ جگہ جگہ تباہی للکار للکار کر کہہ رہی ہے کہ اب بھی جاگ جاؤ اور میری اس عظیم قوم نے اٹھارہ فروری کو جو فیصلہ دیا، تاریخی فیصلہ دیا۔ وہ قوم کی میراث ہے، وہ قوم کی امانت ہے۔ اس نے میرے اس ملک کی سمت کا تعین کر دیا۔ میری اس حکومت کو یہ بتا دیا جس کا میں حصہ ہوں کہ اگر ملک میں امن قائم کرنا ہے تو اس کے لیے تمہیں اپنے اندرونی اور بیرونی عوامل کا جائزہ لینا پڑے گا، اس پر نظرثانی کرنی پڑے گی۔

جناب چیئرمین! اگر میں بیرونی عوامل کا ذکر کروں تو وقت کی کمی کے پیش نظر صرف اتنی بات کروں گا کہ تاریخ کے اس دور میں ہم نے غلطی کی کہ ہم نے افغانستان کے جہاد میں حصہ لیا۔ تاریخ کے اس دور میں بھی ہم نے غلطی کی کہ 2001ء میں ہم war on terror کے فریق بنے۔ دوسرے کی جنگ اپنی قوم پر اپنی سرزمین میں ہم نے اپنے اوپر مسلط کی جس کا خمیازہ آج میری قوم اور میری قوم کے بچے بھگت رہے ہیں۔

جناب چیئرمین! کہاں سے وہ بیرونی عوامل کا ذکر چھیڑوں۔ اسی امریکہ میں جہاں میں تیس سال رہا ہوں جب وہاں کے بانی جارج واشنگٹن پر یہ وقت آیا تھا جو ہم پر 2001ء میں آیا تھا تو اس نے اپنے سارے معاون، سارے advisors کو بلایا اور کہا کہ British کے خلاف لڑنے کے لیے اور اپنے اور اپنے ملک کو آزاد کرنے کے لیے مجھے فرانس سے ایک تجویز آئی ہے اور تاریخ کے تناظر میں آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ اس وقت صرف دو قوتیں تھیں، برطانیہ اور فرانس۔ امریکہ کے اس بانی نے کہا کہ میرے پاس فرانس کے جنرل لافی ایڈ جو اس وقت لوزیانا میں مقیم تھا، اس کی طرف سے یہ offer آئی ہے کہ میرا جنگی بیڑہ بھی تیار ہے، میری فوج بھی تیار ہے۔ میں آپ کی مدد کر سکتا ہوں اگر میرے ساتھ معاہدہ کیا جائے۔ اس بانی امریکہ جارج واشنگٹن نے ان سنہری الفاظ میں اپنے معاونوں کو کہا کہ

when a weeker nation is confronting a war in her own country, in her own territory and when a weeked nation makes a pact with a superpower, with a powerful nation, what it will mean to United States of America, it will mean be United States is going to mortgage its sovereignty to France.

اس نے انکار کر دیا۔ ہماری بدقسمتی کہ ہم نے اپنے اقتدار کی کرسی کو بچانے کے لیے اپنی ذات کے لیے، اپنے ملک اور اس کی انا اور امن کو تہہ و بالا کیا اور آج ہماری حکومت کو امن و عامہ کی یہ حالت درپیش ہے۔ آج اگر میں تاریخ کے ان دریچوں کو آواز دوں تو آئیے میرا وہ قائد جس کی تصویر آپ کے سر کے اوپر ہے وہ کیا کہتا ہے۔ اس نے کہا

and I quote , we demanded Pakistan, we achieved it so that physically as well as spiritually we are free to conduct our affairs according to our

traditions, brotherhood, equality and democracy, these are the basic points of our religion, culture and civilization without democracy, without rule of law and basic right of a citizen cannot be Pakistan.

اور اس کی تجدید کرتے ہوئے جناب ذوالفقار علی بھٹو نے جب 73ء کا آئین دیا اس قوم کو، اس ملک کو تو انہوں نے کیا کہا؟ انہوں نے کہا کہ

this is a bedrock, so, no seasonal flood can sweep away. It asked for a certain discipline and is incompatible with frenzy and violence.

میں اب اندرونی عوامل کی جانب آتا ہوں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، سواتی صاحب please wind up کیونکہ there are a lot of speakers. You have already taken seven minutes.

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی، جو سانحے ہمیں درپیش ہیں وہ اس لیے ہیں کہ ہم نے اپنے آئین کی پاسداری نہیں کی۔ ہم نے جمہوریت کی جڑوں کو کھوکھلا کیا۔ ہم نے ایک آمر کو تقویت دی کہ وہ ہم پر مسلط ہو۔ آج اسی لیے تعلیمی ادارے تباہ، عدلیہ تباہ، پارلیمنٹ تباہ۔

وقت کی کمی کے پیش نظر جناب چیئرمین! میں ختم کرتا ہوں ۔ مجھے امید ہے کہ ہماری حکومت ملک کی بقا کے لیے اپنی ترجیحات پر نظر رکھتے ہوئے جمہوریت ، عدل، آئین کی پاسداری کے لیے میرے اس ملک میں امن قائم کرے گی۔ شکریہ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، شکریہ جی، کرنل (ریٹائرڈ) طاہر حسین مشہدی۔

Senator Col. (Retd.) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Thank you very much, Mr. Chairman. Today, we are debating a very very important part of governance of Pakistan. Unfortunately, the whole emphasis has been laid during the last one month on the formation of the government rather than on concentrating on the aspects of the governance which require immediate attention. One of the most important

responsibilities of the Opposition is that it as 'Government in waiting'. So, when the parties are in opposition they form shadow cabinets, they get their plans ready. They get their priorities sorted out and they are supposed to be absolutely ready to take over and to implement their policies, as soon as they assume power if the poeple of the country wish them to do so.

The people of Pakistan have given a mandate. They gave a mandate to the Pakistan People's Party as the largest party in Pakistan which stands for the federation of Pakistan and it gave mandate to 3 regional parties. I am talking about the election results. In the north the ANP, in the centre the PML (N) which emerged as a very strong party in Punjab and in the South the MQM.

Mr. Presiding Officer: Col. sahib, ANP is not a regional party, it is a national party.

Senator Col. (Retd.) Syed Tahir Hussain Mashhadi: All the parties in Pakistan are national parties. I am talking about the election results. I am talking about facts. I am not indulging in rhetoric. I am not talking about imaginery powers. I am not talking about how the masses love us all. I am not talking about all that. I am talking only about the election results of the last election which is the mandate given by the people of Pakistan and that is as I have explained it.

Second to the PPP is, of course, a very far of second is the PML (Q) which has emerged as a national party with representation in all the

provinces. And these are facts, these cannot be disputed, I mean figures speak louder than words but the point that I am making is that the parties who came in power they should have got their act together. Here, whenever, we stand up to speak, whenever a flaw is pointed out, whenever something is lacking in the governance or in the country is pointed out, whenever something which in the service of people of Pakistan of the poor, the meek, the humble, hard pressed and the suppressed people of Pakistan, when they clamour for a little justice for a little fair play, for a little attention, we are told that it is past mistakes. Yes, the Government, like every Government that comes in power, every where in the world and every democracy in the world inherits problems. They inherit the situation prevailing in the country. They inherit the good with the bad. But they also inherit authority and once they get the authority, they have to accept the responsibility. The bug has to stop. We can not keep on blaming past rulers and God is of the witness of this that they have a lot to answer for. I am talking about the past rulers of Pakistan for the last 60 years. In that the military regimes who have always left more problems than they solved and also the political regimes who never came up to the expectations of the people and they have again been given a chance by the people of Pakistan and again one month has passed and as in the law and order situation, we find a lot could have been done and a lot has not been done. Fundamentalism, the curse of sectarianism, of course, this is one of the inherited problems and it comes from the time of General Zia-ul-Haq's Marshal law.

Mr. Presiding Officer: Col. sahib, please wind it up.

Senator Col. (Retd.) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Sir, I am representing a party. I am a party leader and it was decided that we will get extra time.

Mr. Presiding Officer: There are 29 speakers more.

Senator Col. (Retd.) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Yes, sir. But the decision of the Committee is before us. We get more time as the party leaders......

Mr. Presiding Officer: OK. You carry on but not more than 3 minutes more.

Senator Col. (Retd.) Syed Tahir Hussain Mashhadi: There is rampant smuggling, hoarding, black marketing, drug trade, corruption. Now we live in Pakistan. These things cannot go on without official patronage. They cannot go on without the active participation of the police, of the custom department and all the other law enforcing agencies. That in turn cannot go on without political backing. These are best known facts and these things are causing food shortages, they are causing starvation, they are causing people to be killed in the streets, they are causing people to be killed in the police stations because we have not been able to implement the promises that they have made.

The people of Pakistan voted and have great hope and faith in the new government that came. That's why they voted them in, that's why they received large mandates. Wherever, the mandates were given, they

were given in overwhelming numbers and those numbers indicate that the people of Pakistan are expecting these parties which have come into power to deliver. We have failed to deliver anything so far.

I will have to finish because you are insisting on it. So, I will quickly go over some of the suggestions I have. One is, the law and order is a provincial subject. It should be given to the provinces so that they can do it properly. So, that they can really give law and order. Law and order is the primary responsibility of the Government. We must remember that and this can only comeabout if they get provincial autonomy because provincial autonomy is not being granted. The provinces are helpless to help out in this law and order situation. In this same respect the NFC Award. The provinces must have the money to be able to, their own rightful money is not being decided for the last 8-10 years that has to be done.

Then there are political prisoners. I am not talking about the war on terror prisoners, I am not talking about the terrorists who go on to kill people in the name of Islam in the Mosque afterall it is Muslims who are killing Muslims. I am not talking about them, I am talking about the purely political prisoners. I am talking about the people belonging to nationalities of Balochistan. I am talking about the interior of Sindh where political victimization is being done and has been done. These political prisoners must be released, as soon as possible and if some past governments have done wrong, if they have done terrible wrong and disgraceful things like posting guards on the grave of Nawab Akbar Bugti

Shaheed so people cannot offer *fateha* such things matter. We are told with great hue and cry that the rangers and the para military guards have been removed and in their place the police guards have been left on the grave to stop people from praying on the grave of one of their great leaders so what is the defference.

This is what is wrong with this country. We show no respect to our leaders. We show no respect to our customs, we show no respect to our religion, we show no respect whatsoever to the law of the land. The writ of the Government must prevail. There must be law and order in the country. The law and order means that we all must get the protection. The rich have protection enough. They have power enough. They have the privileges and the power and only the rich people have come into power because of 2% rule on 98% of Pakistan. So, the time has come when the poor must be protected and we must move forward to protect them. Thank you sir.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، شکریہ، مولانا راحت حسین صاحب، نہیں ہیں، پروفیسر خورشید احمد صاحب، نہیں ہیں۔ ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی صاحب۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی، شکریہ جناب چیئرمین! آپ نے بہت اہم issue پر مجھے بولنے کی اجازت دے دی ہے۔ جناب چیئرمین! یہ law & order situation پر ہم نے کئی بار یہاں پر debate بھی کیا اور آج ہم جب اس طرف بیٹھے ہوئے ہیں کل ہم اس طرف بیٹھے ہوئے تھے اور ہماری یہی observation تھی اور ہمارے تاثرات تھے اور آج ہم جوابدہ ہیں کل وہ ہمارے سامنے جوابدہ تھے اور آج تاریخ نے ثابت کر دیا ہے کہ جو اعتراضات اور جو سوالات ان کے تھے آج ہمیں ان کو face کرنا پڑے گا اور میں سمجھتا ہوں کہ رحمٰن ملک بڑے acute

hard worker اور بہت experience رکھنے والے منسٹر ہیں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ ان کو بڑی آزمائش میں ڈالا گیا ہے اور ان کے لیے بڑا test ہے کہ انتہائی بڑی مشکل duty ہے جو منسٹری اس کو دی گئی ہے ۔ Law and order کی situation کے بارے میں عرض کرتا ہوں کہ آپ اندازہ کریں' میرے پاس figures ہیں civilian and security forces کی جو 2007 میں مارے گئے۔ 2007 میں جو civilian مارے گئے ' ان کی تعداد 1523 ہے security forces کی تعداد 597 ہے۔دوسرے معاملات میں جو مارے گئے ہیں' ان کی تعداد 3589 ہے۔ یہ ایک سال کی تعداد ہے۔پاکستان کی تاریخ میں یہ ایک بڑا المیہ ہے کہ اتنی تعداد میں لوگ وارداتوں میں miss ہو گئے ہیں یا مارے گئے ہیں۔ 2008 کی figure ابھی تک 1218 ہے جب کہ ابھی تین چار ماہ گزرے ہیں۔

جناب چیئرمین! میں یہ سمجھتا ہوں کہ law and order کی situation یہ ہے کہ ہم اپنی پالیسی بنانے میں خود مختار نہیں ہیں۔ ہم باہر سے dictation لیتے ہیں اور خاص طور پر امریکہ کی ہمارے اندرونی معاملات میں جو involvement ہے' وہ میں سمجھتا ہوں کہ وزیر داخلہ کا ادارہ برائے نام ہے۔ مجھے معاف کیا جائے اگر رحمان ملک صاحب اس کو بااختیار ادارہ بنائیں گے تو یہ توقع ہم ضرور رکھیں گے کہ حالات بہتر ہوں گے۔میں سمجھتا ہوں کہ وہ شاید اسے بااختیار بنانے کی کوشش کر رہے ہوں گے لیکن جب تک ہم امریکہ سے dictation لینا نہیں چھوڑیں گے' یہ ادارہ آزاد نہیں ہے۔ یہ history میں ہے کہ امریکہ نے گزشتہ سال وزیرستان میں ایک مدرسے پر حملہ کیا ہے اور اس کا Interior Ministry کو پتا ہی نہیں تھا۔ ان کے knowledge میں نہیں تھا۔ ان سے نہ تو coordinate کیا گیا اور نہ ان کو بتایا گیا کہ ہم یہاں حملہ کرنا چاہتے ہیں اور operation کرنا چاہتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان کی مداخلت سے پاکستان میں ایک تاثر یہ دیا گیا ہے کہ جو باریش لوگ ہیں' داڑھی والے ہیں' علما ہیں' خطیب ہیں' عالم ہیں' ان کو القاعدہ یا دہشت گرد کے نام سے پکارا جاتا ہے اور ان کے ذہن میں یہ بات ڈالی گئی ہے کہ آپ کا کوئی تحفظ نہیں ہے ' کسی بھی وقت آپ کی مسجد پر بھی امریکہ حملہ کر سکتا ہے اور آپ کو اٹھا کر کیوبا لے جا سکتا ہے۔ کیا یہ وجوہات ہمارے ہمسائے ملک بنگلہ دیش میں ہیں' ایران ہے' انڈیا ہے؟ وہاں ہیں۔ تاریخ میں دیکھیں' آپ گذشتہ سال کی جناب چیئرمین' history بھی اٹھا کر مجھے

بتائیں کہ ہماری region میں جو countries ہیں، وہاں اس طرح کے واقعات کیوں نہیں ہوتے اور پاکستان میں اس طرح کے واقعات کیوں ہو رہے ہیں - آپ نے ان واقعات کی reasons پر بات نہیں کی ہے کہ وجوہات کیا ہیں۔ آپ ہوائی باتیں کرتے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ آپ نے جتنی ایجنسیاں رکھی ہوئی ہیں، یہ ایجنسیاں خود واقعات میں ملوث ہیں۔ کراچی کے نیشنل پارک میں 70 سے زیادہ لوگوں کو شہید کیا گیا۔ ان کا ابھی تک سراغ بھی نہیں لگایا گیا لیکن کور کمانڈر کراچی پر حملہ کرنے والوں کو ایک ہفتہ میں گرفتار کر لیا گیا۔ جب آپ مخلص نہیں ہیں، آپ خود چاہتے ہیں کہ law and order کی situation خراب ہو اور آپ پچھلی حکومت کی پالیسی پر چل رہے ہیں۔ ہم حکومت کو مضبوط کرنے کے لئے غریبوں کا خون بہا رہے ہیں تو میں یہ نہیں سمجھتا ہوں کہ ہم کون سی پالیسی اپنا رہے ہیں۔

جناب چیئرمین! میں یہاں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اگر رحمان ملک صاحب law and order کی situation کو صحیح کرنا چاہتے ہیں تو انہیں بہت ساری تبدیلیاں لانی پڑیں گی۔ یہ ایجنسیاں کئی سالوں سے بیٹھ کر misguide کرکے پاکستان کی دولت کھا کر بے ایمانی کرتی آ رہی ہیں۔ ان کو حساب دینا پڑے گا۔ ان کو بلا کر شفٹ کرنا پڑے گا اور انہیں کسی اور جگہ بھیجنا پڑے گا۔ تب جا کر یہ اپنی وزارت میں تبدیلی لا سکیں گے۔ Otherwise اپنے دفتر میں بیٹھ کر صرف order pass کرنے سے مسئلہ حل نہیں ہوگا۔ جب تک implementation نہیں ہوگی اس وقت تک law and order کی situation بہتر کرنے میں کوئی مدد نہیں مل سکے گی۔

ڈاکٹر عبدالمالک نے ہمارے بارے میں کہا کہ جی، یہ اس وقت بھی حکومت میں تھے۔ جناب والا! اب وہ ہاؤس میں نہیں ہے۔ میں انہیں بتانا چاہتا ہوں کہ اس وقت جب بگٹی کا واقعہ ہوا، بگٹی کے ذریعے ہی پیپلز پارٹی کی حکومت نے پچیس ہزار بلوچوں کو شہید کروایا، اس کی سربراہی بھی بگٹی شہید کر رہے تھے۔ پیپلز پارٹی کی حکومت تھی۔ وہ تاریخ بھی ہم نہیں بھول سکتے۔ دوسری بات یہ ہے کہ جب بگٹی کا واقعہ پیش آیا، جمعیت علمائے اسلام کے وزیروں نے تمام قوم پرستوں کو message دیا، ان کو بلایا، بگٹی کی پارٹی والے ممبر بھی تھے، نیشنل پارٹی کے بھی لوگ تھے۔ پختون خواہ کے بھی تھے، ہم نے کہا کہ آپ resign کریں، ہم اسمبلی کو ختم کروائیں گے لیکن وہ resign کے لیے کبھی تیار نہیں ہوئے۔ یہ جو دوغلی پالیسی ہے، اس

کو نہ اپنایا جائے۔ جو بات ہے،حقیقت ہے، وہ یہ ہے کہ ہم نے ہر وقت operation کی مخالفت کی۔ بلوچستان فورم، سینیٹ اور قومی اسمبلی میں بھی مخالفت کی۔ یہ record موجود ہے۔ سب سے پہلے حیدری صاحب نے نیشنل اسمبلی میں کہا کہ ہم resign کریں گے لیکن یہ لوگ کہاں تھے۔ لہذا میں سمجھتا ہوں---

جناب پریزائیڈنگ آفیسر: ڈاکٹر صاحب wind up کریں۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: جی، بالکل کرتا ہوں۔ جناب والا! پاکستان میں ہم اس قابل نہیں ہیں کہ امن و امان کو بہتر بنائیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ امریکہ میں اس کے لیے ایک الگ سسٹم موجود ہے۔ میں رحمان ملک کو یہ تجویز دیتا ہوں، اس کے لیے ایک الگ سسٹم بنایا جائے اور ان کو بہتر بنانے کے لیے اقدامات کئے جائیں۔ یہاں واقعات ہوتے ہیں اور جن کا کوئی source نہ ہو، جن کی کوئی سفارش نہ ہو، ان میں غریبوں کو اٹھا کر لے جاتے ہیں۔ بلوچستان میں ایک ہزار کے قریب لوگ لاپتا ہیں۔ وہ کس نے کئے۔ ایک operation میں بگٹی کو انہوں نے شہید کیا تو میں سمجھتا ہوں کہ آج یہ جو مذاکراتی ٹیم تشکیل دی گئی ہے، اس سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا، وہ لوگ جو پہاڑوں پر ہیں، وہ ان سے بات کرنے کے لیے بھی تیار نہیں کیونکہ جو اس وقت حالات تھے، دیکھیں، ہم نے انہیں miss کر دیا اور اب یہ ہمارے کنٹرول سے باہر ہیں اور ان کو آپ کس طرح مطمئن کریں گے۔

جناب پریزائیڈنگ آفیسر: ڈاکٹر صاحب، ذرا مختصر کریں۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: لہذا میری تجویز ہے کہ رحمان ملک صاحب تمام پارٹیوں کو بٹھائیں، چاہے وہ Teasury Benches کے لوگ ہیں، چاہے Oppposition Benches کے ہیں، سب کو بٹھا کر، ان سے تجاویز لے کر اس law and order کی situation کو بہتر کریں۔ اگر اس ملک میں وزیر اعظم خطرے میں ہو، یہاں کا President بھی خطرے میں ہو۔ ان کی گاڑی جا رہی ہوتی ہے جس پر دو جھنڈے لگے ہوتے ہیں، اس میں کوئی چپڑاسی سوار ہو، President کسی اور گاڑی میں سوار ہو۔ اگر اس ملک میں صدر کا تحفظ نہ ہو، وزیر اعظم کا نہ ہو، وزیر داخلہ کا بھی نہ ہو تو عام غریبوں کا کیا حال ہوگا۔ اس لیے میری تجویز

ہے کہ اس پر غور کیا جائے۔ یہ بہت اہم مسئلہ ہے۔ اگر آپ اسے سنجیدگی سے لے لیں تو یہ مسئلہ بہتر ہو سکتا ہے اور یہ بہت serious مسئلہ ہے۔ یہ نئی حکومت کے لیے challenge ہے۔ اگر اس نے law and order کی situation کو بہتر نہ کیا تو یہ حکومت نہیں چلے گی۔ چونکہ ہم coalition government ہیں' اس لیے میری تجویز ہے کہ اسے serious لیا جائے۔ شکریہ۔

جناب پریزائیڈنگ آفیسر: شکریہ۔ فوزیہ فخر الزمان صاحبہ۔

سینیٹر فوزیہ فخر الزمان خان: شکریہ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب والا! کسی بھی ملک کو چلانے کے لیے good governance ضروری ہے اور good governance کے لیے justice ضروری ہے اور justice کے لیے corruption control ہونا چاہیے۔ اب جب ہمارے وطن عزیز میں ایسا کچھ نہیں ہے تو ظاہر ہے کہ پھر راوی بھی الٹا ہی بہے گا۔ اب ہمارے ہاں لوٹ مار کرنے والے حرام خور بڑی بڑی گاڑیاں رکھتے ہیں۔ بڑے بڑے گھر میں جب عیاشیاں کرتے ہیں تو وہ غریب نوجوان جن کے گھر میں بوڑھے والدین علاج کے بغیر ہیں' جن کی بہنیں بغیر شادی کے بیٹھی ہوئی ہیں' جن کے بچے تعلیم حاصل نہیں کر سکے ہیں اور جن کے اپنے پیٹ میں غذا نہیں ہے' وہ react کریں گے یا نہیں کریں گے؟ ان کا تو جی چاہے گا کہ جب مرنا ہے تو دس بارہ کو مار کر ہی مریں۔

جناب والا! وہ مہنگائی اور بے روزگاری سے تو ویسے ہی تنگ آئے ہوئے ہیں۔ اوپر سے انہیں اگر انصاف بھی نہیں ملے گا تو پھر ان کو وطن عزیز سے محبت ہی نہیں ہوگی۔ آپ اخبارات کو اٹھا لیں' اس میں آپ پڑھیں گے کہ چھوٹے چھوٹے بچوں کو ان کا سگا چچا قتل کر دیتا ہے۔ دس بارہ سال کے بچے کو ایک تاجر اٹھا کر فرش پر پٹک دیتا ہے اور اس کی گردن ٹوٹ جاتی ہے اور یہ بچہ ایک ہزار مہینے پر ملازم رکھا ہوا ہوتا ہے۔ اب ان کے غریب والدین کہاں جائیں' کس کے پاس شکایت لے جائیں۔ ہمارے وطن عزیز میں تو پانچ سال تک کوئی فیصلہ ہوتا ہی نہیں ہے بلکہ کبھی بھی نہیں ہوتا ہے۔ بس' سارے کیس داخل دفتر ہو جاتے ہیں۔ بات یہ ہے کہ جب تک ظلم ہوتا رہے گا اور اس کے خلاف action نہیں لیا جائے گا تو پھر لوگ خود ہی بھڑکیں گے۔ آپ سوچیے کہ ایک شخص اٹھ کر دوسرے شخص کو تھپڑ لگاتا ہے تو اس پر

reaction ضرور ہو گا اور وہ اس کے بدلے میں جوتا ہی لگائے گا کیونکہ وہ بے بس ہے یا تو کوئی ان کی بات سننے والا نہیں ہو اور ان کو help کرنے والا نہ ہو۔ جب وہ دیکھتے ہیں کہ نہ تو کوئی سننے والا ہے اور نہ help کرنے والا ہے تو وہ خود ہی اپنی مدد آپ کے لیے اٹھ کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اپنی مدد آپ کے تحت۔ اب آپ دیکھیے۔ اخباریں پڑھ کر اتنا دل خراب ہوتا ہے' میں نے تو ہمیشہ مک مکا ہوتے ہی دیکھا ہے۔ امیر آدمی کے پاس پیسہ ہے۔ وہ کتنا ہی ظلم کرے' کچھ بھی کرے' اس کی بات تو گول ہو جاتی ہے۔ پکڑا کون جاتا ہے؟ غریب۔ کیونکہ وہ تو اپنے لیے stand ہی نہیں لے سکتا۔ اس کے پاس نہ تو حرام کا پیسہ ہے کسی کو کھلانے کے لیے' نہ کچھ۔ جب تک وطن عزیز میں justice نہیں ہو گا' تب تک یہ حالات چلتے رہیں گے۔

۲۔ بہت ضروری ہے کہ justice کو بکنا نہیں چاہیے۔ بکاؤ مال تو اوپر آنا ہی نہیں چاہیے۔ ایماندار اور مضبوط قسم کے جج خدا اوپر لائے جو صحیح انصاف دے سکیں تاکہ رعایا مشتعل ہو کر law and order کی حالت کو اور خراب نہ کرے اور پھر بدامنی' مہنگائی اور بے روزگاری کی وجہ سے بھی بڑھتی ہے۔ جب گھروں میں کچھ ہو گا ہی نہیں۔ نہ کھانے کو' نہ پینے کو' نہ پڑھانے کو' پھر ظاہر ہے کہ لوگ اٹھیں گے اور قتل وغارت شروع کر دیں گے۔ میں تو یہی کہتی ہوں کہ سب سے پہلا قدم یہ اٹھانا چاہیے کہ غریبوں کی حالت بہتر کی جائے۔ اس کے بعد انصاف فراہم کیا جائے۔ پھر انشاءاللہ law and order کی حالت بہتر ہو جائے گی۔ Thank you.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، شکریہ جی۔ مسٹر عبد الرشید۔ صاحبزادہ خالد جان۔ مسٹر کامران مرتضٰی۔

سینیٹر کامران مرتضٰی، شکریہ جناب چیئرمین۔ میرے تو آپ کے ساتھ بہت اچھے تعلقات ہیں' اس لیے مجھے نہیں روکیں گے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، آپ بولتے رہیں۔

سینیٹر کامران مرتضٰی، میں بولتا رہوں۔ ٹھیک ہے۔ Sir, non stop ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، لیکن پانچ منٹ سے زیادہ نہیں۔

سینیٹر کامران مرتضٰی، نہیں جناب۔ یہ پہلے والی بات ہے۔ دوسری بات نہیں۔ آپ

کو مبارک ہو اس کرسی پر بیٹھنا۔ اللہ کرے آئندہ بھی بیٹھتے رہیں اور قبضہ نہ چھوڑیں ڈاکٹر صاحب کے بقول اس پر time out لینا ہے sir مجھے۔ یہ جتنی باتیں میں آپ کی تعریف میں کر رہا ہوں' اس میں time out لینا ہے بلکہ اتنا ہی ٹائم مجھے اور بھی دینا ہے جناب۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، آپ بسم اللہ کریں۔

سینیٹر کامران مرتضٰی، جناب کا بہت شکریہ۔ یہ جو آج کا issue ہے میرا خیال ہے سب سے زیادہ famous اور favourite ہے اس ہاؤس کا بلوچستان کے مسئلے کی طرح۔ اس کا بھی حل نہیں ہے' اس کا بھی کوئی حل نہیں ہے۔ نہ آپ کے پاس' نہ ہمارے پاس' نہ شاید حکومت کے پاس۔

اس سے پہلے کہ میں آگے چلوں جناب۔ آپ کی توجہ آپ کے اپنے سیکرٹریٹ کے کچھ اقدامات کی طرف مبذول کرانا چاہوں گا جناب۔ اس motion کے ساتھ ساتھ میرے سات motions club کر دیے ہیں جناب اور ان motions کو دیکھیے۔ جب بات یہاں پر justice اور social justice کی ہو رہی ہے۔ ایک institutional justice ہے اور ایک social justice ہے۔ یہ دیکھیے کہ آپ کے ہاں' آپ کے اس سیکرٹریٹ میں بھی کوئی justice ہو رہا ہے یا نہیں ہو رہا ہے۔ میرے سامنے سات motions رکھ دیے گئے ہیں۔ پہلا motion move ہوا ہے 1st March کو' دوسرا ہوا ہے چار مارچ کو' تیسرا سترہ مارچ کو' چوتھا نو اپریل کو' اگلا ہے جناب دس اپریل کو اور اس کے بعد چوبیس اپریل اور پھر ایک اور چوبیس اپریل کو۔ جناب! اس میں جو بات آپ کے سامنے رکھنا چاہ رہا ہوں۔ مسئلہ ہے آپ کے پاس کہ امن و امان پر بحث چل رہی ہے۔ پہلا motion جو اس کے ساتھ club کیا گیا ہے' ذرا اس کو سامنے رکھ لیجیے۔ انور صاحب سے میں request کروں گا کہ یہ آپ سامنے رکھ لیجیے۔ اس کا جناب اس معاملے کے ساتھ کوئی تعلق ہے؟

This House after adjourning the routine business of the day may discuss the matter of sufficient public importance whereby in South Waziristan Agency on 28th of February, 2008 more than 12 persons were killed and

several other injured in a pre-dawn missile attack by NATO forces from Afghanistan. This was the second attack of its kind in the area, in 2004 five persons were killed in a similar air strike reportedly carried out by the CIA-operated 'Predator' plane, since the matter is of recent occurrence.

یہ پہلا ہے۔ یہ پہلا جو جناب کے سامنے رکھا گیا' یہ یکم مارچ کا ہے ۔ اس کا اس معاملے کے ساتھ کوئی تعلق ہے جس کو club کر لیا گیا ہے جناب؟ دوسرا بھی دیکھ لیجیے ۔ دوسرا ہے چار مارچ کا ۔ ٹھیک ہے اس کی relevancy بنتی ہے ۔ اس کو club کر لیا ۔ آپ نے بہت اچھا کیا ۔ تیسرا جناب دیکھیے سترہ مارچ کا ۔اس کا اس معاملے کے ساتھ کیا تعلق ہے؟

The House after adjourning the routine business of the day may discuss the matter of sufficient public importance whereby in South Waziristan Agency on 16th of March, 2008 more than 9 persons were killed and several other injured when a US plane hit a mud-compound.

میں بات اس میں کچھ اور کر رہا ہوں' معاملہ کچھ اور ہوتا ہے' اس کو آپ club کسی اور چیز کے ساتھ کرتے ہیں ۔ بہتر۔ اس کے بعد آگے چلیے ۔ اس کے بعد نو اپریل کا جو adjournment motion تھا

this House after adjourning routine business of the day may discuss the matter of sufficient public importance and great concern of consecutive happenings of last three days wherein Dr. Arbab Ghulam Rahim and Dr. Sher Afgan Khan Niazi were tortured and insulted. The incidents happened just on the start of democratic process. It appears an attempt to derail the same and as such required to be debated

معاملہ کچھ اور ہے ' یہاں پر پھر اس کو اس کے ساتھ club کر لیا ہے ۔ یہ adjournment motion dispose of کرنے کا کون سا طریقہ ہے ۔ پہلے تو آتے نہیں ہیں ۔ غائب ہو جاتے ہیں اور اس کے بعد جب آتے ہیں تو اس طریقے سے آپ لوگ dispose of کرتے ہیں جناب

ان کو ۔ اگلا بھی دیکھ لیجیے جناب۔ یہ کراچی کے معاملات کے متعلق تھا۔ ٹھیک ہے ۔ اس پر مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے ۔ اس کے بعد چوبیس اپریل کا ذرا دیکھیے۔

The House after adjourning the routine business of the day may discuss the incident of firing made by Frontier Corps on common men at Killa Abdullah on 23rd of April, 2008.

اس کو بھی اس کے ساتھ club کر دیا ۔ معاملہ فرنٹیئر کور سے متعلق ہے ۔ اس نے لوگوں کو آٹے کی تقسیم پر زخمی کیا ہے۔ اس کو آپ اس کے ساتھ club کر کے فارغ کر رہے ہیں اس طرح سے ۔Next دیکھیے پھر اس کے بعد ' وہ بھی چوبیس اپریل کا ہے ۔

The House after adjourning the routine business of the day may discuss the NATO's aerial attack violating Pakistani air space in Bajore Agency.

اس کو آپ نے اس کے ساتھ کلب کر لیا ہے ۔ اگر یہ رویے رہیں گے' پھر آپ کہتے ہیں کہ جی اس میں امن بھی ہو ' امان بھی ہو اور اس طرح کے معاملات ہوں ۔ پہلے تو آپ انصاف کیجیے کہ کوئی justice ہونا چاہیے ۔ جب اس ہاؤس میں بیٹھے ہوئے کسی ممبر کے ساتھ اس طرح کا سلوک روا رکھا جاتا ہے تو اس کے بعد کیا آپ اس سے یہ توقع رکھیں گے کہ وہ اپنے طریقے سے اٹھے گا؟ اپنے وقت پر بات کرے گا؟ جب آپ اس کو violate کریں گے' طریقہ کار کو آپ اس chair پر بیٹھ کر violate کریں گے 'یا آپ کے نیچے بیٹھے ہوئے لوگ violate کریں تو میں جو آپ کے سامنے بیٹھا ہوں' میں بھی violate کروں گا ۔ یہ طریقہ کار ہے جناب یہاں کا ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ، جی law and order کر لیں۔

سینیٹر کامران مرتضیٰ ، جی جناب یہی law and order ہے۔ یہ order ہے جس کی وجہ سے law violate ہوتا ہے ' اس وجہ سے violate ہوتا ہے ۔ جب آپ ترتیب نہیں رکھیں گے کسی معاملے میں' جب اس طرح سے ہو گا کہ ادھر سے کوئی blue eye والے کا معاملہ take up ہو جائے گا۔ میرے چھ مہینوں کے معاملے کو اس طرح اٹھا لیا کہ اکٹھے آپ اسے dispose of کریں گے تو اس طرح سے جب ترتیب خراب ہو گی تو پھر law کا مسئلہ پیدا ہوتا ہے۔

جناب law and order کا جو بہت اہم background ہے اس کا تعلق رویے سے ہوتا ہے۔ میرے آپ کے رویے سے۔ جیسے میں آپ سے عرض کر رہا تھا۔ آج سے ساٹھ سال پہلے، پاکستان بننے کے بہت بعد جناب، اس طرح کے مسائل نہیں ہوا کرتے تھے law and order سے متعلق۔ لوگ آج کی نسبت زیادہ غریب تھے۔ ہم اس طرح کے سوٹ نہیں پہنتے تھے۔ ہم عام شلوار قمیض پہنتے تھے۔ پتا نہیں وہ لٹھا ہوا کرتا تھا، کیا چیز ہوا کرتی تھی۔ اس طرح کے کپڑے پہنتے تھے۔ کچے گھروں میں رہتے تھے۔ سائیکلوں پر سفر کرتے تھے یا پیدل سفر کرتے تھے۔ اس وقت یہ مسائل جنم نہیں لیا کرتے تھے۔ یہ مسائل آج جنم لینا شروع ہوئے، جب ہمارے پاس بہت سی سہولتیں میسر آ گئیں تو ان وجوہات پر غور کرنا پڑے گا کہ یہ مسائل کیوں پیدا ہوتے ہیں، اس کی background کیا ہے۔ قانون لوگ کیوں ہاتھ میں لیتے ہیں اور اس کی وجہ کیا ہے؟ قانون ہاتھ میں لینے کی وجہ یہی ہوتی ہے جناب کہ جب اوپر بیٹھا ہوا شخص قانون ہاتھ میں لیتا ہے، جب وہ کوئی بڑا جرم کرتا ہے، اس کے جرم کو معافی مل جاتی ہے تو میرے جیسا چھوٹا آدمی، نیچے بیٹھا ہوا آدمی بھی آپ کی روش پر چلتے ہوئے، آپ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے، آپ کا پیچھا کرتا ہے، آپ کے پیچھے آتا ہے۔ آپ جب اوپر بیٹھے ہوئے یا طاقت کے زور پر یا اپنے وسائل کے زور پر معاملات اپنے ہاتھ میں لے لیتے ہیں اور اس کے بعد آپ کو مختلف جگہوں سے، مختلف اداروں سے indemnities ملتی ہیں، جس میں پارلیمنٹ بھی شامل ہے، جس میں کورٹ بھی شامل ہے تو جب آپ کو indemnity ملتی ہے اور میں جب دیکھتا ہوں کہ چیئرمین صاحب کو تو یہ indemnity مل گئی، ان کا تو یہ جرم condone ہو گیا تو میرا بھی جرم condone ہو سکتا ہے۔ اگر condone نہیں ہو سکتا تو میں بھی آپ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے کم از کم وہ کوشش ضرور کرتا ہوں جو کوشش آپ نے کی۔ جناب اس ملک میں جو بہت سے مسائل پیدا ہوئے، اس کے ذمے دار یہ جرنیل حضرات ہیں۔ انہوں نے یہ وتیرہ بنایا ہوا ہے کہ بڑے قانون کو توڑیں۔ جب وہ بڑے قانون کو توڑتے ہیں تو آپ اور میں یہاں بیٹھ کر ان کو indemnity دے دیتے ہیں، ہم ان کو معاف کر دیتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ تم نے ہمارے ساتھ پانچ، سات سال تک جو کچھ کیا، وہ معاف، اب آگے راضی نامے، کوئی compromise کی بات کرتے ہیں، کوئی درمیانہ راستہ نکالتے ہیں تاکہ *status quo* disturb نہ ہو۔ جب ہم درمیانے

راستوں کی تلاش شروع کرتے ہیں اور ہمارے ساتھ courts بھی درمیانے راستوں کی تلاش شروع کرتی ہیں تو پھر معاملہ اوپر سے خراب ہو جاتا ہے' پانی اوپر گدلا ہو جاتا ہے۔ جب پانی اوپر گدلا ہوتا ہے تو آپ اس کو نیچے صاف کرتے رہیں' امن و امان پر مزید سو سال تک بحث کرتے رہیں' یہاں پر سو سال تک امن نہیں ہو گا۔ اس وقت تک امن نہیں ہو گا جب تک آپ بڑے قانون کو پھاڑنے والے کو سزا نہیں دیں گے۔ جب تک آپ بڑے قانون کو توڑنے والے کے خلاف indemnities دیتے جائیں گے' اس وقت تک چھوٹے قوانین کو violate کرنے والے لوگ بھی indemnities لیتے جائیں گے۔ یہ پھر ہر آدمی کی ہمت ہے کہ کون' کتنی indemnity لے سکتا ہے۔ اس کو بڑے معاملات میں indemnity ملے گی' مجھے چھوٹے معاملات میں ملے گی اور اسی طرح سے معاملات چلتے جائیں گے' ٹھیک نہیں ہوں گے۔ جناب! یہ معاملات اسی طرح سے چلیں گے۔

جناب! میرے ملک میں دو جرنیل بہت اہم ہیں' جن کی وجہ سے یہ معاملات زیادہ خراب ہوئے ہیں۔ ایک تو موجودہ بیٹھے ہوئے جرنیل صاحب ہیں' ان کو بھی indemnity ملی ہوئی ہے' بظاہر تو ملی ہوئی ہے' کامل آغا صاحب میری طرف دیکھ کر مسکرا رہے ہیں۔ بڑے مہربان ہیں' ویسے تو جو ان کا دل کرتا ہے کہہ دیتے ہیں' ہم تو ان سے ڈرتے ہیں' کچھ کہہ بھی نہیں سکتے۔ جناب! گھور کر نہ دیکھیں' پیار سے دیکھا کریں۔ جناب! اس ملک کے بہت سے مسائل کے ذمہ دار دو جرنیل ہیں' ایک تو یہ sitting ہیں۔ ابھی تک ان سے جان نہیں چھوٹی' معلوم نہیں کب چھوٹے گی' جو کچھ چل رہا ہے مجھے نہیں لگتا کہ چھوٹے گی۔ دوسرا جنرل ضیا تھا۔ اس نے اس ملک کو کلاشنکوف اور ہیروئن کا تحفہ دیا تھا' اس موجودہ نے ملک کو بم دھماکوں کا تحفہ دیا ہے---

(مداخلت)

سینیٹر کامران مرتضیٰ: جناب! میرے اور ان کے تعلقات ہیں۔ آپ---

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: میں ان سے ابھی request کرنے والا تھا۔ Just one minute more جی۔

سینیٹر کامران مرتضیٰ، نہیں جناب! میرا آپ سے طے ہوا تھا' میں نے آپ کی اتنی تعریفیں کی ہیں' ایسے ہی خواہ مخواہ تو نہیں کیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، کامران بھائی' there are 29 speakers more

(مداخلت)

سینیٹر کامران مرتضیٰ، جناب! جب بھی جرنیلوں کی بات کریں تو ان کو problem ہوتی ہے۔

Mr. Presiding Officer: Please come to the point.

سینیٹر کامران مرتضیٰ، میں بالکل point پر ہوں جناب۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، جی law and order پر۔

سینیٹر کامران مرتضیٰ، Law and order پر جناب۔ Law and order کیوں خراب ہوا؟ پہلے جرنیل نے' یہ پہلا تو خیر نہیں تھا' mid میں آیا ہے' جو ہماری ہوش میں آیا ہے۔ جناب! ایک نے ہماری نوجوانی خراب کی' دوسرے نے جوانی خراب کی۔

(مداخلت)

سینیٹر کامران مرتضیٰ، فیلڈ مارشل ایوب خان کے وقت ہوش کی آنکھ نہیں کھلی تھی۔ جناب! اُس نے اس ملک کو کلاشنکوف اور ہیروئن کا تحفہ دیا' سب لوگ اس کلاشنکوف' ہیروئن کو آج تک بھگت رہے ہیں۔ اِس نے خودکش دھماکوں کا تحفہ دیا' آج میں اور آپ سب مل کر اس کو بھگت رہے ہیں۔ درمیان میں ایک بہت چھوٹا سا وقفہ آیا تھا' میں بہت خوش ہوا کہ رحمٰن ملک صاحب کی برکت سے یہ خودکش دھماکے ختم ہو گئے مگر شاید بڑی سرکار کو یہ پسند نہیں ہے کہ ہمارے ہاں دھماکے ختم ہوں تو اب بھی وہ اسی طرح سے چل رہے ہیں جناب۔ اب دو طرح کے معاملات ہیں---

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، کامران صاحب' ذرا wind up کر لیں کیونکہ ہمارے کافی speakers رہتے ہیں۔ آپ پھر انشاء اللہ foreign affairs, foreign policy پر کر لیجیے گا۔

سینیٹر کامران مرتضیٰ، تجویز دیں نا' Article 6 invoke کریں' اوپر سے پانی صاف کریں' نیچے سے خود بخود صاف ہو جائے گا۔

Mr. Presiding Officer: There are a lot of speakers please.

سینیٹر کامران مرتضیٰ، جی جناب! اس میں دو طرح کے--- یہ میرا آپ کا ملک ہے' اس ملک میں ایک چیف جسٹس انصاف کے لیے ہمارے اور آپ کے رحم و کرم پر ہے۔ ہم اس کے لیے کمیٹیاں بنا رہے ہیں' روز میٹنگیں کر رہے ہیں مگر اس ملک کے چیف جسٹس کو بمعہ ساٹھ' پینسٹھ ججوں کے ابھی تک انصاف نہیں مل رہا۔ کسی نے ان کو کان سے پکڑ کر' ہاتھ سے پکڑ کر نکال دیا اور ان کو واپس induct ہونے کے لیے پتا نہیں کس طرح اور کتنے مرحلوں سے گزرنا پڑے گا۔ جناب! اس ملک میں آپ کیا انصاف کر رہے ہیں؟ جب انصاف نہیں ہو گا تو امن کیسے قائم ہو گا؟ اسی طرح جناب! ایک تو institutional justice ہے اور دوسرا social justice ہے۔ میں کچے مکان میں رہوں' آپ ایسے مکان میں رہیں' جس کا میں خواب میں بھی تصور نہیں کر سکتا۔ میرے پاس پہننے کے لیے کپڑے نہ ہوں' آپ کے پاس کپڑوں میں سے چننے کا وقت نہ ہو تو کس طرح اس ملک میں social justice آئے گا؟ جب تک آپ social justice and institutional justice نہیں لائیں گے تو اس وقت تک امن نہیں ہو گا۔ میں آپ کا بہت شکریہ ادا کرتا ہوں' آپ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے ہیں' اس سے پہلے کہ میرے اور آپ کے تعلقات خراب ہوں' میں خود بیٹھ جاتا ہوں۔ شکریہ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، شکریہ۔ جناب نعیم حسین چٹھہ صاحب۔

(مداخلت)

سینیٹر کامل علی آغا، جناب! کل energy crisis پر debate ہونی ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، انرجی crisis پر۔

سینیٹر کامل علی آغا، جی کل energy crisis پر۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، تو یہ law and order situation?

سینیٹر کامل علی آغا، منسٹر صاحب کا کہیں دو دن کا کام ہے' یہ مصروف ہیں۔ اس

کے بعد کل یہ ہمیں وقت دے دیں گے تو اس کو اس دن کر لیں گے۔

سینیٹر حاجی محمد عدیل، یہ فیصلہ ہوا تھا کہ آج کریں گے۔

سینیٹر کامل علی آغا، مجھے تو کوئی اعتراض نہیں ہے، speakers نہیں ہیں، اس لیے کہہ رہا ہوں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، کامل علی آغا صاحب۔۔۔

سینیٹر حاجی محمد عدیل، آپ کا کھانا ہے۔

سینیٹر کامل علی آغا، میرا کھانا تو dinner ہے lunch نہیں ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، میرا خیال ہے پندرہ، بیس منٹ چلاتے ہیں۔ جو موجود ہیں، کچھ نمٹ جائیں۔ میرا خیال ہے پندرہ منٹ۔۔۔

سینیٹر کامل علی آغا، میاں صاحب یہ فرما رہے تھے کہ ۔۔۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، جی میاں صاحب۔

سینیٹر میاں رضا ربانی، میں نے بھی آپ سے request کی تھی کہ I have a meeting at that time.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، ٹھیک ہے جی - The House stands adjourned to meet again on Wednesday, 07th May, 2008, at 03:00 pm.

[The House was then adjourned to meet again on 7th May, 2008 at 03:00 pm]